کتاب متضمن برمسئلہ گیان جو خلاصہ ہر بید و شاستر و پران ہی آتماشناسی کا واضح بیان

تصنیف صاحب باطن و روشن ضمیر منشی جودیال سنگھ صاحب مددگار کارن ضلع غازیپور مسمی بہ

آئینہ مذہب ہنود

معروف بہ

تحریر آئینہ گیان

[illegible] حصہ اسکا مسمی بہ آئینہ تصوف اور دوسرا حصہ سوم بہ آئینہ روشن ضمیری ہے

مطبع منشی نولکشور مقام کانپور میں باہتمام [illegible] حسن مطبوع ہوئی

فہرست بیانات حصہ اول ودوم و سوم آئینہ تصوف از حصہ جات کتاب آئینہ مذہب ہنود

نمبر بیانات	تعداد ورقات	توضیح بیانات
۱۵	۴	بیان ماحصل کسب کمال وکشف ومعجزہ وعیانات پرماتما کرجو درجہ جوگیشران نامی کو عطا ہوا کرتا ہے۔
	۶	شولہ کلا جسم انسانی کا بیان کہ جسکی توضیح پر علم ہونے سے آدم فرشتون کے درجے سے بھی اعلےٰ مراتب پر پہونچ جاتا ہے اور وضاحت معنی نرگن اور سرگن۔
۱۷	۱۲	بے گیان یعنے عرفان کی تعریف کہ جسکے استعمال سے اولیا اور مرد کامل عیار اور واصل پرماتما ہو جاتا ہے۔
۱۸	۸	بیان شناخت بگیانی کہ جسکی تعظیم اور تکریم ہر ایک فرد مخلوقات پر واجب اور فرض ہے کیونکہ وہ واصل پرماتما ہو گیا ہے۔
۱۹	۱۲	تارک الدنیا کی توضیح بمضامین عمائد فصیح وبلیغ ومختص دنیاداران کے لیے قابل دید اور فقرا کے لیے لائق شنید ہے۔
۲۰	۸	توضیح طریقہ حصول سلیقہ برمھ گیانی کہ جسکی عمل آوری سے انسان فرشتہ خصال اور ملائک تمثال ہو جاتا ہے۔
۲۱	۸	بیان توضیح سلیقہ پرمھنس اور وضاحت طریقہ پرمھنس کے عمل درآمد کا۔
۲۲	۲	مجذوب کے عنوان کی وضاحت باحسن قرینہ بلاغت وفصاحت کہ جس درجے مین پہونچنا بہت مشکل سے ہوتا ہے۔
۲۳	۴	بیان طریقہ ریاضت کہ جس راہ عمدہ ولپسندیدہ پر چلنے سے مرد مرتاض یعنے جوگیشر سدھ کہلاتا ہے۔
		بھگت کے نام کی شرح اور اُسکی توصیف کہ جس چال وچلن سے رہنے کے لیے متقدمین نے تاکید کی ہے۔
۲۵	۴	ترکیب عجیبہ جاہل سے عقلمند ہونیکی شرح مع توضیحات جاہل اور جاہل مطلق اور عاقل اور نیم عاقل۔
۲۶	۴	بیان عدم اظہار رمز اصلی کہ جسکے اخفا کو عقلا نے جائز رکھا ہے۔

فہرست بیانات بقید توضیح اوسکی بابت حصہ دوم موسوم بہ آئینہ روشنضمیری

تمام شد

کتاب متضمن برہمہ گیان خلاصہ بید و شاستر و پران آتما شناسی کا واضح بیان

تصنیف صاف باطن روشن ضمیر منشی جودیال سنگھ صاحب رئیس خطہ گاڑون ضلع غازیپور مسمی بہ

آئینہ نمائے تصوف

معروف بہ

مخزن گیان

کہ پہلا حصہ اسکا مسمی بہ آئینہ تصوف اور دوسرا حصہ سوم بہ آئینہ روشن ضمیری ہے

مطبع منشی نولکشور مقام کانپور میں حسن اہتمام مطبوع ہوئی

پرماتما نیمہ

مقولہ گوشائین رام پرشادجی اجودھیا باسی ٭ یہ پد ھیروری من ھیر اگا ھیکو یہ نگر بسایو کا ھیکو یہ گھیرا ٭ راجا کون کون ہے پرجا کو تھان کرت بسیرا ٭ پانچ پچیس جہان ایکو ناھین کھو شبد کن ٹیرا ٭ برمھ جیو کاہی کہاں وے کھو رام کبھی کیرا ٭ بن سرورکے کمل لکھاوت بن جل چلت ہے میرا ٭ بنا پنکھ کے ہنس اور بہت تین نیانھی ھیرا ٭ نباھو ریک محل عجائب بن تن پرش کو ڈیرا ٭ چاند سورج جہان ایکو ناہین نسدن ہوت او جیرا ٭ بنا رنگ کے چتر اور بہت کرین لیکھت چترا ٭ داس پرشاد سوسے گر پورا جو یہی پد ہین نیرا ٭ شعر بوعلی قلندر تا توئی کے یار گرد یار تو ٭ چون نباشی یار باشد یار تو ٭ تو مباش اصلا کمالی این ست و بس ٭ تو درو گم شو وصال این ست و بس ٭ اشعار گلزار ابراھیم چاہیے تجھکو اگر وصل صنم ٭ دل کو خالی غیر سے کر یک قلم ٭ ہے زمین و آسمان پر پردہ نور ٭ گر نہ دیکھے تو یہ ہے تیرا قصور ٭ پردہ اُس پر کچھ نہین اے ذی شعور ٭ ہر طرف ہے موج زن دریا ے نور ٭ طبع کو ہے نوع بنوع کا جو خیال ٭ ہے یہی بس مانع راہ وصال ٭ ہین یہی پردے ترے اُس نور پر ٭ جس سے وہ تمکو نہین آتا نظر ٭ یہان سے آغاز کتاب ہے۔

سری پرماتما نیمہ

نفس ناطقہ ناطق ہے کہ یہ گلشن دنیا سے دون اقسام سے پُر اور شگفتہ اور مختص دو قسم کے مخلوق سے محتول ہے ؛ ایک وہ کہ جسنے اپنے کو صاحب تحریر اور توصیف سمجھ لیا اور نفس ناطقہ کے اقتدارات سے غافل مطلق ہو کے اپنے کو فاعل ہر فعل کا مفہوم کر لیا بالآخر جب دم مارنے اور سر ہلانے نہین سکتا معترف بقصور ہوتا ہے اور دوسرا وہ جو اپنے کو فاعل کسی فعل کا قرار نہین دیتا کیونکہ طاقت فعل باختیار آتما ہے بدین نظر وہ قائل نفس ناطقہ اور نفس ناطقہ قائل اُسکا رہتا ہے ۔

دفعہ ۲ ۔ جب تک عاشق و معشوق جدا ہین بے شک دو ہین اور جب یکجا ہوے درجہ مواحدت مین بلا خیال قالب یکجان ہو کر محو ہو جاتے ہین اور وہ کیفیت احاطۂ تحریر و تقریر سے باہر ہے ویسا ہی آتما کا پہچاننے والا اُس مین محو ہو جاتا ہے اور اُس مذاق مین مستغرق ہو کے اپنے کو بھول جاتا ہے پس باہوش متکلم ہوتا اور مدہوش نشۂ آتما استغنا کے مرتبے کو پہونچکر خاموش ہو جاتا ہے ۔

دفعہ ۳ ۔ بدین تصوریہ مشتے خاک بھی خاموشی کو گویائی سے نہایت عمدہ سمجھ کر اپنے پرمیشر کے تصور مین مست رہا کرتا تھا اور علانیہ کسی سے کسی امر کے اظہار کو موجب اپنے تضیع اوقات کا تصور کرتا تھا اور اوقات تصور مین خیر سمجھتا تھا مگر عوام ہند کے حال پر رحم کر کے نفس ناطقہ نے بیکاری مین اس ہیمدان کو پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ تجھ مین جسقدر علم الٰہی یعنے برمہ بدیا بھرا ہوا ہی اُسکو ظاہر کر اور اپنے حسن جوہر سے عوام کو ماہر کر اور جس امر مین کہ تجھکو شک ہو گی اور اعانت کی استدعا وہ بفور رغور تیرے آئینۂ دل مین نقش و نگار سے منقش ہو جایا کرے گی ہر چند کہ اُس کوہ گران بار کے اُٹھانے مین بہت سا عذر پیش لایا اور عدیم الفرصتین جو باعث حضوری جناب پانڈے شنکر دیال صاحب تحصیلدار اور سب رجسٹرار بہادر کے لاحق حال ہین دوبدو دکھایا مگر عقل کل نے کسی طرح نمانا اور راجہ جنک بدیہہ کی نظرات دکھلا کر معقول کیا ناچار دل نے پرماتما کے حکم کو ضروری

اور قابل التعمیل سمجھ کر اس آئینۂ مذہب ہنود کی تحریر مین قلم اٹھایا اور ترجمہ بید و شاستر مین جسقدر اپنی لیاقت نے گواہی دی اور جسقدر ویات اور کلیات بیرونی مین جس قدر مداخلت تھی اور جو کچھ الہام سے امداد ہوئی نہایت تہ کی بات کہ جسکو آج تک کسی گیانی اور فقیر اور رشی نے اظہار نہین کیا اور ہر متنفس اور گیانی جسکے اظہار اور توضیح سے عاجز اور قاصر رہتے آئے اور جن کو کہ معلوم بھی تھا ایسی بخالت کرتے رہے کہ شائقین کم شوق ہو کے اُسکے حصول سے نہایت معذور ہو جاتے تھے لہذا بنظر حل مشکلات عوام یہ فقیر قلم بر داشتہ اون بیانات کو اپنے عقل کل کی اعانت سے لکھنا شروع کرتا ہے۔

دفعہ ۴ - یہ فقیر اس کتاب مین ایسے ایسے عمائد بیانون کو قلمبند کرتا ہے کہ جو خلاصہ بید اور بدانت کے ہین بس بیدانتی اور صاف دل بلالحاظ و خیال خوشی عوام جتھارتھ امر کے اظہار سے دریغ نہین کرتا ویسے ہی اس کتاب مین بعض مضامین بغرض تنسیخ طریق مروجہ و مستمرہ جو خلاف حکم بید کے ہین لکھے جاوین گے ہر چند جہلا اور کم فہمان روزگار اپنی ناخوشی بلاشک ظاہر کرینگے مگر عقلاء ضرور بخواہش پسند کرینگے کیونکہ وہ سراپا معقول ہین۔

دفعہ ۵ - فیاضی نہایت عمدہ جوہر ہے اور اہل دنیا جب کمال خوش ہوتے ہین ایسی دولت بخشتے ہین جو تھوڑے عرصہ مین صرف ہو جاتی ہے اور یہ فقیر حقیر ایسی دولت ابدپائدار بلا تکلف اپنی خواہشون کے لیے بیدریغ دونون ہاتھون سے لوٹاتا ہے کہ جسکا لوٹنے والا تمامی عمر محتاج کسی غیر کا نہ ہے بلکہ دوسرے اُسکے دست نگر رہین اور جو کہ اس کیسہ خزانہ عامرہ کے زر کو نہ لوٹیگا ہمہ عمر ہاتھ ملتے ملتے پچھتائے گا کیونکہ ایسے لالی آبدار اور گوہر شاہوار رایگان اور بلااحسان دینے والا کہان پائے گا ورنہ اس عالم مین پیدا ہونے کے نتیجے سے بے لطف اوٹھائے محروم رہجائیگا۔

دفعہ ۶ - واہ کس خوبی اور کیسے درجہ کی بات عمدہ ہے کہ حسب مقولہ حکماء سابق بعلم بحر کو پہچان نہین سکتے اور عقلاء بر مہ شناسی کے درجے پر فائز ہوتے ہین ویسی ہی اس کتاب کے شائقین کی نسبت تصور کرو کہ غافل وے ہین کہ اسکے شرف مطالعے سے

دولت ابد پائدار بلا تکلف حاصل کرینگے اور حضرات بیعلم وہی ہین کہ جو خلاصہ بید و بیدانت اسمین پر ہے اسکے پڑھنے کی جانب اپنے دل کو رجوع نہ لاوینگے۔

دفعہ ۷ - ہر شخص اولاد کی خواہش مین پرمیشر کو بھول کر ہزارون روپیہ صرف کر کے اون دھورت بازون کی دعا کے متمنی رہتے ہین کہ جن سے اُسکا حاصلات بھی غیر ممکن اور ماحصل بھی اُسکا ناپائدار محض اور یہ فقیر الیا الہ کا خورشید رو کہ جو ہمیشہ اپنے شائقین کو نوع بنوع کی فرحت بخشا کرے بخشتا ہے کہ جو پشتان پشت شائقین کو جیون اور مرن سے آزاد کر دیویگا۔

دفعہ ۸ - عوام اپنا وقت اشغال دنیوی مین کہ محض نقش بر آب ہین برباد کرتے ہین اور یہ ہیچ میرزا اپنا وقت ایسے شغل لطیف مین کاٹتا ہے کہ دین اور دنیا دونون ناچیز معلوم ہوتے ہین باوصف اِسکے کہ یہ نالائق دس روپیہ کا محرر رجسٹری تحصیلی اہرولا ضلع اعظم گڈھ کا ہے اس کم بضاعتی مین ایسا قانع اپنے پرماتما کا رہتا ہے کہ سلطنت ہفت اقلیم کو اپنے مکان کا پا فرش سمجھتا ہے بقول دیوان ناصر علی بادشاہیہا ہمہ فرش است در ایوان ما

دفعہ ۹ - ہر شخص اپنے ایک طریقہ مذہب کا پابند اور مقلد ہے اور یہ فقیر کُل مذاہب کی زنجیرون کا کھولنے اور باندھنے کا قادر ہے۔

دفعہ ۱۰ - ہر بشر نگر دوزخ اور بہشت مین مبتلا ہے اور یہان دونون ناچیز اور مساوی رتبہ مین ہین کیونکہ اُنکی کچھ خوف اور خواہش نہین ہے۔

دفعہ ۱۱ - ہر ایک اپنے معبود کو ایک مقام پر دیکھتا ہے اور اس دیوانہ کا یہ مذہب ہے
شعر
یار کو مین نے جابجا دیکھا ٭ کہین ظاہر کہین چھپا دیکھا ٭

دفعہ ۱۲ - ہر شخص دولت جمع کر اپنے پاس رکھتا ہے اور یہ نالائق دنیا اپنا نہ رکھو طبع کرانے اس کتاب مین کہ فیض بخشی عام سے غرض ہے صرف کرتا ہے۔

دفعہ ۱۳ - اب نفس کُل کا ارشاد ہے کہ اپنا نام اور نشان اور خاندان سے شائقین کو مطلع کر دو تاکہ دوسرے لیقون کو بھی شوق ترجمہ بید و بیدانت و انطباع کا اُسکے غالب ہو۔

دفعہ ۱۴ - یہ کمترین نزلہ ربائے فیض درویشان لالہ جیدیال سنگھ پسر لالہ گنیش پرشاد صاحب ابن لالہ نرائن دت صاحب ساکن خطۂ لطیف کارون پرگنہ گڑہہ ضلع غازی پور قوم کایست سری باستت برن پنجم ہے اور اسی خاندان عظیم مین باباشیوارام صاحب بیشنو درویش کامل رسیدۂ بارگاہ پرماتما اور مقبول حضور آتما کہ جنکے چیلے باباکنیارام ہوئے اور ان مہاپرشون کے طریقے پر وہ زمین پر آج تک نہایت خوبی سے قائم ہین ہوگئے ہین قس علے ہذا اس فقیر حقیر مین جونور پرماتما محلول ہے کچھ تعجبات سے نہین بلکہ خاندانی ہے اور اس خاندان اقدس سے عہدہ قانونگوئی کو عہد شاہان مغلیہ سے فخر اور عزت ہے -

دفعہ ۱۵ - اس ناقدر محض کو چندے رفاقت لالہ تلکدھاری لال صاحب درویش صفت آزاد روش ہموطن بندہ بعدہ شاہ فرحت علی متوطن تکیہ غلام علی شاہ کی رہی کہ جنکی رفاقت کا یہ نتیجہ جلوہ ظہور مین نمود ہوا ہے بقول دیوان ناصر علی مصرعہ ہر کہ تعظیم فقیران کرد سلطان می شود

دفعہ ۱۶ - اس صحیفہ شریف کا نام آئینۂ مذہب ہنود ہے اور اسمین دو حصہ معین کیے گئے ہین پہلے حصہ کا نام آئینۂ تصوف اور دوسرے حصہ کا نام آئینۂ روشنضمیری پہلے کا نام آئینۂ تصوف اس تحقیق اور ثبوت سے رکھا گیا ہے کہ اُسمین مراتبات ریاضت اور طریقہ اتصال پرماتما کے بیانات درج کیے گئے ہین اور دوسرے کا نام جو آئینۂ روشنضمیری رکھا گیا ہے وہ اس تمہید سے کہ اس حصہ مین طریقہ نمائش اور پیدائش روشنضمیری اور غائب بینی اور پیشین گوئی کے مدارج اور قواعد مشرح لکھے گئے ہین کہ جسکا مذاق درس سے کما حقہ معلوم ہوویگا مختصر توضیح مین کیونکر ممکن ہے -

مختصر توضیح اصول مذہب اہل ہنود

دفعہ ۱ - منشی حقیقی جو وقائع نگار قدیم ہے فرماتا ہے کہ قبل تحریر کسی بیانات کے پہلے اس امر کا بیان کہ مذہب معظمۂ اہل ہنود کا اصول کیا ہے مشرح لکھا جاوے اور شرح احدیت پرماتما از روے بید و بیدانت جو محقق اور مقدم ہے اور وہ باعث کثرت راے رکھیشران بنوع دیگر ہوکر اُسکی صورت اصلی کا تغیر مثل جوہر اور عرض از روے شاستروں کے ہوگیا ہے مفصل کیا جاوے اور جو پردۂ نقص باعث عدم استدراک مضمون اصلی احدیت پرماتما ہر ایک

بشر کے دل پر پڑا ہوا ہے تشریح بیانات عمدہ سے اُٹھا دیا جاوے اُنکو حسب دفعات ذیل کے لکھتا ہون۔

دفعہ ۲۔ واضح ہو کہ اس عالم کے شروع پیدائش سے یہ دین مقدس ازلی اہل ہنود کا ہے اور از روے بید اور بیدانت پرمیشر کو جو آفریدگار ہر سہ عالم و منظہر تمامی مظہرات و موجد کل موجودات کا ہے واحد اور از خود موجود ہونا اور فاعل ہر فعل کا سمجھنا یہ اصول مذہب ہنود ہے۔

دفعہ ۳۔ بیدمین پرمیشر فرماتا ہے کہ ایکوہم دوتیو اَست چنانچہ اسی قول اشرف کی تائید پر تمامی گیانیون اور بیگیانیون کا فعل اور پابندی ہے پس جو کوئی کہ سواے ایک آفریدگار عالم کے دوسرے کو پوجتا ہے یا کسی قسم کی غیرون سے امید رکھتا ہے وہ جاہل مطلق اور گمراہ محض ہے کیونکہ آتما قائم جاودان اور حاجت برار ہر مخلوق ہے اور دوسرے مخلوق معہ ز ذہنی محتاج آتما اور بغیر اختیاری حاجت براری ہین وجہ ظاہر ہے کہ وے سب فنا کی غذا مین آئے اور آوینگے اور بالعکس سمجھنے والے بھی کتنے مرے اور مرتے رہینگے اور جس نے اوسکو واحد سمجھ کر پہچانا اور پہچانینگے ہمیشہ زندہ رہے اور زندہ رہینگے۔

دفعہ ۴۔ زمانۂ سابق مین جب رکھیشرون کا دورہ اور فرمان اس پردۂ زمین پر بدرجہ غایت تھے اور ہر ایک راجہ اُنکی ہدایت کے مطابق فرمان روائی کرتا تھا اُن لوگون نے اپنے علم اور عقل کے زور سے چھ شاستر اور اٹھارہ پوران بنائے اور اُنکی تصنیف سے اصلی غرض اپنے پردہ مین یہ رکھا کہ حقائق ہر ایک دیوتا و روایات معلومہ ہر ایک بطور روایت معلوم ہوتی رہین نہ کہ اُسپر کسی کا عمل بلا مفہوم اُنکی علت غائی کلام کی ہو مگر رفتہ رفتہ باعث کم فہمی کے عوام نے اُسپر عمل کرنا شروع کر دیا اور بوجہ نہ پڑھنے بید اور بیدانت کے اصلی کیفیتون کی باریکیون کے دریافت سے مجبور اور ناچار ہو گئے اور برتمان پوجن اور دیگر طریقۂ خلاف بید کے رواج اور رونق غایت مرتبہ کو ہو گئی تا اینجا کہ تمامی اقالیم مین رواج بت پرستی زیادہ پھیل گئی ہر ایک مذاہب والے جو بالفعل دیکھنے مین آتے ہین سب کی قدیم کتابون سے ظاہر ہے کہ سابق کے لوگ سب برتمان پوجن کرتے تھے یعنے محمد پیغمبر کے باپ اور چچا اور تمامی عرب اور فارس وغیرہ کے سکنا اور انگلنڈ اور فرانس والے سب اس شغل

بت پرستی مین مشغول رہتے تھے اور اسی کو پرمیشر کی عبادت سمجھتے تھے چنانچہ ہنوز بہتیرے
ملکون مین رواج آتش پرستی اور سورج پرستی اور بُت پرستی وغیرہ کم وبیش ہر جگہ پر جاری ہے
پس راقم کی راے مین بھی افعال بالاکی تقلید بہ مفہوم پرمیشر یا بقبول آتما یا سالک طریقہ پرماتما
خلاف مصلحت ہے کیونکہ یہ سب افعال آتما شناسی سے غافل کردیتے ہین گو کہ عقلاے سابق نے
بنظر ارجاع طبیعت بعض خورد بشر ذات اس طریقہ کو پیدا کیا کہ عشق مجازی کے توسل سے عشق حقیقی کا
ظہور ہوجاویگا مگر مقلدان بے عقل اُنکے دماغ تصور تک نہ پہونچکر درمیان اس راہ دشوار
گذار اس درجہ اُلجھ گئے کہ جس سے نکلنا اونکا مثل عرفان مبتلاے دام بلا کے دشوار ہوگیا
اس بیان سے ماانجل مین اس امر کی تشریح بھی نہایت ضرورت ہے کہ عقلاے سابق نے کس
امر کو مخفی کرکے اس طریقے کو جاری کیا تھا وہ یہ ہے کہ ہر شخص کو نور جمال پرماتما دکھانا یا پرتو اُسکے
حسن لطیف کا لکھانا محض نازیبا مفہوم کرتے تھے اور ہر شائق کو جانب محبت کشی نوع بنوع بطریق
مختلف رجوع کرتے اور ہادی ہوتے تھے مگر جیسے کہ انقلاب زمانہ سے قطب اپنے مقام
مختص سے جنبش کرجاتا ہے ویسے ہی سمجھو کہ یہ سب قدیم طریقے بھی اپنے مقام سے جنبش کر گئے
اور بجاے اُنکے عمدہ طریقے مشاہدہ پرتو نور پرماتما اور آتما بینی کے آئینہ تصوق کے بیان نمبری
پانچ اور نو اور تیئیس مین لکھے گئے ہین تو بس سمجھو کہ جب پرماتما کے نور کا دیدار میسر ہوا تو
پھر کیا ضرور رہے کہ اصل طریقے و عمدہ راستے کو چھوڑکر کوچۂ ضلالت مین بھٹکے اور ٹھوکر کھاتے
پھرو ہان البتہ اس حالت تک رہنا تھا کہ جب تک ہادی کامل مثل راقم کے تمکو نہ ملا تھا
تمثیل چھوکریان گوڑیا جبھی تک کھیلتی ہین کہ جب تک اُنکی شادی نہین ہوتی اور دولت
ہم آغوشی سے مشرف نہین ہوتین اور جب کیفیات زوج سے واقف ہوجاتی ہین پھر قاعدہ
قدیمہ کی تقلید نہین کرتی ہین العاقل تکفیہ الاشارۃ - درخانہ اگر کسی ست حرفے بس است -

دفعہ ۵ - اب یہ بات سمجھنے کی ہے کہ دین ہنود مین سواے ایک پرمیشر کے اور کسی سے
کچھ غرض رکھنا یا سجدہ یا تعظیم معبودانہ بجالانا از روے بید جائز نہین ہے اور دوسرے
مذاہب والے ایک ایک پیغمبر متوفی کو اپنا شفیع بقول اُنکے معقولات خیالات کے جانتے ہین
اور اُس پرمیشر سے کہ جو اُنکے پیغمبرون کا بھی شفیع ہے شفیع جانتے کاش جانتے بھی ہون تو نہین مانتے

اور بنظر خندہ زنی حضرات مخالفین گیان خواہ مخواہ طریقہ آبائی کے ایسے پابند ہین کہ باوجود معقولات اور
معلومات علت غائی کلام پیشوایان اُس سے نکل نہین سکتے کیونکہ اُس دام سے نکلنا بغیر برہم گیان محال
غیر ممکن ہے اور جب تک حضرات گمشدہ راقم کی تحریرات دام شکن پر بغور دھیان نکرینگے تب تک
رہائی اُنکی پابندی طریقہ آبائی سے محض دشوار ہے اس توضیح سے بھی واضح ہے کہ مذہب اہل ہنود
سب مذہبون سے اعلے اور قدیم اور عمدہ ہے کہ جسمین بلاشرکت غیرے وحدانیت بھری ہوئی ہے
اور اصول عمدہ ایک یہ ہے کہ بیدمین زیب صفحہ ہے کہ بجز لاشریک پرماتما کے اور کسی کو کچھہ
دست اندازی اُسکی اہتمام اور انتظام مین نہین ہے اور اُسکا محتاج تمامی مخلوق چہ جگیشر اور دیوتا
و پیغمبر اور اولیا سب ہین اور اُسکی ماہیت پر آج تک کسی کو علم نہین ہوا اور جسکو علم ہوا وہ محض
بے زبان ہوگیا بمصداق اسکے قول نظامی ہے شعر ستاند زبان از رمیان راز
کہ تا راز سلطان نگوید باز:: سعدی کا کلام ہے مصرعہ آنرا کہ خبر شد خبرش باز نہ آمد:: —

دفعہ ۶ ۔ اوپر سمجھا چکا ہون کہ دین ہنود کا اصلی جزو پرتما پوجن نہین ہے اور دوسرے مذہب
والے اس مذہب مقدسہ کو صرف باعث بالا سے معترض قرار دیتے ہین حالانکہ وے ناواقف
محض اور نامحرم مطلق صرف ناواقفان بید اور بیدانت کے طریقے کو دیکھکر اصول مذہب ہنود
کا پرتما پوجن ہی کو سمجھتے ہین اور لاعلمان مذہب اہل ہنود جو برائے نام ہندو ہین گمراہانہ اُسے
پرتما پوجن ہی کی تائید اپنی تقریرات مین کیا کرتے ہین حیف ہے اُن حضرات بے علمون کے
اوقات و تقریر پر ۔

دفعہ ۷ ۔ اب اعلان اس کا بھی ضرور ہے کہ مذہب ہنود مین پرتما پوجن ایک طریقہ صرف
ناواقفان بید کے جی لگانے کے واسطے عقلاے سابق نے اختراع کردیا تھا اور
وقوع اس فعل کا بحکم کسی بید کے یہ بچون کے نہین ہے دیکھو گیان پرکاش مین منشی کنہیا لال صاحب
الکھدھاری نے بھی ممانعت کر کے ایسے مقلدون پر حیف ظاہر کی ہے الحاصل بید وان و بیدانتی
سوائے پرماتما کے اور کسی سے کچھ غرض یا تمنا رکھنا بالکل فضول اور محض لانفع سمجھتے ہین پس اے
برادران ہند اپنی زندگی چند روزہ کو برباد نکرو اور عقل سلیم سے ہر ایک نیک و بد کو
ملحوظ رکھو آتما شناسی جو مدار انسانیت اور عقلمندی ہے غافل اور رسل انکار نہ ہو اور نہایت

آسان آسان ترکیبین جو اس کتاب مین راقم نے بلا مخالفت امر سے شرح کی ہے اولاً فہرست پڑھ سکو بعد
استعمال سے حظ وافی اوٹھاؤ۔

دفعہ ۸ - الغرض منشا بیان دفعات بالا یہ ہے کہ مذہب اہل ہنود کا مدار اوپر بید کے ہ
نہ اوپر شاستروں کے تو پس بمقابلہ قول پرمیشر کے آدمیون کے کلام کو کیا مناسبت ہے مصرعہ
چہ نسبت خاک را با عالم پاک +

دفعہ ۹ - بادی النظر مین راقم کا لکھنا حضرات کوتہ اندیش پابندان منقول کے نزدیک
عمدہ اور مناسب معلوم نہووے گا بلکہ مجھکو دہریہ وغیرہ ناقص اسماء سے ملقب کرینگے مگر جبکہ وے
اس بات کو غور کرینگے کہ ہزارہا ہندو جو مسلمان اور کرسٹان ہو گئے اور ہوتے جاتے ہین اسکی کیا
وجہ ہے اور دوسرے مذہب والے اپنے مذہبون کے نقائص کو مخفی رکھکر انکو کیا سمجھاتے ہین
کہ جسکے باعث سے وے دوسرا دین قبول کرتے ہین اور ایسا نفیس اور قدیم مذہب بلا سمجھے
چھوڑ دیتے ہین تب البتہ بندہ کے لکھنے کو اصلی دماغ تحریر فقیر تک پہونچکر بدل تائید کرکے مداح ہونگے
اور پورا برہم گیانی کا خطاب دینگے ۔

دفعہ ۱۰ - راقم یہ نہین کہتا کہ کوئی اسکی تعریف کرے صرف اصل غرض یہ ہے کہ اگر وے اپنے
نفس ناطقہ اور اپنے عموم غیر وجود کی مقدرت کو سمجھین تو باربار تمنا کرکے انکو مطالعہ کتب ہندا کی جانب
رجوع کرنے مین ساعی ہون اور نظر آل اندیشی اپنی آل اور اطفال کو یہ کتاب پڑھا دین کہ جسکے
استعمال کے باعث سے اُنکی روشنی قلب جو غیر منور ہو رہی ہے منور ہو جاوے یعنے اپنے
اصلی مذہب کو خوب سمجھکر اور متروکات سے مبرا ہو کر پرماتما کے دھیان مین اپنے کو مشغول
کرین اور شرف دھیان سے مشرف ہو کے پرم انند کے درجہ کو پہونچین ۔

دفعہ ۱۱ - حضرات جاہل اور صاحبان کوتہ اندیش بادی النظر مین سمجھینگے کہ یہ کتاب
واسطے جوگیشرون اور فقیرون اور مردان عرفان کے تصنیف کی گئی ہے اور دنیا دارون کے
لیے نہین ہے بجواب اُنکے کہتا ہون کہ جوگیشر اور فقیر کے دم مین ہوتی ہے جو بشر پرماتما مین
دھیان لگاتا ہے اور اپنے مالک یعنے فاعل حقیقی کی تلاش مین رہتا ہے وہی فقیر اور جوگیشر
کہلاتا ہے اور اس طرح پر پابند ہونے کے واسطے کچھ دنیا دار اور گرہست کا قید نہین ہے

دنیا دار اور مرد مرتاض مین صرف اسی قدر فرق ہے کہ دنیا دار پرماتما کی تلاش اور محبت مین
کم رہتا ہے بلکہ بعض بالکل بےخبر رہتے ہین اور مرد مرتاض کارخانۂ دنیا کو نقش برآب سمجھ کر سب
کام جہان اور جہانیان کا کرتا ہے مگر دل سے اُنکو خیالات اور ایک طلسم اور حباب آب سمجھ کر ہمہ تن
ہمیشہ مین دھیان لگائے رہتا ہے اور اپنے کو فاعل کسی فعل کا قرار نہین دیتا اور یہ کچھ ممانعت نہین ہے
کہ دنیا دار کو دیدار نور جمال پرماتما میسر ہو صرف ارجاع دل اور اطمینان خاطر شرط ہے سعدی کا قول ہے
شعر حاجت بکلاہ برکے داشتنت نیست ۔ درویش صفت باش وکلاہ تتری دار ۔ دیکھو باباشیوارام
صاحب کیسے عمدہ دنیا دار اور مرد کامل عیار تھے کہ جنکی پوتھی بھگت جمال تصنیفی موجود ہے اور انہین
صاحب باکمال کے چیلے باباکنیارام ہوے کہ جنکے طریقے کس خوبی سے تمام اقلیم مین پھیلے ہوئے
ہین سواے باباشیوارام صاحب کے اور بھی بہوتیرے فقیر کامل خانہ دار ہو گئے ہین کہ جنکی
تفصیل موجب طول عمل ہے اتنا ہی کافی ہے کہ ہر شخص نے قصہ راجہ جنک بدیہ اور کبیر داس کا
سُنا ہے ضرورت تحریر مشرح کی نہین ہے ۔

بیان آتما و ظہور وحدانیت و دلائل احدیت پرماتما و تفریق مفاصل لفظی آتما اور نج آتما

ناطق حقیقی علم ہے کہ کوئی حکایت نادر اور روایت لطیف بغیر انکشاف اور توضیح کسی بشر پر واضح
نہین ہوتی اور سب بیانات سے مقدم بیان آتما ہے بدین نظر ضروری اور واجب ہوا
کہ بیان آتما زیب صفحہ ہو لہذا بدفعات ذیل لکھا جاتا ہے اور پردۂ ظلمت ہر فرد بشر کے
دل سے اُٹھایا جاتا ہے ۔

دفعہ ۱ ۔ آتما تمام موجودات کا موجد اور سب مین موجود اور تمامی مخلوق کا صانع ہے اور نہ
اُسکی کوئی صورت اور کوئی مقام نہین ہے پس محل حیرانی ہے کہ کس طرح اُسکی نشاندہی کیجاوے
اور کس طرح شائقین کو دکھلایا جاوے کیونکہ وہ آنکھون سے نظر نہین آتا ہے عقل سلیم اور
ذہن رسا سے پہچانا جاتا ہے قطع نظر اُسکے انسان نشاندہی اُس شے کی کر سکتا ہے جو حواس
ظاہری اور باطنی سے محسوس ہو سکتا ہے اور تردید اُسکی کر سکتا ہے جسکو امکان ثبوت ہی کے

اپنے احاطہ تصرف مین لا سکتا ہے اور وہ نفی اور اثبات سے بالا ہے ۔

دفعہ ۲ ۔ جیسے کہ آتما کی صورت دکھلائی نہین جاتی ویسے ہی اُسکے وصل کی لذت تبلائی نہین جاتی لیکن جس طرح وہ سب سے اعلےٰ ہے اُسکے وصل کی لذت بھی ویسے ہی درجہ اعلےٰ رکھتی ہے پس وہ ایسا لطیف اور لطیف تر ہے کہ جسکی کیفیت حد بیان اور توضیح سے بالا اور مبرا ہے ۔

دفعہ ۳ ۔ اندر اور باہر تمام اشیاے ساکن اور متحرک کے وہی ہے مگر بسبب کمال لطافت کے نظر نہین آتا چونکہ حد سے زیادہ نزدیک ہے پس بسبب قربت محض کے دکھلائی نہین دیتا اور وہ فی الحقیقت محیط تمام مخلوق اور غیر مخلوق کا ہے مگر اعمال کے نتائج سے خواہ نیک ہون یا بد اجسام مین مقید ہے اور جدا جدا ہر جسم مین نظر آتا ہے ورنہ دراصل وہ نہایت لطیف اور واحد ہے اور کوئی شے علیحدہ ایسی نہین کہ جس سے تشبیہ دی جاوے پس سمجھو کہ جو کچھ ہے وہی آتما ہے اور عین باطن اور حق ہے پس انسان کو چاہیے کہ وہ کمال حاصل کرے کہ اُسکی صفت حلول کرے پھر تو اُپنے تئین آپ پہچان لیوے ۔

دفعہ ۴ ۔ جس طرح سے ہوا بسبب لطافت کے باآنکہ ہر قسم کی جگہ سے محیط ہے مکدر نہین ہوتی ہے اُسی طرح سے آتما قیام اجسام سے مکدر نہین ہوتا بلکہ آزاد رہتا ہے ۔

دفعہ ۵ ۔ انسان کے جسم مین جو نفس ناطقہ قدیم محلول ہے وہ نور پرم جوت ہے لیکن وہ اِس جسم کے حلول کے باعث مطلق سے مقید ہو گیا ہے پس جب حواس اور دل سے لذات محسوسات کو ترک کرے اور بالکل خیال محسوسات بھی چھوڑ دیوے اور عقبے اور بہشت اور دوزخ اور جیون مکت اور بدیہ مکت تک کو محسوسات کے ذیل مین سمجھے اپنی اصل سے جا ملے جیسے کہ سورج اور چندرمان اور جمیع کواکب اقتباس نور کا کرتے ہین اور وجہ ظاہر ہے کہ کل شئے یرجع الی اصلہٖ ویسے ہی عارف ادراک معقولات کر کے اپنی روح اور طبیعت کو کہ عبارت نفس ناطقہ سے ہے دیکھتا ہے اور جاہل ہر چند حرص اُسکے دیکھنے کی کرتا ہے لیکن بسبب عدم ادراک معقولات اور عدم دریافت غوامض محسوسات باز رہتا ہے ۔

دفعہ ۶ - عاقل اپنے قیاس مستجل کے تقویت سے جس طرح دوسرے کے دل کی بات اور
شدنی اور گذشتہ واقعات کو دیکھ اور سمجھ لیتا ہے ویسا ہی آتما کو بھی دیکھ لیتا ہے پس جو عقل رسا
اور ذہن ذکا اور تصفیہ قلب کرنے کی لیاقت کماحقہ رکھتا ہو اور اپنے دل اور حواس
کو مطیع اپنا بنا چکا ہو یا ایام استعمال کے دوران مین ہو وہ بلا تکلف اُس محبوب عزیز عالم
اور ہر دل مرغوب سے ہم آغوشی کے قابل ہے۔

دفعہ ۷ - عقلا کارخانہ دنیا کو ایک طلسم بے ثبات سمجھتے ہین ویسے ہی جب شائق پرماتما
محسوسات کو فانی سمجھے اور مصنوعی تصور کرے اور محنت اور تردد سے دل کو ہٹاوے
اور خلوت مین جلوت طبع دکھلاوے اور تقلیل غذا اور خاموشی یا کم سخنی استعمال مین رکھے
اور بد افعالیون سے محترز اور کنارہ کش رہے اور خودی اور ظلم اور نخوت اور سستی
اور غفلت کو چھوڑ دیوے اور ہمیشہ اور ہر دم تصور پرماتما مین محو رہا کرے بیشک اور بلا شبہ
مقبول پرماتما ہو جاوے۔

دفعہ ۸ - جو لذات محسوسات کو چھوڑتا ہے اور دل کے آئینہ کو محسوسات کے زنگ سے
پاک کرتا ہے وہ پرماتما کو پہچانتا ہے۔ شعر زنگ امکان سے ذرا آئینۂ دل صاف کر ہے
شاہد معنی کی اُس مین دیکھ پھر جلوہ گری ہے

دفعہ ۹ - وہ درخت جو لازوال ہے اُسکی جڑ اوپر کو اور ڈالیان اور پھول اُسکے نیچے کو
اس صنعت اور خوبی سے پیچیدہ ہین جسکا اول اور آخر اور اوسط نظر نہین آتا اور اُس درخت
پر چڑھنے کے لیے آزادی محسوسات ایک عمدہ ذریعہ ہے جو اس درخت پر چڑھے وہ
وہان پہونچے جہان اُسکا مبدأ ہے پس جو کہ تعلقات محسوسات کو قطع کرے اور حواس کو
ضبط رکھے اور مہارت علم آلہی یعنے برمہ ودیا کا کیا کرے اور لذات محسوسات کو بالکل چھوڑ دیوے
اور رنج اور راحت کو مساوی سمجھے وہ اُس درخت پر چڑھے اور اُس مقام کو پاوے
کہ جہان سے پھر واپس نہین آسکتا کوئی حضرت ناواقف زمرہ فقرا ایسا خیال نہ کرین کہ
کسی نے اُس جمیل بے تمثیل کو دیکھا نہین ہے یہ مفہوم غلط ہے کیونکہ جسکو صفائی قلب
حاصل ہوے اُسکو دیدار اُس نازنین کا نصیب ہوا بلکہ ہم آغوشی ہوئی یعنے

اطلاق دوئی اُسکے فہم سے جاتی رہے ۔

دفعہ ۱۰ ۔ جسنے اُس نور منور پرماتما کو پہچانا وہ تمام سے آزاد ہوا لیکن جب تک تمام محسوسات کا خیال دل سے جاتا نہ رہے وہ نور دل مین جلوہ گر نہین ہوتا پس ضرور ہے اور لازم ہے کہ ہر فرد بشر کہ جسکو شوق اتصال محبوب ہو سوائے خواہش اتصال اُسکی اور کسی قسم کی خواہش اپنے دل مین نہ رکھے اور ایسا مسرور اُس تصور جان جہان مین ہو جاوے کہ ہر دم اُسی کا تصور منقش جگر ہو جاوے تب وہ معشوق ہاتھ آوے ۔

دفعہ ۱۱ ۔ آتما لا ثانی ہے اور نہایت لطیف اور بے حرکت اور کل شے مین محیط لیکن بغیر سوچ اور بچار آسانی سے اُسکی حقیقت معلوم نہین ہوتی اور حواس ظاہری اور باطنی اُسکو پکڑ نہین سکتے ہین کس واسطے کہ حواس خلقی ہین اور آتما غیر مخلوق پس مخلوق غیر مخلوق کا محیط نہین ہو سکتا

دفعہ ۱۲ ۔ جو تحریر اور تقریر مین آتا ہے اور شبد اور سپرس اور رنگ اور گندر رکھتا ہے وہ حادث ہے اور جو اِن سب سے منزہ ہے وہ قدیم ہے اور وہ از خود موجود اور کل شے کے اندر اور باہر خلیط اور محیط اور کسی سے متنفر نہین ہوتا اور نہ کسی سے محبت رکھتا ہے کیونکہ دو شخص جب ہوتے ہین اور اُنکا خلق بنوع دیگر ہوتا ہے تو ایک دوسرے سے محبت یا نفرت کرتا ہے اور جو ایک ہی ہو وہ نفرت کس سے کرے اور الفت کس سے ۔

دفعہ ۱۳ ۔ جو دل مین مقیم ہے اور کل شے مین موجود اور کل کو محیط ہے وہ گیان اور علم کے آنکھون سے نظر آتا ہے مگر ان آنکھون اور کسی جنس سے محسوس نہین ہوتا وجہ یہ ہے کہ وہ دل دانا ہے بے حجاب اور بے شرم ملتا ہے اور حجاب اور شرم اُس بارگاہ مین فقط جہل اور نادانی ہے چاہیے کہ جہل کو دور کر اور تابع معقولات ہو کر آتما کو اندر دل کے مشاہدہ کرتا کہ عاشق صادق موسوم ہو کیونکہ جیسے چراغ کی روشنی سے گھر کے تمام اشیا نظر آتے ہین ویسے ہی آتما کے گیان سے تمامی موجودات اور مخلوق کی حقیقت پیش نظر ہو جاتی ہے اور ایسا آتم گیانی کبھی محتاج غیر نہین ہوتا کیونکہ آتما محتاج غیر نہین ہے تو پھر اُسکا شائق اور حبیب کیونکر محتاج ہو سکتا ہے ۔

دفعہ ۱۴ ۔ واضح ہو کہ دفعہ ۱ سے دفعہ ۱۳ تک جو بیان آتما کیا گیا یہ حرف بغرض ضرورت سمجھانے

عوام لی ہے ورنہ وہ الکھ اور اکتھ اور انرنجنی اور تمامی ملفوظات اور اسما سے منزہ ہے
پس کچھ مختصر سا بیان اعلےٰ اور الطف درجہ کہ جس مضمون کو سالکین رکھیشر نے راجہ برید رتھ
کو سمجھایا اور وہ ترجمہ ہر چہار بید یعنے الکھ پرکاش کے دسوین انکہد مین مندرج ہے
لکھتا ہون بنظر غور تفریق مفاصل لفظی آتما اور ریخ آتما کو دیکھو وایہ نمود سب جھوٹھ ہے فقط
آتما سچ ہے و ۲ عوام الناس عام اس سے کہ علم اور عقل رکھتے ہین یا جاہل مطلق ہین سب
کرم اور اوپاشنا اور جوگ اور تپ کے نتائج کے متوقع رہکر آتما تشناشی جوان سب سے
نیاری ہے غافل ہین اشارہ جانب برید رتھ اور ساعین حال ⁂ و ۳ تو تھوڑا
غور کر کے سمجھ کہ جب وہ مفہوم ذہنی اور رہا ہو اور تو اور تب اُسکی تلاشش کی فکر بھی ضرور ہوا اور
اُسکی ملاقات کی تدبیر بھی لازم اور جگ اور جوگ اور اوپاشنا بھی واجب اور جب تو اور
وہ ایک ہی ہے اور دوئی کو اسمین دخل بھی نہین اور وہ جان ہے اور تو جسم ہے اور
وہ جسم ہے اور تو جان ہے اور وہ جسم ہے اور تو عکس ہے اور وہ عکس ہے اور تو جسم ہے
اور وہ مغز ہے تو پوست ہے اور تو مغز ہے اور وہ پوست ہے تو پھر کون کسکی تلاش کرے
توضیح جب دو شخص ہون تو ایک دوسرے کو تلاش کرے اور جب خود ایک شخص کو ہمہ
صفت موصوف ہے اور محتاج کسی کا نہین پھر تو وہ کسکو تلاش کرے وہ تو اپنی ہی کو ہر جگہ
براجمان اور پرکاشوان دیکھ رہا ہے کیونکہ جس قدر مخلوق اور غیر مخلوق اشیا ہین سب مین
وہ پڑا اور محیط ہے قطعہ از منشی شیو شنکر لال صاحب سہ آنانکہ رموز حق بدانند ⁂ خود را ز خدا
جدا نداند ⁂ اینانکہ فرس دوئی دوانند ⁂ نادان شدید بگمان اند ⁂ و ۴ دریا مین جو
موجین اُٹھتی ہین اور حباب بنتے ہین دریا کو کیا تلاش کرتے ہین اور دریا سے باہر کب
ہوتے ہین۔

و ۵ جب یہ تیری سمجھ مین آجاوے پھر تجھے جگ اور تپ اور کرم اور اوپاشنا کرنا حرکت
فضول ہے اور یہ مشق پریشان بے سود ہے و ۱ رسومات بالا جہلا کے ڈرانے اور
بھلانے کے لیے ہین گیانی کو جھار تھ گیان ہے اور وہی سرور ہے اور وہی مکت ہے
و ۷ قاعدہ یہ ہے کہ جب اہنکار جاتا رہے دوئی زائل ہو جاتی ہے کیونکہ جب کسی نے

اہنکار سے اپنے تئین کچھ سمجھا اور آتما کو اور تب تلاش کیا اور نتیجہ کلام یہ ہے کہ جب انانیت محو ہو سر
یکتائی خودبخود پیدا ہو جاتی ہے اور دوئی دور ہو کر وحدانیت آجاتی ہے جیسے خودی چھوٹ جانے سے
بیخودی ہو جاتی ہے دفعہ ۸۔ اے متلاشیان آتما سمجھو کہ دریا اور موج اور حباب تم ہی ہو دوسرا
کوئی نہ تھا اور نہ ہے اور نہ ہوگا پس جس آتما کو تو تلاش کرتا ہے وہ تو ہی ہے۔

نمبر ۱۲ بیان اجتماع دل مع فوائد اُسکے اور تعریف گردش دل اوپر برہماے اسٹدل کمل مع وقوع واقعات اُسکے

یہ دل نہایت لطیف اور عجیب اور غریب خاصہ کا رکھنے والا ہے اسکی کیفیت کے سمجھنے والے پرم پد کو بلاتکلف پہونچ جاتے ہین۔

دفعہ ۱۔ جب آدمی کے مزاج سے پراگندگی دور ہو جاوے اور اجتماع خاطر کی حصول ہو اور حواس خمسہ ضبط مین درآوین اُسی حالت کا نام اجتماع دل ہے۔

دفعہ ۲۔ باقی رہا یہ سمجھانا کہ اجتماع دل سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ یہ دل جسکو من کہتے ہین کروڑون کوس بے پر کا اوڑتا اور بے پیر کا دوڑا کرتا ہے یعنے نہایت سریع السیر ہے اور اپنی جا مین تمامی عمائد اور نفائس ہر سہ عالم چہ متخیلہ اور چہ غیر متخیلہ سکو دوبدو دکھلاتا ہے۔

دفعہ ۳۔ حالت خواب مین ہزارون کوس دور جو مسافت واقع رہتی ہے اسکو دیکھتا اور سُنتا ہے اور جسکا ظہور ایک عرصہ کے بعد ہوتا ہے اُسکو بہت مدت پہلے دیکھ لیتا ہے علاوہ اسکے لوح محفوظ کے نقش و نگار کو بھی دیکھا کرتا ہے بشرطیکہ اسمین صفائی اور روشنی دی جاوے۔

دفعہ ۴۔ دل کی قدرت اور طاقت کو دیکھنا چاہیے کہ اپنے جسم اور مکان کو کبھی چھوڑتا نہین مگر ہزارون کوس جاتا ہے اور فوراً واپس آتا ہے اور ہر قسم کا فعل کرتا ہے اور ہر عضو اور حس سے کام لیتا ہے اور جس طرح حالت بیداری مین ہر کام کو کرتا ہے بجنسہ حالت ملکوت مین کرتا ہے

دفعہ ۵۔ اس دل کی ایک عادت خراب یہ ہے کہ کسی ایک مقام مخصوص پر یہ قیام نہین کرتا اور بغیر شئے مفرح اور عمدہ کے جم نہین سکتا پس اسکے جمنے اور قیام مقام کی تدبیر مفصل اور ترکیب موضح بیان مین اناہد شبد کے لکھے جاوینگے کہ بغیر استعمال اناہد شبد کے اُسکا قیام

جیلے دشوار کیونکہ جب یہ دل جانب سماعت اناہد شبد کے مشغول ہوویگا تو اُسکے سنتے سنتے اس درجہ کی لطافت اور پاکیزگی اُسمین حاصل ہوجاوے گی کہ توجہ اُسکی جانب شناخت جیوآتما اور پرم آتما کی ہوجاوے گی اور جب یہ دل تفریق مفاصل لفظی جیوآتما اور آتما کی کرلیوے گا اپنے عامل کو پرم پد کو پہونچاکر پرم آنند کردیوے گا۔

دفعہ ۶۔ پس بوجوہات بیان دفعات بالا قیاس مین آتا ہے کہ دل کو قدرت عظیم حاصل ہے اور یہ نور اعظم کے دیکھنے کو قادر ہے بشرطیکہ عقل اور شوق عمل نیک اور صحبت عالم اور عامل اور نیک افعالون کی میسر ہو اور واضح ہو کہ تمامی قوائے افعالی اور حواس ظاہری اور باطنی اسکے محکوم اور فرمان بردار ہین اور یہ بسبب اسکے کہ جوہر بسیط ہے حاکم حواس عشرہ اور قوائے افعالی کا ہے

دفعہ ۷۔ صاحبان علم اور عقل اور کشف و کرامات دل کو چراغ جسم اور آفتاب چشم قرار دیتے ہین اور بتاکید سے مبین ہین کہ اگر دل محسوسات کا خیال چھوڑ دیوے اور لذت محسوسات کو فانی سمجھے پھر یہ وہی ہوجاوے کہ جو سب سے اعلےٰ موسوم ہے اور سبکا مانع مفہوم ہے اور کُل موجودات مین محیط ہے اور جوہر بسیط اور لاتعین ہے اور اس سے خالی کوئی ساکن اور متحرک نہین ہے اور منتہائے کلام اور مقام اور نشان ہے۔

دفعہ ۸۔ جو کوئی چاہے کہ بہشت کا آرام اور سیر اعراف کی کرے اور ہر قسم کے آفات اور مکروہات سے بچے اور ہر ایک موجودات اور خلقت ہر سہ عالم کو زیر حکم رکھے اور صانع صنعت سے واصل ہو پس حواس ظاہری اور باطنی اور قوائے افعالی کو قابو کرے اور دل کو محسوسات کی طرف جانے سے روکے پھر تو مراد حاصل ہے دل کی خاصیت ہے کہ جسطرف متوجہ ہو وہی ہوجاتا ہے اگر عالم کی طرف متوجہ ہو عالم بن جاوے و اگر حق کی جانب متوجہ ہو عین حق ہوجاوے۔

دفعہ ۹۔ دل کو ایک دریا فرض کرو اور دریا مین لہرین ہوا سے اُٹھتی ہین پس حواس کو ہوا قرار دو اور شئے مطلوبہ کو گوہر مقصود سمجھو یعنے جب تک ہوا رہیگی لہرین پیدا ہوتی اور بگڑتی رہینگی اور جب ہوا بند ہوگی دریا کا پانی مثل آئینہ کے صاف ہوجاویگا پھر تو بلا تکلف اُسمین منعکس نظر آنے لگے گا اسی طرح جب دل تخیل محسوسات سے باز رہتا ہے کہ جسکے باعث سے صفائی اُسمین آجاتی ہے تو اسی موقع مین کہ دل مانند آئینہ صاف ہوگیا رہتا ہی عکس یار اور جمال دلدار نظر آتا ہی

جس طرح آئینہ صاف کرنے کو بعض مصالح ہین ویسے ہی دل صاف کرنے کو بید اور ویدانت اور جوگ شاستر کی
کہ جسکا انتخاب یہ نسخہ ہے اگر دل صاف نہو سب علم اور عمل بیکار محض ہے۔

دفعہ ۱۰ ۔ جو آدمی آتے وقت پرمیشر مین اپنا دل و دھیان لگاتا ہی وہ بیشک اور بلاشبہ پرم جوت
مین ملجاتا ہے پس بالیقین سمجھنا چاہیے کہ دل کو بڑی قدرت اور عظمت اور تصور کامل کو
بڑا فخر اور عزت ہے دیکھو تشریح پنجم ادھیاے آٹھوین گیان پرکاش کی۔

دفعہ ۱۱ ۔ ترکیب مندرجہ دفعہ ۱۰ اور سب ترکیب سے نہایت آسان ہے اور ہمیشہ کے
برت رکھنے اور ہر وقت تیرتھ کے فکر مین رہنے اور بار بار غسل کرنے اور دھوتی بدلنے اور نوع
بنوع کی ریاضت کرنے اور جپ اور تپ اور دھیان اور متعدد اوپاسنا کرنے اور رو معا ناد منتر
اور لوازمات جگ وغیرہ مہیا کرنے سے سہل ہے اسکے عمل کے لیے اندک امداد علم اور
عقل کی چاہیے۔

دفعہ ۱۲ ۔ جو دل سمادھ یعنے استغراق سے صاف ہووے اور سب عالم کو برہم سمجھے وہ آتما ہوجاتا
اور کمال کو پہونچے اور اُسکو جو سرور ملے اُسکی کیفیت بیان سے باہر ہے وجہ ظاہر ہے کہ جب
کمال کو پاتا ہے مستغنی ہوجاتا ہے اور بعض کا قول ہے کہ یہی دل جیو آتما ہے۔

دفعہ ۱۳ ۔ پرنو کی شغل کی ایک یہ ترکیب نہایت عمدہ ہی وہ نور جو دونون آنکھون مین ہے
دونون کے اتصال کی جگہ دل ہے اور وہ رگ جسکا سر دل سے ملا ہوا ہے اُسکی دو شاخ ہو کر دونون
آنکھ کے پتلیون مین لگی ہوئی ہین ہی سبب بینائی کا ہے اور اسی تار برقی کے وسیلہ سے دل مین
محل جو برہما کا ہے بلا تامل رسائی ہوتی ہی دیکھو دفعہ ۸۷ تشریح اینکہ مد المکھ برہ کاش کا پس چاہیے
کہ تخلیہ مین نشست رکھے اور سہج سادہ سے یا بکثرت ریاضت پتلیون کے اولٹنے پر اُس
رگ کی کیفیت دریافت کرے بولا صاحب کے خاندان فقیری مین اسی عمل سے سیدھانت
حاصل ہوتی ہے مفصل حال اسکا دفعہ ۹ بیان نمبری ۲ مین لکھا ہوا ہے دیکھ لو۔

دفعہ ۱۴ ۔ فرشتہ دل کے آنکھ سے اس آتما کو دیکھتے ہین بدین نظر دل کو چشم فرشتہ
بھی کہتے ہین۔

دفعہ ۱۵ ۔ اسی دل کی یکتائی مین وہ طاقت ہے کہ جسکے متحرک کرنے سے آتما پایا جاتا ہے۔

زبان کی تیز زبانی سے ہاتھ نہین آتا اور فخر خاندان جتانے سے نہین ملتا۔

وفعہ ۱۶ـ جس طرح صاف آئینہ مین مُنھ نظر آتا ہے دل صاف ہونے سے آتما نظر آتا ہے چاہیے کہ عقل سے دل کو صاف کرو پھر دیکھ لو۔

وفعہ ۱۷ـ جوش محبت آتما بھی اسی دل سے اُٹھتا ہے گویا خواہش آتما اسی دل سے ہوتی ہے پس چاہیے کہ شائقین برجہ بدرجہ کمال توجہ سے جانب صفائی دل متوجہ ہوں کیونکہ یہ اول درجہ برہم شناسی کا ہے۔

وفعہ ۱۸ـ جسکا دل ضبط نہین ہوتا اُوسکا دل آٹھ پتی کنول مین جو دل کے گرد ہے سیر کیا کرتا ہے دل کی خاصیت ہے کہ آٹھ قسم کے اشغال کی جانب آدمی لیجاتا ہے آٹھون طرف سے جب مشتاق اوس کو روکین تو کثرت کو چھوڑ وحدت کو پاوین شبیہ اشٹدل کمل

مشرق جب دل اس ہستی مین آتا ہے تو نیک اعمالی کو متوجہ ہوتا ہے اور غیر کا نفع اوسکو اچھا لگتا ہے

شرق و شمال مین جب دل جاتا ہے مخاوف اور فضول خرچی کی طرف خواہش ہوتی ہے

وفعہ ۱۹ـ جب دل بجاے خود رہتا ہے ترک لذات اور تجرد کی خیالات عالم سے خواہش کرتا ہے اور جانب وحدانیت پرماتما متوجہ ہوتا ہے۔

دفعہ ۲۰ - جب دل کا مالک دروازہ سوراخ دل پر آتا ہے بیداری ہوتی ہے -

دفعہ ۲۱ - جب آتما اندر دائرہ دل کے تشریف لیجاتا ہے خواب طاری ہوتا ہے -

دفعہ ۲۲ جب کہ آتما چھوٹے سوراخ دل مین کہ چانول کے برابر ہے آتا ہے حالت خواب غفلت ہوتی ہے اور نہایت خوبی سے آرام کرتا ہے -

دفعہ ۲۳ - جب صاحبدل دل کو چھوڑتا ہے اور مرتبہ تریا مین جاتا ہے تب یہ جیو آتما آتما سے مل جاتا ہے اور آواز اناہد شبد سنا کرتا ہے -

دفعہ ۲۴ - جب یہ جیو آتما تعینات سے رہا ہو کے آواز اناہد سنکے مست ہو جاتا ہی پرم آتما ہو جاتا ہے

دفعہ ۲۵ - پرنو کی کمالات کی شرح ایک دفتر ہے جسقدر متعلق دل ہے لکھتا ہوں وہ یہ ہے کہ پہلے حرف پرنو کے کہنے سے دل پاک ہوتا ہے اور دوسرے حرف سے دل شگفتہ اور تیسرے حرف کے پڑھنے سے آواز اناہد معلوم ہونی شروع ہوتی ہے چوتھے درجہ مین جو نصف حرف ہے اوس سے محویت ہوتی ہے اور عین نور ہو جاتا ہے -

دفعہ ۲۶ - خلاصہ بیان چھبیسون دفعات بالا کا یہ ہے کہ دل مین کسی قسم کی آرزو یا خواہش رکھی نہ جاوے جب پرماتما انسان کے دل کو آلائش خواہش اور ملوثات تمنا سے پاک پاتا ہے بلا استدعاے غیرے وہ ہر دل عزیز تختگاہ دل پر بہمہ نور سنو اجلاس فرماتا ہے اور جبکہ اسکا اجلاس ہوتا ہے ہر رگ اور ریشہ اور حواس ظاہر اور باطن آلائش محسوسات سے پاک ہو جاتے ہین اور دیدار جمال باکمال پرماتما سے وہ مخزن الانوار بن جاتے ہین جب انتشکرن روشنیون سے پر ہو جاتا ہے تب عکس جمال عالمتاب مثل آفتاب گوشہ مشرق چشم سے نکلکر باہر ہو رہتا ہے کہ عامل کو ہر مقام اور ہر شے مین برابر محیط نظر آتا ہے یعنے ایسے عامل کو وہ ہر وقت اور ہر حالت مین اندر اور باہر تمامی اشیا کے جلوہ گر اور منور دیکھ پڑتا ہے -

نمبر ۴ بیان ضبطی حواس عشرہ اور فائدہ انضباط کہ جسکو فقراے ہندسمادہ کہتے ہین

واضح ہو کہ حسب قول حکماے ہند اور یونان پانچ حواس ظاہری اور پانچ حواس باطنی اور پانچ قواے افعالی ہین اور انکا تعلق نفس حیوانی سے ہے اور اس نفس حیوانی کے کمالات مین ایک

ایک کتاب موسوم بہ طلسم فرنگ مولفۂ پنڈت موتی لال صاحب موجود ہے اُسکے معائنہ سے جملہ شکوکات ذہن انسانی رفع ہو جاوینگے اگرچہ پنڈت صاحب نے اس طریق معرفت سے درگذر کر ایک علم قائم فرمایا ہے مگر نام اُسکا اسی وجہ سے مقناطیس حیوانی رکھا ہے کہ جس قدر نمائش کمال اسمین ہوتی ہے وہ باعث نفس حیوانی کا ہے پس قدرت پرمیشر کو دیکھنا چاہیے کہ نفس حیوانی کہ جسکا تعلق جیو آتما سے ہے اسمین اس قدر کمالات ہین تو نفس روحانی اور انسانی کہ جسکا تعلق نفس ناطقہ سے ہے کس قدر کمالات ہونگے بدین وجوہات انسان کو چاہیے کہ بضبطی حواس خمسہ اور قوائے افعالی اس کمال کو حاصل کرے کہ ہر ایک اہل کمال اور اہل معجزہ اُسکے مقابلہ مین مثل شعبدہ بازان روزگار ہیچ میرز اور پوچ محض تصور مین فرادین اور آپ اس درجہ کو پہونچے کہ جہان سے پھر خاتمہ گفتگو ہے۔

تفصیل حواس اور قوائے افعالی

نمبر	نام	تفصیل ۱	۲	۳	۴	۵
۱	گیان اندری یعنی حواس ظاہری	قوت لامسہ	قوت شامہ	قوت ذائقہ	قوت سامعہ	قوت باصرہ
۲	انتہ کرن یعنی حواس باطنی	قوت متخیلہ	قوت مدرکہ	قوت حافظہ	قوت واہمہ	حس مشترک
۳	کرم اندری یعنی قوائے افعالی	قوت دست	قوت پا	قوت آلۂ تناسل	قوت مقعد	قوت نطق

دفعہ ۱ - بیان حواس ظاہری اور قوائے افعالی ہر کہ او رمہ پر عیان ہے باقی حالات بطون قابل تحریر ہین وہ یہ ہین **قوت متخیلہ** کے ذمہ ہے حفاظت کرنا اُسکا جو حس مشترک سے ملے اور یہ خزانچی حس مشترک کی ہے مگر ایک خاصیت اسکی یہ ظاہر ہوئی ہی کہ اشیا محسوسہ کی شکل کو بدل دیا کرتی ہے **قوت مدرکہ** دو قسم کی ہے اول متفکرہ اور دوم متذکرہ اسکا کام حافظہ کی موجودات کو تجویز کرنا اگر عقل کے قرین ہو ذاکرہ کہلاوے اور جو جہل کے قریب ہو متفکرہ کہلاوے **قوت حافظہ** اسکا نام ہے امانت رکھنا جو اُسکے سپرد ہو اور حاضر کردینا وقت طلب کے **قوت واہمہ** اسکا فعل ہے جو چاہے بنالیوے یعنے سچ کو جھوٹھ اور جھوٹھ کو سچ

اور انسان اور عکس کو مخوف تصے بنا دینا اور یہ نقش کر دیتا ہے حس مشترک پر دیدہ اور
نادیدہ اور شنیدہ اور غیر شنیدہ کو اور وسوسہ اور خوف کا پیدا کرنا اسکا کام ہے حس مشترک
اسکا کام ہے قبول کرنا جمیع صورتون کو حواس ظاہری کے بطون مین مرتسم ہوتے ہین جمع
رکھنا اونکو اپنے خزانہ مین —

دفعہ ۲ — بعض مقامات بید مین دل یعنے من اور چت کو ایکہی قرار دیا ہے اور حکماے
یونانی چت کو قوت واہمہ کہتے ہین اور نفس حیوانی اور قوت ارادے کے ذیل مین دونون کو
سمجھتے ہین اور جگر مین قیام فرض کرتے ہین —

دفعہ ۳ — حواسون اور اندریون کی بالطبع خاصیت ہے محسوسات کو حس کرنا اور بحالت
انبساط مین سرور سے وصل کر دینا اور جب وے متوجہ باہر کے طرف رہتے ہین انکا فعل
کا ادراک تعینات کیا کرین اور جب متوجہ اندرون کے ہون اُس ذات مقصود مین پیوست
ہو جاوین۔ تشریح وجہ یہ ہے کہ جس وقت انسان حواسون کو ضبط کرکے راہ اون کے
منفذ کی بند کر دیتا ہے تب وے باعث تاریکی نہایت انتشار اور گبھراہٹ مین آکر مقام
روشن کو تلاش کرتے ہین اور سکھمنا رگ جو دل کے پاس نہایت روشن ہے کہ جسکی تعریف
بیان آتما شناسی کے دفعہ مین مفصل لکھا ہوا ہے باعث روشنی اُسکے اُس مقام پر جمع
ہوتے ہین اور چونکہ اسکا سرا ام الدماغ مین لگا ہوا ہے اُس راہ سے اُس مقام کو کہ درجہ بدرجہ
زیادہ روشن اور برمہ لوگ اور ست لوگ سے موسوم ہے روان ہوتی ہین الحاصل انکی
ضبطی مین وہ قوت ہے کہ اپنے ضابطہ کو بلا تکلف اور بلا تامل برمہ واصل کر دیتے ہین —

دفعہ ۴ — بیان عمدہ قوت باصرہ یہ قوت نہایت عمدہ اور روشن گوشہ ہر دو چشم مین نہایت
خوبی سے بنفاست تمام نگہداشت کی ہوئی ہے اور طرفہ یہ کہ بغیر اوسکے لینے پتلی اور عدم موجودگی
چشم کے بھی اُسکے باعث سے عجائبات قدرت ایزدی نظر آتے ہین وہ اسی قوت باصرہ کا
جلوہ ہے راقم سنا کرتا تھا کہ انسان کے جسم کے اندر ایک چشم اندرونی ہے ہر چند کہ تحقیقات
مین اسکے بہت کوشش کی مگر کسی حضرات نے اصل کو بیان نہین کیا مگر اب متحقق ہوا کہ چشم
اندرونی کوئی شے نہین ہے صرف قوت باصرہ کا باعث ہے منشی کنہیالال صاحب

الکھ ہاری نے بھی اس بیان کو گیان پرکاش اور الکھ پرکاش اپنی کتاب تصنیفی مین سب
قلم فرمایا ہے۔

دفعہ ۵ - ایک رکھیشر کا عین الیقین سے قول ہے کہ تمام حواس پران کے تابع ہین اور کرم
اندری اور گیان اندری اور انتھ کرن کو اونکے مقامات پر وہ برجا رکھتا ہے اور ہمیشہ بیدار
رہتا ہے کبھی سوتا نہیں اور مختلف راہون سے اطراف اور جوانب مین سیر کرتا ہے اور اپنے
ہمراہ ہمیشہ بدن اور حواس کو رکھتا ہے اور جس جس مقام مین وہ جاتا ہے یہ سب بھی جاتے ہین
باوجودیکہ ان سب سے وہ علیحدہ ہے بس واسطے کہ بدن اور حواس فانی ہین اور پران جاودانی
اور اوسکے معنی ہین حرکت جیو آتما۔

دفعہ ۶ - حواس باطنی کے ضبط سے مکت یعنی سرور دائمی اور حواس ظاہری کے روکنے
سے بہشت یعنی آرام اور عیش نوع بنوع کے نصیب ہوتے ہین۔

دفعہ ۷ - بسبیل تمثیل حواس ایک مرد مرتاض راہ مین بیٹھا تھا اور ایک شکاری اپنا شکار
مفرور تلاش کرتا ہوا آکر سمت اور سراغ شے مفرورہ کا مستفسر ہوا درویش نے جواب دیا کہ آنکھ
کا کام ہے دیکھنا اوسکو قوت نطق نہین اور زبان کا کام گویائی ہے اُسکو قوت بصر نہین بس
جسکو قوت نطق اور بصر دونون ہو وہ مطابق رویت کے بیان کرے اور وہ صادق ہو
بس یہ بظاہر محال ہے کیونکہ جسکو رویت ہے اُسکو قوت بیان کی نہین رہتی بدینوجہ کہ اسکے
مفہوم سے خیال دوئی دور ہو گئی رہتی ہے اور جس کے دل سے پردہ دوئی اوٹھ نہین گیا
رہتا اوسکو حقیقت سے آگاہی بخوبی نہین ہوتی۔

دفعہ ۸ - ان فقرات سے حاصل مطلب سمجھ لینا چاہیے گو یہ مفہوم بہت نازک ہے
نا فہم عقل سلیم کے نزدیک ممکن التعمیل اور ذہن ذکا کے نزدیک قابل العمل ہے۔

دفعہ ۹ - بیان سن سادھو انسان شائق کو چاہیے کہ تخلیہ مین بیٹھکر حواس خمسہ ظاہری کو
ضبط کرے اور بعدہ حواس باطنی کو بیدار کرکے انکو بھی اونکے افعال سے معطل کر دیوے جبکہ
حواس عشرہ بلا کسی ترکیب کے اپنے تصفیہ قلب اور عقل رسا کے زور سے ضبط مین درشہ آوین
چاہیے کہ ایک آئینہ بلور یا کوئی شے مجلی اپنی آنکھون کے روبرو رکھے اور ربلا گرنے پلکون کے

اپنی آنکھوں کی پتلیون مین جو ایک قسم کی روشنی ہے بغور تمام دیکھا کرے۔

۲- اخیر نتیجہ اس دیکھنے کا یہ ہوگا کہ باعث جماد طبیعت حواس خمسہ ضبط مین درآوینگے جسوقت حواس خمسہ ظاہری اُس شئے مجلی کے دیکھنے سے ضبط ہونگے حواس باطنی بھی اپنے افعال سے معطل ہوجاوینگے بعدہ تشریح دفعہ ۳ بیان ہذا کو دیکھو الحاصل ترکیب بالا مین ضبطی حواس عشرہ شرط ہے زان بعد کثرت مشق سے عامل کو وہ درجہ میسر ہوگا جو خاتمہ گفتگو اور منتہائے مراتب ہے اور ہر دم پردۂ زمین سے فلک الافلاک تک شعاع نور تابان اور درخشان اسکی نظرون مین معلوم ہوا کریگی اشعار مثنوی گلزار ابراہیم ٭ پردہ اسپر کچھ نہین اے ذی شعور ٭ ہر طرف ہی موج زن دریائے نور ٭ ہے زمین و آسمان ہی پردہ نور ٭ گر نہ دیکھے تو یہ ہے تیرا قصور ٭

دفعہ ۱ ۔ ایک اور آسان ترکیب ضبطی حواسونکی تبلاتا ہون گویا آدمی کو فرشتہ بناتا ہون وہ یہ ہے کہ جسوقت آدمی کو غلبۂ نیند ستاتا ہے تمام حواس اکیجا ہوجاتے ہین اور حسب معمول آنکھوں کی پتلیین بھی اولٹ جاتی ہین بار بوجہ ملک ملک کی سیر سوئے ہوئے کرایا کرتا ہے پس شائق کو چاہیے کہ جب نیند آوے آنے دیوے مگر احتیاط کرے کہ لشکریان لشکر خواب اُسکے متاع ہوش کو لوٹ نہ لیجاوین یعنے ٹال مٹول کرکے حالت شیرین خوابی پیدا کرے کہ جسکو عالم لاہوت کہتے ہین جب چند روز ایسی مہارت بہم پہونچاویگا ایسی ایسی عمدہ کیفیتین دیکھ سکیگا کہ جسکی تشریح طول صرف معاینہ سے تعلق ہے۔

نمبر ۵ بیان آتما شناسی اور ظہور جلوہ نور پرماتما کہ جسکے ضمن توضیحات مین بیانات سہج سادھ اور اناہد شبد یعنی سلطان الاذکار اور جپا جاپ اور نیز دیگر طریقہ ہائے ریاضت جو نہایت نایاب و رمخلوق کے ذہن سے جنکا ملنا غایت مشکل تھا اور فی زمانہ بھی دستیابی جنکی اہم ہے درج ہین۔

آج تک اس پردہ زمین اور آسمان اور ما بین اُسکے کہ جسکو ترلوک کہتے ہین ہر متنفس کو خواہش آتما شناسی رہا کی مگر متلاشیان کو جلد تر کوئی صاحب برہم بدیا اور عامل علم ابھی تبلا نہ سکتے تھے۔ انواع اور اقسام کی حیلہ سازیان کرکے وقت کو ٹال اُنکی اوقات کو خراب او شائق کو کم شوق کر دیتے تھے مگر چونکہ اس راقم کو بحکم پرماتما اخفا کسی امر غیبی کا منظور نہین لہذا ایک شعر مثنوی سے ہر دم کا

معنی اور مضمون کو بالتشریح شرح کرتا ہون کہ جس سے تمامی اقسام جوگ پوست کندہ مختصر بیان مین معلوم ہوجاوین **شعر** چشم بند وگوش بند ولب بہ بند ۔ گر نہ بینی نور حق بر من بخند ۔ اس شعر کے اول مصرع مین تین طریقہ معرفت کے جو تحریر ہین وے بالکل حاوی اور نشان دہ نور برہم جوت کے ہین ہر چند فقرا اس رمز نازک کو ظاہر نہین کرتے نہایت محنت شاقہ اور اثبات شوق کامل شائقین پر بڑی عظمت سے ظاہر کرتے ہین بلکہ مشہور امر ہے کہ علم اکبر یعنے برہم بدیا ہمیشہ سینہ بسینہ چلا آتا ہے سینہ مین دیکھا نہین گیا تھا مگر اب آتما نہایت خوش ہو کے فرماندہ ہے کہ جسکا ظہور بالتشریح کسی نے نہین کیا وہ اب کیا جاوے کیونکہ جنکے مفہوم مین خالق اور مخلوق دو ہین وے گمراہانہ تقریر پیش کرتے ہین اور جب کہ ہمہ اوست اور ہمہ از وست کا معاملہ ہی تو پھر حجاب کہان باقی ہے اور جب حجاب نہین تو پھر چھپانے سے کیا حاصل اور کس سے چھپایا جاوے کیونکہ دو آدمی جب ہوتے ہین تب شرم اور حجاب کیا جاتا ہے اور جب خود ہی خود ہر جگہ موجود یعنے سرب بیاپک ہے تو پھر کس کا شرم کون کرے لہذا شرح لکھا جاتا ہے اور ظلمات اگیان جو اگیانیون کے جگر پر چھا رہا ہے توضیح برہم گیان اور تشریح آتما شناسی سے اس طرح اُٹھا دیا جاتا ہے کہ جیسے سورج نکلنے سے تاریکی فب جاتی رہتی ہے ۔

دفعہ ۱ توضیح چشم بند مخفی نرہے کہ فن ریاضت مین جسقدر آنکھ کو شرف دی گئی ہے ایسا اشرف کوئی عضو نہین ہے ہر قسم کے کمال اس مین بھرے ہوے ہین سہج سمادہ جو اعلے مراتب وصال پر ماتما ہے اسی چشم سے متعلق ہے اُسکی ترکیب یہ ہے کہ عامل تخلیہ مین بیٹھ کے اپنے دونون آنکھون کے محاذی اور متصل بینی کو ایک ہاتھ کی دو اُنگلیون سے خوب دباوے پھر جو اُسکو نظر آوے قدرت ایزدی سمجھے چونکہ یہ امر نہایت اخفا کے قابل ہے لہذا تھوڑا اور مختصر بیان کیا گیا کہ عقلمندون کے لیے اشارہ کافی ہے اور جہلا کے لیے ایک کتاب بھی کافی نہین ہوتی اور اسی طریقہ کا نام جوگ سہج سمادہ ہے اسکے عمل آوری مین ایسی ایسی روشنی نوع بنوع نظر آتی ہے کہ جسکا مفصل حال دفعہ ۸ بیان نمبری ۶ مین مندرج ہے ۔

دفعہ ۲ تشریح گوش بند کانون کے بند کرنے سے آواز اناہد شبد سُنی جاتی ہے اور یہ آواز ہر متنفس کے تہ دل سے بلاناغہ اور ہر دم برآمد ہوا کرتی ہے ۔ بیان شرح

اُسکا یہ ہے اُس آواز اناہد کا نام آواز برمھ ہے اور یہ دو قسم پر منقسم ہے اول آواز الفاظ مرکب اور دوم آواز مطلق کہ اسمین تمیز حروف کی نہین ہوتی چاہیے کہ دونون کو برمھ جانے اور دونون سے مشغول رہے کیونکہ آواز مرکب کے وسیلہ سے آواز مطلق مسموع ہوتی ہے ۲ آواز مرکب پرنو ہے اُسکے وسیلہ سے عامل بلندی پر پہونچتا ہے اور اشید مین محو ہوتا ہے جسطرح مکڑی تار کے وسیلہ سے بلندی پر چڑھتی ہے اور موذیون کی آفتون سے بچتی ہے اوسی طرح آدمی پرنو کے شغل سے محفوظ ہمہ آفات ہوجاتا ہے اب طریقۂ عمل تبلاتا ہون گویا خادم کو یاد جاتا ہون اور فقیر منشون کو برمھ مین ملاتا ہون۔

دفعہ ۳ - چاہیے کہ دو انگلیون سے دونون کان کے سوراخ بند کرے پھر دل کی آواز کو جو خودبخود ہروقت ہوتی رہتی ہے بہ تامل یک لخط اور بضبطی انفاس راست اور چپ اور نجال بالاے دماغ اور اپنے کو مطمئن کرکے سُنے جو آواز کہ سنائی دیوے اُسی کا نام اناہد شبد سمجھو اور آواز دس قسم کی ہوتی ہے اور اُسکا جاے صعود مقام دہم ہے بلکہ جس ایوان شاہی مین وہ بادشاہ عالیان رونق بخش رہتا ہے اُس دروازہ پر جو باجے بجنے کے واسطے معین ہین اُنکی یہ آوازین ہین کہ جس سے عالم وعالیان کو فخر ہوتا ہے اور جبتک کامل شناتی نہین ہوتی بطرز گوناگون یہ آوازین سُنائی دیتی ہین کہ جنکی تفتیح وتعین ومطابقت آواز دہ گانہ مین نہین ہوتی۔

توضیح آواز دس قسم اناہد شبد کی

نمبر	قسم آواز	کیفیت تصدیق اور سماعت ہونے اُن آوازونکی عامل کو
۱	چرشل آواز چڑیا	وقت سماعت اُسکے بدن کے بال کھڑے ہوجاتے ہین۔
۲	مسلسل اور بلند الفاظ	بدن مین کاہلی اور ایک عجیب قسم کی سستی پیدا ہوتی ہے۔
۳	آواز گھنٹہ یعنی جرس	عشق اور محبت کا جوش دل مین ہوآتا ہے۔
۴	آواز سنکھ یعنی ناقوس	شل نشہ کے سر گھومنے لگتا ہے۔

نمبر	آواز	کیفیت
۵	آواز بین	آبحیات ام الدماغ سے تلے کو اوترتا ہے۔
۶	آواز تال یعنی تاڑی	وہ آبحیات بعد اوترنے ام الدماغ کے حلق مین پڑتا ہے۔
۷	آواز نے یعنی بانسری	کشف اور اشراق ہوتا ہے اور ضمیر خلائق پر آگاہی ہوتی ہی اور دور دور کی آواز سُنی جاتی ہے۔
۸	آواز پکھاوج کہ ہاتھ کے مارتے ہی نزدیک کان کے ہوا دیتی ہے۔	اور نادیدہ اشیا کو دیکھتا ہے غرض کہ اس شبد کے سُننے کے ذریعہ سے شائق اشتغال ضمیر ہوجاتا ہی وہ آواز جو تمام مخلوق کے دل سے برآمد ہوتی ہی عامل گشادہ پیشانی سے سماعت کرسکتا ہی
۹	آواز نفیری خرد	اسکے سُننے سے سامع ایسا لطیف ہوجاتا ہی کہ جہان چاہے اوڑ کے چلا جاسکتا ہی اور عوام کی آنکھ سے محجوب ہوسکتا ہی کہ وہ سب کو دیکھے اور اُسکو کوئی نہ دیکھے اور وہ دیوتاؤن کو بھی دیکھتا ہی یعنے راہ ملکوت کی نظر نہ آنے کا پردہ جو اُسکی آنکھون پر پڑا ہوا ہے وہ اُٹھ جاتا ہے۔
۱۰	آواز گرج بادل کی گردو دہ کے موافق ہوتی ہی۔	یہی آواز اناہد ہے اسکے سُننے سے برہم سے مشغول کل ہوجاتا ہی اور تمام نیک اور بد اور خیال اور مفہوم عقلی اور کشف اور وہب اور سیدھی اور کرامات اور معجزات کو لونڈون کا کھلونا یعنے اشیاے بازی سمجھتا ہی۔

تحقیقات اناہد شبد کی نہایت آسان ہی اور بے تکلف بلکہ اگر کوئی آدمی کسی وقت اپنے دل کو ہر قسم کے خیالات سے روکے تو بغیر کان مین اُنگلی دیئے کے اناہد شبد مسموع ہویگا چنانچہ یہ فقیر بغیر کان بند کیے ہوے اناہد شبد سُنتا ہی اور اندک تبدیل ہونے خیال اور تصور کے وہ کیفیت کافور ہوجاتی ہی اور دوسری ترکیب یہ ہی کہ کانون مین روئی ڈالکر اور اُنکو اولٹ کر عامہ یا مو ریٹھ سے خوب کس کر باندھے اور اُسکے اوپر ایک رومال بھی باندھے جس شکل سے کہ شائقین نیظر آرائش کی داڑھی کو باندھتے ہین پڑان بعد دونون کان پر یا ایک پر ایک ہاتھ کی ہتھیلی رکھکر آواز اناہد کو سُنے پھر تو بلا تکلف عمدہ عمدہ سرود سرائے غیب سن پڑے گی چنانچہ فقیر اکثر حالت موسم سرما مین جب کہ اوائل اپنے مشق کا تھا ایسا ہی کرتا تھا۔ دفعہ ۳۔ غور اور فکر کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ آواز ہر بشر کے اندر ہر وقت باقیام مختلف خود بخود ہوا کرتی ہے سماعت اسکی بسبب اشتغال محسوسات کے نہین ہوتی۔

دفعہ ۵ - اگر دل کو محسوسات سے نہ روکیگے تو کانون کے بند کرنے سے بھی وہ لذت نہ ملیگی آواز سنیگا اور جو محسوسات کو دل سے روکیگا اُسکی کیفیت اُسے خوب معلوم ہوگی دھیانی جکوست گروکا اوپدیش ہوا ہے وہ اناہد شبد سے گذر کر اونگکار کی دُھن مین پہونچا سن کی پھارست شبا مین پہونچتا ہے اور ست شبد اور پرماتما مترادف ہین دیکھو دفعہ ۲۳ -

دفعہ ۶ - اس عمل کے مشق سے غیب کی آواز سننے کی قدرت ہوتی ہے مگر غیب کی باتون کو کسی سے کہنا نہ چاہیے ورنہ مشاق اس مرتبہ سے گر پڑتا ہے اور جب تک تو آواز سنتا رہے اسی کے خیال مین بھول نہ جاوے ورنہ اصل مطلب سے کنارہ رہجاویگا چاہیے کہ اُنکی جانب توجہ نہ کرے اور متلاشی آواز دہم کا رہے جو مین مقصود ہے -

دفعہ ۷ تصریح بیان بند کرنے کا بیان مین اسم اعظم کی مفصل توضیح کی گئی ہے کہ اجپا جاپ کہ عبارت جسکی لفظ ادم دو او سوہنگ و ہنس ہنس وتت ست سے ہے بلا حرکت لب اور زبان کے دل سے جپا کرے کیونکہ یہ اسم اعظم ہر ایک مقصد کا بر لانے والا اور تمامی حاجاتون کا رفع کرنے والا ہی دیکھو دفعہ ۱۱ بیان نمبری ۸ کا اور بیان نمبری ۱۳ کی جملہ دفعات کو جو اسی بیان سے متعلق ہین -

دفعہ ۸ - متقدمین کا پورانا قاعدہ یہ ہی کہ وے تخلیہ مین بیٹھکر دونون ہاتھ کی انگلیون سے دونون کان اور دونون پر ناک اور دونون چشم اور دونون لب بند کرکے دھیان پرنو کا کرتے تھے - مگر اس ترکیب مین عامل کو تکلیف شدید ہوتی تھی اور اسی عمل کو پرانایام سنسکرت مین کہتے ہین چونکہ وہ قاعدہ نہایت مشکل اور فی زمانہ شائقین سے اُسکا استعمال محض دشوار ہے اور راقم نے جو علیحدہ علیحدہ اُنکی توضیح کی ہے وہ نہایت آسان اور قابل استعمال ہے اور ایسا آسان ہی کہ ہر شخص استیلاے شوق سے بہ آسانی عمل کر سکتا ہی -

دفعہ ۹ - بہت مشکل ہی کہ انسان نور پرماتما کے دیکھنے کا قادر ہو ہر چند کہ شمع فکر قادر ہو مگر بحکم حاکم حقیقی ایسے ایسے مشکلات کا آسان کرنا اس نقیر حقیر کے ذمہ اور حل کرنا ہر ایک دقائق لاینحل کا اس ذرہ بے توقیر کے تعلق ہے لہذا مفصل بیان پرماتما کے نور دیکھنے کا لکھتا ہون اور ایک عمدہ طریقہ دیکھنے عکس یعنے پرتو نور کا شائقین اس علم اکبر کو بتاتا ہون وہ یہ ہے کہ صبح کے وقت جب سورج نکلتے ہین چند سے اُنکی طرف اپنی آنکھ چندمرتبہ لگاوے اور اتنی ہی مرتبہ پھر بند کرے

اگر اس طرح پر چند روز مشاقی بہم پہونچاوے گا دھیان اسکا نہایت مرتبہ اعلےٰ کو پہونچے گا کیونکہ انسان
بسبب کثافت باطنی یک بیک جلوۂ نور دیکھ نہیں سکتا مگر چونکہ آفتاب مین وہ نور نہایت خوبی سے
بھرا ہوا ہے اور ہر ایک نیر اسی نیر اعظم سے اقتباس نور کا کرتے ہین پس شائقین کو اس مشق
اعلےٰ سے وہ کیفیت حاصل ہوگی کہ راقم کے احسانات تحریر بیان سے کبھی سبکدوش نہونگے اور اخیر
مین وہ عرفان حاصل ہوجاویگا کہ شائقین اپنے مین آپکو دیکھ لیوین گے پھر تو اسی کا حاصل مقصود
اور فہو المراد ہے اور اسی کا نام اقتباس نور عقلا نے قرار دیا ہے اسکے بعد دیکھو دفعہ ۱۳ بیان
نمبری ۳ کا اکثر حضرات نوآموز اس فقیر سے پوچھا کرتے ہین کہ درحالیکہ پرماتما کی کوئی شکل اور صورت
یقین ہے پھر اسکا دھیان کیونکر کیا جاوے اور گنجینۂ مقصود کیونکر ہاتھ آوے لہذا منتظر جواب انکے
یہ ترکیب انفس اور پسندیدہ لکھی گئی ہے کہ شرف سے اسکے ہر شخص کا دھیان نہایت خوبی سے
پختہ ہوجاویگا اور پرماتما کے دیدار جمال باکمال مین روز بروز غلبہ اشتیاق بڑھتا جاویگا۔

دفعہ ۱۰ لہ۔ ایک عمدہ قاعدہ جو کیا بیاس کا یہ ہے کہ جو کوئی سکمنارگ کی راہ سے کہ وہ
نہایت روشن اور باریک ہے پران کو حبس نفس کی ترکیب سے اوپر کھینچے کہ پران اور دل
اوپر کو ایک ہوکر ام الدماغ مین پہونچ جاوے اور زبان سے تالو کو بند کرے اور حواسون کو
ایسا روکے کہ پھر وہ محسوس نہ کرسکین ایسا مائل ہر طرح کا کمال پاتا ہے اور مزید بران یہ کہ
پران کو روکے مین جیو آتما ہوجاوے پھر تصور پرم آتما کا کرے اور جیو آتما کا تصور چھوڑ دیوے
اور دماغ مین تصور کو قائم رکھے اس عمل سے ہر قسم کے کمالات کا عامل مخزن بن جاتا ہے۔

دفعہ ۱۱ لہ۔ ایک اور قاعدہ عمدہ بیان مین توصیف بگیانیوں کے بدفعہ ۵ لکھا ہوا ہے
دیکھ لو۔

دفعہ ۱۲ لہ۔ واضح ہو کہ فن ریاضت مین مقام درستی تصور ہے جسکا تصور درست ہوگیا اور
ہر دم اور ہر لحظہ اُسی پرماتما کے دھیان مین مشغول رہا پھر تو اسی کا نام جوگیشر اور دایا ہے
اور اسکے واسطے یہ بھی ضرور نہین ہے کہ خانہ داری کو ترک کرے اور بیہودہ واہیون کی طرح
دربدر یا جنگل مین گھومے ہندی مثل ہے * کرتے کرم کرے بیدھنا نا * من راکھے جہان
کرپا نیدھانا * کبیر داس کا قول ہے * گرہ اندر جور ہے اوداسی * کہین کبیر تاکے ہم داسی *

دوسرے یہ کہ لذات محسوسات سے بالکل کنارہ ہو کر تخلیہ نشینی سے مستغرق دھیان پرماتما ہو رہے اور کسی طرح کا تخیل محسوسات اپنے گوشہ خاطر مین نہ رکھے تیسرے یہ کہ ایسے فکر اور غور کا مخزن ہو جاوے کہ اُسی سوچ اور بچار مین وہان تک غوطہ کھاتے کھاتے پہونچ جاوے کہ جس تختگاہ دل پرماتما براجمان ہے جو پہنچے تھے یہ کہ کبیر داس نے فرمایا ہے کہ سوتے بیٹھے رہے اوتا نے کہین کبیر ہم اُسی ٹھکانے ،، یہ کلام کبیر داس کا متعلق بیان سہج سمادھ کے ہے پانچوین یہ کہ صفائی قلب جو گریہ وزاری سے ہوا کرتی ہے بروتے روتے پرماتما مین دھیان لگائے ہوئے اس درجہ تک پہونچ جاوے کہ آئینہ لوح محفوظ جو آتما کی روشنیون سے منور ہو رہا ہے آتما خود دیکھ لیوے کہ ہر لشر آتما ہے بشرطیکہ اُسکی قدر کو جانے اور مغز تحریر راقم تک پہونچے فقیر کو یہ بھی لکھہ دینا ضرور پڑا کہ ضمن تصور مین کوئی جاہل ایسا نہ رو دے جیسا کہ سورر دہ کا قصہ مشہور ہے چھٹوین یہ کہ تخیل محسوسات کو اس قدر بھولوادے کہ گوشہ دل مین بالکل خیال محسوسات نہ رہے پھر تو یہ وہ درجہ ہے کہ فرشتے اور بڑے بڑے جوگیشر اُسکے قدمون پر سر رگڑین ساتوین یہ کہ تعلقات اور تعینات سے آزاد ہو جانا اور وہم اور گمان اور خیال کے کوچہ سے نکلکر مرتبہ حق الیقین حاصل کرنا یہ وہ مرتبہ ہے کہ راجہ جنک بدیہ کو جو حاصل تھا ۔ باقی قاعدہ جوگ بیان نمبری ۶ مین درج ہین دیکھ لو

بیان توضیح صفائی قلب اور قواعد مستحسنہ اتصال برہمہ کہ جسکے عمل سے شائقین درجہ معراج سے بھی اعلےٰ مدارج پر بے تکلف پہونچ جاتے ہین کہ جس مقام سے پھر واپس آنا نہین ہو سکتا

دفعہ ا ۔ وہ آتما آنند سروپ ہے اور دل مین بصورت نور کے مقیم ہے اور دھارنا اور سمادھ سے نظر آتا ہے بلکہ وصل کر لیتا ہے اور اپنے نور منور مین اس طرح پر لا لیتا ہے کہ پھر اُسکو آواگون کی تکلیفات ہونے نہین پاتی ہین ۔

دفعہ ۲ ۔ از روے بید برمھ سے ملنے کے لیے چہ حکم نازل ہین اجس و م ۲ انضباط
حواس ۳ دھارنا یعنے تصور کسی شے کا بعض کا قول ہے کہ دل کو باندھنا ایک چیز خاص سے
اسکا نام عشق حقیقی اور دھارنا ہے کہ جسکا مفصل حال حصہ دوم کتب ہذا مین لکھا ہوا ہے ۴ مضبوط
اور قائم کرنا تصور کا اُس ذات پاک مین کہ جسکو دھیان کہتے ہین ۵ حق الیقین یعنی یقین کو
درست کرنا کہ جو موسوم بہ گیان ہے بعض کا قول ہے کہ پانچوین جزو ترک ہے یعنے حیرت کو
دلایل عقلی سے دفعہ کرکے مرتبہ بمرتبہ علم الیقین اور عین الیقین اور حق الیقین حاصل کرنا
توضیح تینون یقینون کی ٭ علم الیقین وہ ہے کہ جو علم کے حصول اور تجربہ کارون کی
صحبت سے میسر ہو اور عین الیقین وہ ہے کہ جو جوگیشر دین کو مشاہدہ حال پرماتما سے کشف
اور اشراق ہوتا ہے اور حق الیقین وہ ہے کہ جب ناظر اور منظور اور طالب
اور مطلوب اور عاشق اور معشوق ایک ہوجاتے ہین اور خیال دوئی مطلق جاتا رہتا ہے
اسکو محویت یعنی فنا فے اللہ اسکو سمادھ استغراق کہتے ہین ان چھون کے مجموعہ کا نام جوگ ہے
اور انھین ترکیب سے جیو آتما کو پاتا ہے جو کہ محض نور ہے ٭ جو کوئی ان چھون ترکیب سے کوئی
ایک ترکیب پر بھی عمل کرے اور ان پر قادر ہوجاوے وہ سب شے پر محیط ہوجاتا ہے
اور اُس حالت مین اگر انا الحق کہنے لگے تو مضائقہ نہین شعر قصہ منصور جب دوئی کا
دل سے پردہ اُٹھ گیا ٭ تب انا الحق کہہ اُٹھے تو جرم کیا۔
دفعہ ۳ ۔ چاہیے کہ تمام حواس ظاہری کو کھینچ کے دل مین جمع کرے اور دل کو کھینچ کے
پران مین رکھے اور خواہش لذات محسوسات کو دور کر اطمینان سے بیٹھکر جیو آتما کو آتما مین
محو کرے اس حالت کا نام تریا یعنے لاہوت ہے یہ حالت بہت مشکل سے نصیب ہوتی ہے
مگر طریق آسان وقوع کا بھی کسی مقام پر لکھونگا۔
دفعہ ۴ ۔ زان ابد چاہیے کہ نوک زبان کو تالو سے لگا حلق کے سوراخ کو بند کرے کہ اس
ترکیب سے حرکات دل اور حواسون کے بند ہوجاتے ہین اور دل اُس ذات لطیف
مین محو ہوجاتا ہے پس جو شخص یہ عمل کرتا ہے برمھ کو کہ حد سے زیادہ لطیف اور روشن
ہی پاتا ہے اور حق الیقین سے اپنے تئین آپ دیکھنے کا قادر ہوجاتا ہے اور خیالات

جیو آتما اور پرم آتما اور آتما کہ تفاوت لفظی بنظر امتحانِ عقل مشتاقان ہے چھوٹ جاتا ہے
اور ہر قسم کے شک اور یقین اور وہم اور گمان اس سے دور ہو جاتے ہیں ؛ حاصل کلام اس
مشق سے صفائی قلب حاصل ہوتی ہے اور نیکی اور بدی فعلوں کی رفع ہو جاتی ہے اور نگاہ نتیجہ اعمال
پر نہیں رہتی تب جیو آتما کے مرتبہ سے گذر کر پرم آتما ہو جاتا ہے پس یہ عین سرور لازوال اور
منتہائے مراتب کمال ہے اور جب مشتاق جیو آتما سے آتما ہو جاوے گا پھر وہ اس قابل بلا تکلف
بن جاوے گا مصرعہ آن را کہ خبر شد خبرش باز نیامد ؛

دفعہ ۵ - ایک اور طریقہ برہم سے مشغول ہونے کا بعد انتخاب تمامی بید اور شاستر کے
یہ ہے چار زانو ہو کے بیٹھے یا جیسی عادت ہو ۲ سر اور گردن ہلنے نہ دیوے اور بلند رکھے
کج ہونے نہ دیوے ۳ دل اور حواس کو کسی طرف محسوسات کے جانے نہ دیوے اور
دل کو حواسوں سے ملا دیوے ۴ دل کے سوراخ میں جو محل برہم کا ہے بغور معاینہ کرے
اور دل ناف سے دس انگشت کی بلندی پر رہتا ہے اور اسی کے اندر وہ نور لازوال
جلوہ گر رہتا ہے ؛ وہ صفائی دل کے واسطے نیک اعمال اور راست گوئی شرط ہے
اور تفرغ بھی واجب ہے ؛

دفعہ ۶ - جس مقام پر یہ شغل کیا جاوے اونچی اور نیچی جگہ نہ ہو ہموار ہو اور کسی قسم کی
گرمی یا کوئی اور موجب انتشار طبع نہو اور رگذر گاہ عوام بھی مسدود ہو اور ایسا مقام محفوظ ہو
کہ غیر کی آواز بھی سنائی نہ دیوے اور مرغوب اور دلچسپ جگہ ہو غرض کہ شغل سے پہلے
اسکا بندوبست کر لیوے نزان بعد چاہیے کہ اعتقاد اپنا درست رکھکر حواس ظاہری اور
باطنی کو منضبط رکھے اور سہج سادھ یا اناہد شبد کا بھی استعمال رکھے بعدہ اسکو چاہیے کہ فعل نیک
کیا کرے اور بدفعلی کی جانب کبھی اپنے کو رجوع نہ کرے اور جملہ لذات اور خیالات کونین
کو دل سے دور کرے اور کثافت ظاہری اور باطنی سے اپنے جسم اور دلکو ہمیشہ پاک رکھے

دفعہ ۷ - جس قدر توہمات اور خطرات اور خوف دل میں ہوں سب کو دور کرے اور
جانے کہ برہم میرا محافظ ہے پس بے خوف اور بے خطر ہو کے محو ذات اللطف ہو جاوے
اس عمل کے حالت سرور میں جو جو کیفیتیں نمود ہوتی ہیں اور جس درجہ کا استغراق ہو جاتا ہے

اوسی مدارج کا نام معراج ہے اب تم سمجھو کہ ایسے مشتاق کو ہمیشہ معراج نصیب رہتا ہے بلکہ وے
اس درجہ کو بھی ناچیز سمجھکر فنافی اللہ ہو جاتے ہین ۔

دفعہ ۸ ۔ جبکہ انتظام حسب شرائط دفعہ ۵ و ۶ ۔ کر لیوے چاہیے کہ اس کتاب کے بیان نمبری ۵ کو
بخوبی معاینہ کرے اور استعمال سے حظ وافی اُٹھاوے واضح ہو کہ جب پرمیشر اپنی کرپا کر کے متلاشیان
اپنے کو اپنی طرف رجوع کرتا ہے اس وقت ظہور روشنی عناصر تدریج عرصہ مین ہوتی ہے
۱ ۔ روشنی اودی ۲ سون زرد ۳ سبز ۴ سفید ۵ سرخ بعدہ جب حہت شت اور انہکار اختیار
مین آتے ہین تو اُنکے عمل درآمد مین گاہے تاریکی اور گاہے مثل دود گیاس وگاہے
مثل روشنی آفتاب وگاہے مثل چمک بجلی وگاہے مثل چاندنی ماہ شب گرما وگاہے مثل
ہوا روان وگاہے سفیدی قلیل یعنے میلی روشنی وگاہے مثل مشعل بعدہ عین نور پرماتما
نظر آتا ہے اور اُس وقت ایسا نشہ اور سرور ہو جاتا ہے کہ متلاشیان محو اور اپنی خودی سے
بیخود ہو کر الست ہو کر انا الحق کہنا شروع کرتے ہین اور عین برہم ہو جاتے ہین اور درجہ
معراج کو بازی طفلانہ سمجھ کر نظر توجہ سے اُسے نہین دیکھتے اور ناچیز محض اور بیقدر مطلق
سمجھتے ہین بلکہ اُسکے خیال کو بھی وے بالکلیہ چھوڑ دیتے ہین الغرض جو کچھ کہ ہے وہی ذات برحق ہے
اور اُسکے تصور کا یہ مرتبہ ہے کہ شائقین کو مستغنے اور الست اور شاہنشاہ عالم بنا دیتا ہے اور
تمام مخلوق کو اُسکا محتاج کر کے اُسکو بے نیاز کر دیتا ہے اور تھوڑے غور مین یہ امر نازک اور
رمز مخفی قابل سمجھنے کے ہے کہ معراج کے درجہ مین جو ہر دم فایز رہتا ہے وہ برہم کو ہر گھٹ
بیاپک سمجھکر یکتائی اور خاموشی اختیار کر لیتا ہے اور یہ مفہوم اُسکی ہو جاتی ہے کہ جب وہی
نفس ناطقہ ہر جسم مین جلوہ گر ہے پس اپنی پتلی کو جس طرح چاہتا ہے کھیل کھلاتا اور
نچاتا ہے دخل در معقولات بلا مفہوم علت غائی ہو جا بیٹھیں عقلا شرمندہ کراتا ہے جسکا ایسا
مفہوم ہووے مرد کامل عیار اور رسیدہ سمجھنا چاہیے اور نہ وہ کہ جو تعصب مذہبی اور گردنکشی
اور خونریزی خلائق اور جہاد خلقت خالق کو واسطے ابقاء اپنے نام کے بہتر جانتا ہے
کیونکہ یہ سب علامات پابندان لذات محسوسات کے ہین اور جو گرفتار دام صیاد
محسوسات مثل هرنان صحرائی کے رہے گا وہ بلاشک کور باطن اور سنگدل ہو جاوے گا

اسی واسطے صاحبان برمہ بدیا کو ضروری ہے کہ خواہش لذات محسوسات کو اپنے گوشۂ دل سے نکال دیوین اور صدہا مقام کتب ہذا مین اسکی ہدایت لکھی گئی ہے اور آیندہ بھی لکھی جاویگی

دفعہ ۹ ۔ حضرات بے علم اور صاحبان با علم کہ جنکی قوت مدرکہ تیز نہین ہے اور جودت طبع ترقی پر نہین اور تماشائی کے دقائق سے بے بہرہ محض اور برمہ شناسون کی صحبت سے بھی ذخیرہ انگیز نہین یا ادسکے خادمون کے بھی ذلہ خوار نہین ہین اُنکی حرکات لغو دیکھو اور بگوش انصاف سنو تا ان بعد امتیاز کرد کہ وے کیسے اصل کو چھوڑ فرع کو پکڑ گمراہ ہین اور آتماشناسی جوان حرکات لغو سے بالکل علیحدہ ہے کس درجہ غافل ہین اور مردان کامل اور مقبول پرماتما سے زیادہ اُنکے غافل ہین اور قایم سے تا آخیر ایسے مکارون سے دنیا خالی نہین رہے گی کیونکہ نہ معلوم کہ پرماتما نے کس مصلحت سے عقلا کے ساتھ جہلا کو بھی پیدا کیا ہے جیسا کہ گل کی شاخ مین خار۔ راقم نے بچشم خود دیکھا ہے کہ کیمیا کے بنانے والے اور جادو کے جاننے والے اور گنڈہ اور تعویذ کے باندھنے والے اور غیب سے قسم بقسم کی چیزین منگانے والے اور لونگ اور لڈو اور پھول کے برسانے والے اور شراب کو دودھ بنانے والے یا سورج اور چندرمان کو دو کر کے دکھانے والے یا رات کا دن اور دن کی رات دکھانے والے اور دریا مین کھچڑی کے پکانے والے یا اس قسم کے جتنے حرکات لغو اور شعبدہ ہاے عجیبہ اور غریبہ کے کرنے والے ہین انکو حضرات مخالفین عقل اور گیان اشرف اور معزز سمجھتے ہین اور اصل مطلب سے کنارہ رہتے ہین اور یہ نہین سمجھتے ہین کہ بظاہر درویش نمایون کی حرکات عجیبہ یا بازی گرون کے افعال خفیفہ بے اصل اور بے بنیاد محض ہین پس گرفتاران جہالت ایسے ہی لوگون کو صاحب کمال سمجھتے ہین اور خود حصول کمال سے محروم رہتے ہین حالانکہ نشان فقیر اور گیانی اور مجذوب نمبر ۱ سے ۲ تک اس آئینہ تصوف کے درج ہین پس جو ان اوصاف سے موصوف ہو انکو صاحب کمال سمجھنا زیبا اور روا ہے کیونکہ وہ پرمیشر سے مل گئے رہتے ہین اونکو ضرورت اپنی نمایش یا پیغمبر یا اولیا یا رسیدہ کہلانے کی باقی نہین رہتی فقط بر رسولان بلاغ باشد و بس ۔

نمبر ۷ بیان اُٹھ جانے پردۂ دل یعنی نقاب حجاب کا اور نظر آجانا جمال شاہد معنی ۔

دفعہ ۱۔ پیشتر اسکے دوسرے بیانات میں لکھا گیا ہے کہ آتما دل مین مقیم رہتا ہے مگر گیان اور ریاضت کی تجلی کی آنکھون سے نظر آتا ہے اور کیفیت اُسکی مشابہ اس تمثیل کے ہے کہ جیسے فانوس کے اندر روشنی۔

دفعہ ۲۔ آتما جو سب سے اعظم اور اعلےٰ تر ہے وہ درمیان دل کے مقیم اور حد سے زیادہ لطیف اور رہین سرور اور تمامی اقتدارات کا مخزن ہے اُسکو قابو کرنا یا اُسکی ماہیت کو جاننا یا اوسکو محسوسات سے دیکھنا غیر ممکن ہے اوسکو عارف اور حکیم بھی جزو کل سے جان نہین سکتے اور جو اُسکے جاننے کا شوق کرے اُسکو لازم ہے کہ پہلے اپنے کو تشریحات ذیل سے معرا کرے ۱۔ کمی غذا ۔ ۲۔ استیصال بنیاد غضب ۳۔ کنارہ کشی خلایق اور ضبطی حواس ہر ایک جانب ۴۔ مساوی سمجھنا آثار سردی اور گرمی زمانہ کو یعنے رنج اور راحت اور تکلیف اور عیش کو ۵۔ مستغنی ہو جانا تعریف مذمت عوام سے اور نہ متغیر ہونے دینا اپنے چہرہ کو اس وجہ سے ۶۔ نکرنا خواہش اور خوف دوزخ یا بہشت یا کسی قسم کے اشیاء فانی دنیوی کا ۷۔ نہ رکھنا کسی چیز کو بنفسہ اپنے لیے ۸۔ لاطمع رہنا بدرستی عزیمت ۹۔ رضا جوئی مرشد ۔ ۱۰۔ کنارہ کشی صحبت جہلا ۱۱۔ صرف مضبوط کرنا اپنے تصور کو کہ نور پرماتما اندرون اور بیرون جھلکا کرے اور نہ لیجانا کسی دوسری طرف اپنے تصور کو۔

دفعہ ۳۔ انھین گیارہ اشیاء مین دس نمبر تک متعلق دسون اندری اور اخیر کا کام متعلق بدل ہے پس جو اس امر کو سمجھے اپنے منزل مقصود کو پہونچے۔

دفعہ ۴۔ وضع کرنا مایا کا نام حجاب ہے اور اُٹھ جانا اس نقاب کا ہر شخص کے گیان سے ممکن ہے ہرچند کہ اُس ذات کو نادان اور جاہل نفیت بتاتے ہین اور عاقل اور عالم اور چارون بید اور چھیون شاستر اور اٹھارہون پوران اوسکی ہستی کے مقر ہین اور ہر کوئی بصورت اور برنگ مختلف کے جدا جانتا ہے حقیقت مین وہ کچھ اور ہی ہے اور جو مفہوم اور مذکور ہے سب سے نیارا ہے اور وہ پردہ جو اُسکے دیدار جمال باکمال کے واسطے مانع ہے یہ ہی اشعار گلزار ابراہیم بھر رہے ہین دل مین دنیا دی خیال ۔ آوے کیونکر اوسمین نور ذوالجلال ۔ چاہیے تجھکو اگر وصل صنم ۔ دل کو خالی غیر سے کر یک قلم ۔ کھینچ خلوت مین بہت سیا

انتظار ؛ تا میسر ہو تجھے وصلِ نگار ؛ ہے اگر اس راہ کا تجھکو خیال ؛ غیریت جتنی ہی سب پہ خاک ڈال ؛ جب جاہ و مال و فرزند و پسر ؛ الفتِ لعل و جواہر سیم و زر ؛ طبع کو جس جس طرف کا ہی خیال ؛ ہی یہی بس مانع براہ وصال ہو۔

دفعہ ۵ – اُٹھنا اس حجاب کا محض غیر ممکن ہے مگر ممکن بھی اُس حالت مین ہے کہ جب شائق اپنے دل کو ۱ – الفت – ۲ – عداوت ؛ ۳ – طمع – ۴ – حرص – ۵ – غضب – ۶ – ترس ۷ – شہوت – ۸ – تکبر – ۹ – حسد – ۱۰ – تعصب – ۱۱ – ہوس – ۱۲ – غفلت – ۱۳ – ظلم – ۱۴ – غرض – ۱۵ – کینہ علاوہ برین جہل ہر قسم اور جو کچھ کہ شہوت اور غضب اور جہل اور مردم آزاری کے تعلقات ہین پاک کر لیوے اور علوم متعارفہ سے تمامی موجودات اور محسوسات کی حقیقت سمجھ کے اور اُنکی ناپایداری پر یقین کر کے متلاشی شے پایدار اور مستقل کا ہووے اور ایسی محویت حاصل کرے کہ تعینات دوئی کا رفع ہو جاوے تم سے سچ کہتا ہون اور بالیقین تمکو سمجھاتا ہون کہ پرمیشر مین ملجانا کچھ بہت مشکل نہین ہی اور عکس اوسکے جمال کا دیکھ لینا کہ یہ ادنے طریقہ برہم شناسی کا ہے کیا مشکل مگر نقص اِسی قدر ہے کہ دل سے دوئی جلد جاتی نہین جب دل سے دوئی دور ہو جاوے صرف اُسی کی خواہش اس دل کو رہے تو پھر سمجھو کہ تم پورے آتما ہو۔

دفعہ ۶ – اوس پرمیشر کے پہچاننے اور سمجھنے کے لیے تھوڑا سا حجاب ہے کہ اُسکو سوا اُسکے دوسرا کوئی پہچان نہین سکتا پس چاہیے کہ وہ کمال حاصل کرے کہ اوسکی صفت حلول کرے پھر اپنے کو آپ پہچان لیوے –

دفعہ ۷ – آتما جسکو چاہو کہو جسکو چاہو سمجھو کچھ گناہ نہین آتما کی شناخت سے آتما ہو جاتا ہے اور تعینات جیو اور برہم کہ یہی حجاب ہے دور ہو جاتا ہے پس اپنے کو آپ پہچاننا یہ اُسکی صفت ہے دوسرے یعنے پابندان دوئی اگر اُسکو پہچانین یہ اُسکی مذمت ہے اسی قدر حجاب سے اسکو دور کرے پھر تو حاصل مراد ہے۔

دفعہ ۸ – جسکے دل سے پردہ دوئی اُٹھ جاوے منصور کی طرح انا الحق کہکر اشعار ذیل کو پڑھا کرے شعر یار کو مین نے جا بجا دیکھا ؛ کہین ظاہر کہین چھپا دیکھا ؛ دیگر نہ گوہر مین ہے وہ نہ ہی

نہ ہے سنگ مین ٭ ولیکن چمکتا ہے ہر رنگ مین ٭ دیگر ایکہ در ہیچ جا نداری جا ٭ بو العجب ماندہ ام کہ ہر جائی ٭ -

دفعہ ۹ - آتما جسکو نفس ناطقہ کہتے ہین یہ بقا اور فنا کا حاکم ہے اور ہر طرح کی مقدرت رکھتا ہے پس اس کا عامل بھی بعد دیدار جمال اُسکے ویسا ہی ہو جاتا ہے کہ جسکے مقدرت کے اظہار مین قلم دو زبان عاجز اور منشی وقائع نگار حیران ٭ باقی بیان اس پردہ اُٹھ جانے کا بیان نمبری ۸ کی دفعہ ۱ مین ہے دیکھ لو ٭

نمبر ۴ بیان پیدائش عالم اور مایا اور تفریق بفاصل لفظی جیوآتما اور پرم آتما اور آتما

دفعہ ۱ - جب جس پاک بے نیاز کو خواہش پیدا کرنے عالم کی ہوتی اسی کی خواہش کا نام مایا قرار پایا اور اس امر کا علم کہ اُسکو خواہش پیدائش عالم کیون ہوئی سوائے اسکے دوسرے کو آج تک نہوا اور جسکو علم ہوا مطابق قول سعدی ہو گیا ٭ آنرا کہ خبر شد خبرش باز نہ آمد ٭

دفعہ ۲ - برہم اور مایا اور عالم کا نام موجودات ہے اور اس برہم چکر مین برہم اور مایا مثل دریا اور پانچون حس بمنزلہ چشمہ اور پانچوان عنصر لطیف مثل گرداب اور پانچون پران مثل حباب اور پانچون عنصر کثیف مثل امواج اور اہنکار مثل سرچشمہ ہے اور یہی سبب ظہور مخلوقات اور حیات اور حیات کا ہے اور جیوآتما کہ اسکو ہنس بھی کہتے ہین اس مین قیام کرنیوالا ہے اگر یہ جیوآتما پرم آتما سے ملجاوے تو لا زوال ہو جاوے -

دفعہ ۳ - جیوآتما اور مایا اور عالم برہم سے موجود ہوئے ہین اُسی مین یہ لین ہو جاتے ہین -

دفعہ ۴ - پرم آتما اور جیوآتما دونون قدیم ہین پرم آتما کے معنی دانائی کل اور جیوآتما کی اصطلاحی معنی دانائی جزویات ہے بدینوجہ پرماتما ذی اختیار رہے -

دفعہ ۵ - مایا کے معنی اچھا نار این اور کل علم اُسی سے صورت پذیر ہے اور جس نے دنیا اور عقبیٰ کو پیدا کیا اور جو مادہ پیدائش ہر سہ عالم ہے اُسکے ارادہ اور ترک کا نام مایا ہے اور ارادت ازلی اور خواہش رب العالمین اور اودیا اور علت اولی اور عقل کل مترادف ہین

دفعہ ۶ - پرم آتما لا انتہا اور لا تعد ہے اور تمام عالم کا وجود اُسکی مایا سے ہی با اینہمہ وہ منزہ افعال سے ہے

دفعہ ۷ - جو مایا اور پرم آتما اور جیوآتما کی حقیقت کو جانے وہ برہم ہو جاوے اور رجو برہم

اور جیو آتما کو ایک کر ڈالے آتما بن جاوے۔

دفعہ ۸ - مایا مقید اور فانی ہے اور جیو آتما مطلق اور لازوال ہے اور اسکو قدرت ہے کہ مایا کو لذت نہ چکھاوے اور جیو آتما قائم جاودان ہے جو کوئی اس مضمون کو سمجھے اور اپنے دل کو پرماتما مین محو کرے اور تعینات کو درمیان سے دور کرے وہ مایا کی قید سے رہا ہو جاوے پس سمجھو دل کے حجرے مین جو مقیم ہے وہی آنند سروپ آتما ہے اور وہ لاتعین اور بے نام و نشان اور عالم کا بطون اور لازوال ہے اور عقل اور حکمت اور معقول اور منقول سے جسکی نفی اور اثبات پر بحث ہے وہ نہین ہے ان سے برتر او رتقریرات سے منزہ مفہوم ہے۔

دفعہ ۹ - آتما فی الحقیقت محیط عالم ہے لیکن اعمال کے نتائج نیک او ربد سے اجسام مین مقید ہو اور علیحدہ علیحدہ ہر جسم مین ہر شے پر اُسکی موجودگی کا اطلاق دیتا ہے مگر فی الاصل وہ نہایت لطیف اور واحد ہے حتی کہ کسی حواس ظاہر یا باطن سے وہ ادراک مین نہین آتا خلاصہ مفہوم یہ ہے کہ ہر شے مین وہ موجود ہے اور ہر شے کا وجود اُس سے موجود ہوا اور ہر شے سے وہ علیحدہ ہے

دفعہ ۱۰ - آتما نے ست اور رج اور تم تین شے سے ایک نقاب کہ جسکو جسم کہتے ہین بنایا اور اُسمین اپنے تئین چھپایا جیسے کہ فانوس کے اندر روشنی پس حجاب کے اُٹھانے کے واسطے گیان اور دھیان شرط ہے شعر مصقلہ عقل کو لو صاف کرو دل کو اگر پ اُسمین محجوب ہی جو خود ہی نظر آویگا۔

دفعہ ۱۱ - جو عوام کے جسم کی حفاظت کرتا ہے اور وہ جب بدن سے جدا ہوتا ہی بدن کو دکھ ہوتا ہے اور اُسکو کچھ پرواہ نہین ہوتی جب جیو آتما بدن کو چھوڑتا ہے بدن حرکت سے باز رہتا ہے اسواسطے یہ حرکت دہندہ قرار دیا گیا ہے اور جو نادانی اور جہل کو دور کرتا ہے اور عقل سلیم رکھتا ہو وہی آتما ہو اور بران کے معنی اصطلاح حکما مین حرارت جیو آتما ہی جاہیے کہ جو آتما کو تیر اور آتما کو نشانہ بنا اور دل کو قوی کرکے لگا یا کر کبھی خطا نہو گی اور عین آتما ہو جاویگا اور جسم کو تلے کی لکڑی اور پرنو کو اوپر کی لکڑی اور تصور کو حرکت چوب خیال کرکے مدام شغل پرنو کا کرے پس جو جو ہر ذات کہ پوشیدہ ہے نظر آویگا۔

دفعہ ۱۲ - جیو آتما کسی سے پیدا نہین ہوا از خود موجود ہے لیکن اسکو مایا سے الفت زیادہ ہے بدین وجہ یہ اپنی حقیقت اصلی سے غافل ہو رہا ہے اور محسوسات کی لذات مین مبتلا ہے گو تائین

سعدی تا مید مین دفعہ ۷ کا
جامی نے یوسف زلیخا مین
کہا ہے کہ جان بیچون در بیچون کرد
از ان سر رو بنقش کرد و ہر نقش نام
بیتی آگاہ از لطف ضمائر...
ہر زمان بند ترا ... مہربان ...
ومعشوق مجاز ...

عاشق ... عاشق ...
... جان ...
... آتما ...
... جان جہان ...

تلسی داس نے رامائن مین لکھا ہے چوپائی البشر الس بھوانباسی۔ چہین اہل سبع سکھہ راسی موہ
سومایالس بھیو گوشائین۔ بند بھو گیٹ مرکٹ کی نائین۔ پس سمجھو کہ جس طرح شرابی شراب کے نشہ مین
بیہوش ہو جاتا ہے اور روین اور دنیا سے بے خبر اسی طرح یہ جیو آتما لذات محسوسات کی خواہش کے
نشہ سے متوالا نبار رہتا ہے اور محسوسات کے وسواس سے پریشان رہا کرتا ہے جیسے کہ مار گزیدہ
بیہوش ہو جاتا ہے یہ لذات دنیا کا یعنا بے تمیز بن جاتا ہے حالانکہ جس طرح بازی گر کی حرکات
کی کچھ اصل نہین ہے اُسی طرح اس عالم کی کچھ اصلیت نہین اور جس طرح دیوار پر کسی حسین ماہر وکی
شبیہ دیکھنے سے کچھ لذت نہین ملتی اُسی طرح خواہش ناقص سے کچھ نفع نہین ہوتا پس جب جیو آتما
لذات محسوسات کو چھوڑ دیتا ہے جیو آتما کے مرتبہ سے گذر پرماتما ہو جاتا ہے وہی عین سرور لازوال
اور منتہائے مراتب ہی۔

دفعہ ۱۳۔ شائقین پر مخفی نرہے کہ آتما جیو آتما کیون ہو گیا اور کس طرح ہو جاتا ہے محققین کا
قول یعنے بید کا یہ ہی کہ جیو آتما جس اور نجات سے منزہ ہی رج اور ست اور تم یہی تینون اسباب
بند اور نجات کے ہین اور جیو آتما بسبب عقل اور دل اور اہنگار کے اُنکے افعالون کے نسبت
کو اپنے تعلق کرتا ہے اور مقید ہو جاتا ہے جس وقت اس نسبت کو چھوڑ دیوے وہ قید سے رہا ہو جاوے
اور یہ تینون از خود کوئی فعل نہین کرتے فاعل ہر فعل کا جیو آتما ہی اون پر ناحق کی تہمت ہی وجہ ظاہر ہی
کہ جب کوئی کسی شغل مین رہتا ہی اُس حالت مین جب کوئی اس سے متکلم ہوتا ہی وہ اُسکی بات کو نہین سنتا اگر
متکلم جب جواب طلب کرتا ہی مخاطب مجیب ہوتا ہی کہ اسوقت میرا جی اور جگہ گیا تھا پس ظاہر ہی کہ قوت
سمع متعلق گوش اور دل کے نہین ہی بلکہ ہر ایک خواہش کا تعلق جیو آتما سے ہے اور جیو آتما سبب افراط
صرف بہ سبب نسبت کرنے اپنی جانب کے پایہ لطافت سے خارج ہو کر کثافت اور رذالت مین
پڑتا ہی اور مین اور تو اور وہ جو قید کے سخن موضوع اور رموز ون ہین مبتلا رہتا ہی غرضکہ جہل اور
اور ظلم اور غضب اور شہوت موجب گرفتاری ہین جب کہ ان تینون کی حرکات کے نسبت اپنی طرف
نہ کرے وہ آزاد ہے اس رمز نازک کے سمجھنے کے لیے مادہ عقل اور اجتماع کامل قوت مدرکہ
شرط ہے۔

دفعہ ۱۴۔ جب اُس نور پاک لازوال آتما کا کسی قدر حصہ یعنے انس کسی جسم مین متمکن ہوا اُسکا نام

برہمہ قرار پایا اور جب برہمہ سے مایا وصل ہوئی جیو آتما ہو گیا گیان ہونے سے پرم آتما ہو جاتا ہے بے گیان سے فقط آتما رہجاتا ہے جو فی الاصل ہے ۔

دفعہ ۱۵ ۔ یہ کوئی نہ سمجھے کہ ایک حصہ غیر تعلین کے دھیان کرنے سے کیونکر اپنے اصلی جزو مین دھیانی پہونچ جاتا ہے لہذا بنظر زود فہمی عوام تشریح اُسکی کی جاتی ہے ۔

قاعدہ ہے کہ کل اپنے جزو سے ہمیشہ مرکب رہتا ہی اور کبھی جزو کل سے علحدہ نہین ہوتا تو اگر دھیانی اپنے کل سے ملجاوے بدین دلیل کہ اُسکا جزو بھی کل سے ملا ہوا ہے تو پس اس قرینہ سے تم سمجھو کہ بلا تکلف ہر جزو اپنے کل مین ضرور مل سکتا ہی اسکے وقوع کا سمجھنا علاوہ عوام جنکو منطق خواہ تحریر اقلیدس کا کچھ بھی بہرہ ہوگا جزو سے کل کا مشترک رہنا خوب سمجھینگے لیکن فی زمانہ ہر شخص کی لیاقت ایسی نہین ہی کہ جنکی تحصیل مین منطق خواہ تحریر اقلیدس ہو بنظر سمجھنے اون صاحبون کے ایک عمدہ تمثیل مین نظیر اس عقدہ مالاینحل کی دیتا ہون تاکہ ہر خاص اور عام کے دل پر بالیقین اس کا ادراک ہو جاوے ۔ تمثیل جیسے کٹھ پوتلی کے ناچ مین ایک شخص درمیان ایک پردہ کے بیٹھتا ہے اور ہر ایک پتلیون مین ایک ایک تار اس خوبی سے لگائے رہتا ہی کہ جس طرح پر وہ چاہتا ہے حسب دلخواہ اپنے نچاتا ہے اور ہر ایک پتلیان اسکے اشارہ پر اس خوبی سے اپنا اپنا فعل عیان ہو کر برملا دکھاتی ہین کہ دیکھنے والے مطلق پایان امتیاز سے گذر جاتے ہین اور ایک نمونہ قدرت ایزدی سمجھتے ہین مگر غور کا محل اور امتیاز کی جگہ ہے کہ تار والا صرف ایک شخص رہتا ہے او پتلیان متعدد اور سب پتلیون کو تار اُسی کے ہاتھ مین رہتا ہے اور جب جیسی اُسکی خواہش ہوتی ہے ایک یا بالکل پتلیون کو اُسی خواہش کے اشارہ پر نچاتا ہے اور جب چاہتا ہے اپنے پاس اُسی تار کے اشارہ سے کھینچ لیتا ہے پس سمجھنے کی یہ تمثیل ہے یعنے جو اس امر کو عقل کامل اور تامل کافی سے سمجھے گویا معاً فہم کے اپنے کو منزل مقصود پر فائز المرام سمجھے ۔

دفعہ ۱۶ ۔ غور کرنے سے ہر شخص دریافت کر سکتا ہے کہ جواہر شفاف اور مجلی مثل یاقوت اور زمرد اور نیلم اور بلور اور آئینہ وغیرہ اشیاء مجلی جو کیچڑ مین پڑجاوین آلودہ کثافت ہو جاتی ہین اور انکا حسن اور جوہر محجوب ہو جاتا ہی اور جب پانی سے دھویا جاتا ہی اُنکی کدورت دور ہو جاتی ہی

اور جیسا کہ اصلی جوہر اسکا ہے پھر نمایان ہوجاتا ہے اور روشنی چمکنے لگتی ہے اسی طرح جیو آتما کی
حقیقت کو سمجھو کہ یہ نور بے نہایت ہے لیکن تخیلات محسوسات اور تمناے لذات سے اوسکے مکدر
نظر آتا ہے جب جیو آتما کو عقل اور گیان ہو اور ریاضت اور نیک افعالی کے پانی سے
دھویا جاوے اور محسوسات اور لذات کی آلایش اُسکے دل کے جسم سے جاتی رہے پھر وہی
پرم آتما اور آتما اور نور مطلق ہے اس سے زیادہ اور کوئی مقام اور منزل اعلے نہیں ہے یہی
منتہاے مراتب ہے اور اسی کو حاصل کرنا چاہیے تمثیل جسطرح تل مین تیل اور پھول مین بو
اور دہی مین گھی اور لکڑی مین آگ اور برگ حنا مین سرخی ہے اوسی طرح جیو آتما مین آتما ہی
اب غور کا مقام ہے کہ پھول مین خوشبو نظر نہین آتی مگر یقین ہے کہ دہی اور دودھ مین مکھن
ظاہر نہین رہتا مگر محنت شاقہ سے جدا ہوتا ہے اور جدا ہونے کے بعد پھر اُسمین نہین ملتا
اسی طرح آتما تمام اشیا مین موجود ہے تمیز کو عقل سلیم درکار ہے نادانی سے پانا غایت مرتبہ مشکل ہے
دفعہ ۱۷ — اس بیان مین لغایہ دفعہ ۱۶ ہر قسم کی توضیح کی گئی مگر اصل مطلب نہایت تہ مین رہ گیا
تھا چونکہ اصل منشا اپنا بلا بخالت امرے شرح کہ امور ہے لہذا نہایت تہ کی بات ظاہر کیجاتی ہے
وہ یہ ہے کہ درمیان آتما اور جیو آتما جو مایا موسوم ہے وہ کیا شے ہے اور کیا وجہ ہے کہ ایک
شے کو اوسکے باعث سے دو قرار دیا جاتا ہے اول کثیف اور دوم لطیف پس درمیان مین
جو حد فاصل ہے اوسی کا نام نقاب حجاب دوئی ہے جب انسان دوئی سے گذر جاتا ہے یعنے
کلہم خیالات دوئی کو بہمہ نوع چھوڑ دیتا ہے تب پرم آتما کا درشن بلا تکلف ہو جاتا ہے اور
جیو آتما جو باعث اوسکے حجاب کے پرماتما سے علحدہ ہے ایک مین ملجاتا ہے اس مضمون کو
بشسٹ جی نے سری رام چندر جی کو جوگ بشسٹ مین سمجھایا ہے تشریح سری مہاراج رام چندر جی
نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ نور پرماتما میرے سامنے چمک کر بجلی کی طرح نکل جاتا ہے جواب آپ خیالات
دوئی کو مطلق اپنی [illegible] خاطر سے دور یا متفاوت مین رہنے نہ دیوین اُن بعد جب یکتائی ہو جاویگی
نور لازوال بدرجہ مساوی برار العین رہا کریگا اور اس تیز روی سے اُسمین قیام ہو جاویگا —
دفعہ ۱۸ — بعض جاہلون کا قول ہے کہ مایا کوئی عورت مجسم غازہ مگر یاضت درویشان ہے اور مہتمم خانہ
اور کار پرداز پرمیشر مگر یہ مفہوم اُنکا سراپا غلط مگر فقیر بنظر قطع کلام اُنکے اطمینان خاطر کے لیے

ونکے ضرور ہوا کہ توضیح کامل کرون اب سمجھو کہ مایا دو قسم کی ہے ایک وہ کہ جسکے معنی کی توضیح بیان
ہذا کے دفعہ ۵ مین کی گئی ہے اور دوسرے وہ کہ جسکی تشریح دفعہ ۷ امین ہے اسکے خلاف جو سمجھتے ہین
اپنی غلط فہمی کا ایسا ٹھوکر زبردست اور ایسا طمانچہ سخت کھاتے ہین کہ جسکے صدمہ سے سنبھلنا محض دشوار
ہوجاتا ہے اس پر دلیل یہ ہے کہ ہر شخص اپنے عقیدہ کا نتیجہ پاتا ہے کہ جسکی توضیح دفعہ ۳ نمبری ۱۳ کے
کی گئی ہے۔

نمبر ۹ بیان واصل ہونے پرماتما سے حسب مقولہ گوشائین تلسی داس اور ملجانے پرم جوت مین حسب مقولہ مولوی روم اور شاہ بوعلی قلندر مردان مرتاض اور واقف اسرار حق اوند حقیقی۔

دفعہ ۱۔ گوشائین تلسی داس نہایت مردم رسیدہ اور کامل تھے اور قول اونکا قابل اعتبار اور
اعتقاد بلکہ رامائن بھاشا تصنیفی اونکی فی زمانناسند گردانی جاتی ہے اونکا ایک کلام یہ ہے۔
دوہا ست بچن اور دینتا پر تریا مات سمان ۔ یا ہو سے ہر نا ملین تو تلسی جھوٹ زبان ۔ پس ثابت ہوا
کہ پرماتما ان تین کام سے اپنے متلاشیون کے نہایت خوش ہوکے اپنا درشن دیتا ہے۔ اولاً راست
گفتاری ثانیاً ترک زناکاری ثالثاً اختیار عجز اور انکساری۔

دفعہ ۲۔ الکھ پرکاش ترجمہ ہر چہار بید کے دوسرے انگ مین لکھا ہے کہ جب پران حواس
ظاہری اور باطنی پر غالب ہوتی موسوم ہوجاتا ہے اور جوستی کی حقیقت کو سمجھے اور جھوٹھ نہ بولے
اوسکی زبان سے جو سہوا کوئی بات غلط بھی نکلجاوے بلاشبہ سچ ہوجاتا ہے۔

دفعہ ۳۔ پس ہر گیانی کو چاہیے کہ ایشر سے پرارتھنا کرے کہ قول اور فعل اوسکے یکسان ہوجاوین
اور احکام بید فراموش نہون اور راستی نصیب ہوجاوے۔

دفعہ ۴۔ علم اور عقل سب سے اعلے ہے کیونکہ بغیر اسکے نیک او بد اور خرد او رکلان اور
کذب اور راست کی امتیاز نہین ہوتی ہر کیونکہ علم اور عقل کے سواے کوئی رہبر اور دستگیر اور
شفیع اور دور کرنے والا حیرت اور بیم اور رجا کا نہین ہے۔

دفعہ ۵۔ اور آرام او رجسم کو بغیر نیک افعالی میسر ہونا محال ہے اور نیک افعالی

وہ ہے جس سے کسی متنفس کو تکلیف اور رنج اور نفرت نہو۔

دفعہ ۶ ۔ راست گفتاری اور حصول علم اور اختیار نیک افعالی اور ضبطی حواس ظاہری اور باطنی اور قوائے افعالی جانب لذات محسوسات سے اور امداد دنیا ہر خاص اور عام کو محبت اور مروت اور شجاعت سے اور تمامی مخلوق کو یکسان تصور کرنا اور ایسی حرکت نہ کرنا کہ جس سے کسی کی دل شکنی اور باعث ملال ہو وہی کا نام عبادت اور ریاضت ہے اور اسکا مرتبہ سب سے زیادہ قرار دیا گیا ہے

شعر سعدی راستی موجب رضائے خداست * کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست ۔

دفعہ ۷ ۔ خودی کو دور کرنا اور خاک میں ملجانا یعنے اپنے کو مٹا دینا یہ وہ درجہ ہے کہ شاہ بوعلی قلندر اور مولوی روم کی شعرین پڑھنے سے معلوم ہو ویگا اشعار تا تو کی کے یار گردد یار تو * چون نباشی یار باشد یار تو * تو مباش اصلا کمال این است و بس * تو در و گم شو وصال این ست و بس * ہر کہ این پندار سن عاشق شنید * بیشک اندر محفل جانان رسید * ہر کہ او از خویشتن بیزار گشت * بیشک آنکس محرم اسرار گشت

اب زیادہ توضیح فضول ہے اور قول فضول محض بے ضرور ہے ۔

نمبر ۱ بیان بدیا اور اودیا اور ہر چہار اوستہا اور وقوع اقسام خواب اور توضیح اُسکی اشکال موقوعہ کا

بیان اودیا دفعہ ۱ ۔ اودیا وہ ہے کہ جس سے توہمات پیدا ہوں اور فانی اور ناپائدار چیزوں پر رغبت ہوا کرے اور جو اسباب تعلقات اور گرفتاری کو مہیا کرے اور بیم و رجا کے بے حقیقت اجزا کو باحقیقت دکھلاوے اور راہ راست سے ٹیڑھی راہ پر بھٹکاوے اُسی کا نام اودیا اور جہل اور بےعلمی ہے ۔

بیان بدیا دفعہ ۲ جس سے وہم اور شک اور حیرت اور حسرت دفع ہو اور جس سے اودیا کو مع اُسکے تعلقات کے فنا سمجھے اور جس سے حواس عشرہ اور قوائے افعالی یعنے ۱۴ ۔ اجزا مفصلہ ذیل ایک رائے ہو کے فرمان برداری کریں اور محسوسات کی طرف میل نہ کریں گو کہ انتہائے نظر تک سیر کریں وہ بدیا ہے اور علم اور دانش تفصیل چودھوں اجزائے کے موکلوں کا ۱ قوت باصرہ ۲ قوت سمع ۳ قوت شامہ ۴ قوت ذائقہ ۵ قوت لمس ۶ دل ۷ چت یعنے حاکم قوت متخیلہ ۸ بدہ یعنے قوت مدرکہ ۹ اہنکار ۱۰ نطق ۱۱ قوت دست ۱۲ قوت پا ۱۳ قوت آلہ تناسل

۴۴ قوت منعقدہ دفعہ ۳ بیان چارون اوستھا یعنے ناسوت اور ملکوت اور
جبروت اور لاہوت جب چودھون ہوکلان متذکرہ بالا حالت بیداری مین یعنے ناسوت
مین تمیز محسوسات کے بموجب شرائط مندرجہ حکمت علمی اور عملی کے کرین اُسکو جاگرت اوستھا بولتے ہین
دفعہ ۴ ۔ جب جیو آتما ہمراہ قواء انفعالی کے حالت خواب مین جسم کثیف کو چھوڑ جسم لطیف سے سیر
کرتا ہے اور خواب اقسام و انواع کا دیکھتا ہے اُسکا نام سپن ہے اور اسی حالت کو حکماء یونانی
ملکوت اور عالم خواب کہتے ہین ۔
دفعہ ۵ ۔ محو ہونا اون چودھون اجزاء بالا کا جیو آتما مین اور نہ دیکھنا کسی قسم کا خواب عالم
اسباب اور غیر اسباب اور ظاہر اور پوشیدہ اور مجازی اور معنوی اور سفلی اور علوی او سچا اور
اور جھوٹا یہ حالت سکھپت یعنے جبروت ہے بلکہ خواب غفلت اور بیخبری سے موسوم ۔
دفعہ ۶ ۔ ان تینون حالتون سے گذرنا اور آتما یعنے نفس ناطقہ کا محو ذات پاک مین ہونا اور
مین اور تو اور وہ سبکا خیال چھوڑنا اور خوف اور امید سوا اور جاگتے اور مرنے اور جینے کا نہ رکھنا اُسکا
نام تریا اوستھا اور اشراق اور حکمت اور کمالات مزید بران اور جو نام اسکے قرار دیے گئے وہ ہر دو
عین علم اور گیان ہے اور معرفت اور استغراق ہے اور اسی کا نام حکماء یونانی لاہوت کہتے ہین ۔
بیان خواب دفعہ ۷ ۔ آتما جب مایا سے تعلق پکڑتا ہے اسوقت جسم اور صورت اور رنگ اور
روپ قبول کرتا ہے اجیو آتما موسوم ہے اور تمام افعال محسوسات کا کرتا ہے اور اکل اور شرب اور
تمام معاملات ظاہری اور باطنی کا عامل ہوتا ہے اس حالت کو جاگرت کہتے ہین اور جب تمامی سے
سیر ہوتا ہے عالم سپن مین جاتا ہے اور سپن کی حالت مین آپ اپنی اشکال انواع و اقسام کی بناتا ہے
اور بلغیر اعانت دوسرے کے آپ لذت نیک اور بد حاصل کرتا ہے ۔
دفعہ ۸ ۔ سکھپت کی حالت مین نہایت آرام اور آسایش ہوتی ہے اور تعینات ظاہری اور
معنوی اسمین کچھ نہین رہتی اور تمام عالم سے غفلت ہوجاتی ہے ۔
دفعہ ۹ ۔ جیو آتما تمامی اعمال کے فاعلون کو اپنے ہمراہ رکھتا ہے اس سبب سے کبھی عالم
سپن مین جاتا ہے اور خواب دیکھتا ہے اور کبھی عالم جاگرت مین آجاتا ہے ۔
دفعہ ۱۰ ۔ بدن کثیف عبارت جاگرت اور بدن لطیف عبارت سپن اور اودیا عبارت سکھپت سے

سے ان تینون اجسام سے بچون کی طرح کھیل کرتا رہتا ہی۔

دفعہ ۱۱ - جب اُن تینون اجسام سے نکل کے محویت اُسمین ہوتی ہے جو کہ قسمت پذیر نہین ہے اور پیدا کرنے والا اور زندہ رکھنے والا اور فنا کرنے والا تینون حالتون کا ہے تب جیوآتما سے آتما ہو جاتا ہی پس اسی درجہ کا نام تریا ہی۔

دفعہ ۱۲ - ان تینون حالتون سے جو جدا ہی اور سب مین شامل ہی اُسی کا نام آتما ہی۔

دفعہ ۱۳ - جیوآتما حالت سکہپت مین اور برمہ حالت جبروت مین ایک ہو کے لذت سرودری حاصل کرتے ہین اُسوقت دوئی درمیان مین نہین رہتی ہی اور تفریق جزو اور کل کی معذور ہوجاتی ہی۔

دفعہ ۱۴ - حالت سپن مین آتما دراک لطافت کرتا ہے اور لطافت حواسون سے ادراک محسوسات لطیف کا اور روشنی قلب اور ہرن گربھ اسی حالت سے مراد ہی۔

دفعہ ۱۵ - حالت سکہپت مین اعتبار واحد اور جمع اور غیریت کا نہین رہتا اور حواس کسی طرف مطلق متوجہ نہین ہو سکتے جیوآتما اور آتما ایک ہی ہو جاتا ہی اور دانائی سے پُر ہو جاتا اور کمال حالت سرور مین جا رہتا ہی۔

دفعہ ۱۶ - بیان اشکال وقوع خواب ہائے ہر قسم

راقم کو جتانا اس امر کا بدل منظور ہے کہ ہر شخص خواب دیکھتا ہی مگر جس شخص سے اُسکی اصلی کیفیت استفسار کرتا ہے کوئی واقعی شرح نہین کر سکتا عمدہ عمدہ عالم اور فاضل اور پنڈت اور فقیر اسکے اظہار سے متعذر اور مجبور رہتے ہین لہذا حال مفصل لکھا جاتا ہی تاکہ عوام بلا اعانت غیرے صرف انھین دفعات کے معائنہ سے فائز المرام ہون۔

دفعہ ۱۷ - انسان کے جسم مین جو دل ہے اسکا خاصہ اُسکے بیان مین درج ہو چکا ہے یہان بھی شمہ اُسکا لکھا جاتا ہے واضح رہے کہ دل آفتاب جسم کا ہے اور حواس اُسکے شعاع یعنے کرن ہین طلوع آفتاب دل سے سب شعاع نمود ہوتی ہین اور غروب سے سب اُسمین سما جاتی ہین قس علی ہذا جب آدمی خواب غفلت مین ہوتا ہے حواس ظاہری اپنے افعال سے معطل ہو جاتے ہین پس اُسوقت نہ کچھ دیکھتا اور نہ سُنتا اور نہ سونگھتا و نہ لمس و نہ کسی عضو سے محسوس کرتا اُسی

حالت کا نام سواپ ہی سواپ کے معنی ہین کہ اپنے تئین آپ پاتا ہی

دفعہ ۱۸ - حالت سکھپت یعنے خواب غفلت ہین جیو آتما جو دل مین مقیم ہے پرم آتما کے پاس پہونچتا ہی یعنے اپنے عین الکمال مین ملجاتا ہی اور حالت بیداری مین جو کہ دیکھتا اور سنتا اور چکھتا یا ذائقہ کرتا ہی حالت سپن مین اُسکو مکرر تحقیق کرتا ہی اور تخیل سے نادیدہ اور ناشنیدہ بھی دیکھتا ہی بسبب اسکے کہ جیو آتما فاعل ہر فعل کا ہی اور جسم کثیف سے جدا ہو کے جسم لطیف سے مثل اپنی عادت کے فعل اور تمیز کرتا ہی اور اُس حالت مین ایک رگ موسومہ افضل العروق کہ جس سے صفرا پیدا ہو کر دل مین آتا ہی وہ راہ آمد و رفت حواس ظاہری اور باطنی اور قوا افعالی بند کر دیتی ہی بدینوجہ کوئی خواب نظر نہین آتا اور نہایت سرور حاصل ہوتا ہی اسکا نام سکھپت ہی اور برعکس اسکے واقع ہونے کے خواب دیکھتا ہے اُس حالت مین تمام حواس اسطرح بے حس ہوجاتے ہین کہ جیسے پرندے درخت پر وقت بسیرے کے آرام کرتے ہین -

دفعہ ۱۹ جب روح حیوانی باہر سے اندر کی طرف متوجہ ہوتی ہے اُس حالت کا نام خواب ہے حقیقت اُسکی یون ہے کہ جب ابخرے کثرت سے دماغ کی طرف بسبب رطوبت بدن کے جاتے ہین حواس ظاہری ادراک محسوسات سے باز رہتے ہین اُسوقت طبیعت آرام کو چاہتی ہی اور کاہلی ہوجاتی ہے پس تمام قوا اپنے افعال سے باز رہتے ہین جب کسی متنفس پر خواب کا غلبہ ہوتا ہے حواس ظاہری معطل ہوجاتے ہین اور حس مشترک اُس حالت مین فارغ اور محض بیکار رہتا ہے اور کوئی کام اُسکے ہاتھ مین نہین رہتا کیونکہ نیند کے وقت طبیعت غذا کے ہضم کرنے کو متوجہ ہوتی ہے اور آرام طلب کرتی ہی اُس حالت مین نفس اور حواس ادراک معقولات سے معطل ہوجاتے ہین پھر قوت متخیلہ لوح حس مشترک کو صور محسوسات سے معرا پاتی ہے پس جس قدر کہ صور محسوسات اُسکے خزانے مین ہوتے ہین لوح مشترک پر نقش کرتی ہی اُسکا نام خواب ہی -

دفعہ ۲۰ دیکھنے والا خواب کا چند اقسام کا خواب دیکھتا ہے اُس وقت سمجھتا ہے کہ یہ سب ظہور حالت بیداری مین ہوتا ہے اور اپنے کو بیدار سمجھتا ہے بعد تحقیقات عقلائے خواب کی تین قسمین مقرر کی ہین اول رویائے صادقہ - دوسرا رویائے معبرہ - تیسرا اضغاث

اور احلام

دفعہ ۲۱ - رویاے صادقہ کی تعریف یہ ہے کہ جو کچھ خواب مین دیکھے وہی پیش آوے طریقہ نمود اُسکا یہ ہے کہ نفس ناطقہ اُس حالت مین کسب اشباہ عالم عقول اور جوہر عقلیہ سے کرتا ہے پس جو دیکھتا ہے سچ ہوتا ہے الفاظ عالم عقول اور عالم روحانی اور جوہر روحانی اور لوح محفوظ مترادف ہین پس سمجھو کہ جسکے نفس ناطقہ کا آئینہ زنگ لوثات اور مکدرات سے صاف اور مستجل ہوگیا ہوا ور جبکو فرصت اور فراغت حواس ظاہر کے اشتغال سے زیادہ تر ہوگی بیشک عالم عقول سے اُسکا نفس ناطقہ متصل ہوکر جس قدر صور ہین کہ اُسکی لوح محفوظ مین ہو دیکھنے سکیگا - ۲ - جیسے کہ مقابل اُس آئینہ کے جسمین کوئی نقش یا تصویر ہو دوسرا آئینہ رکھا جاے اور وہ بھی مثل اُسکے صاف ہو ایک کا عکس دوسرے مین پڑے اُسی طرح سے آئینہ لوح محفوظ کے نقش آئینہ نفس ناطقہ مین ہوجاتے ہین پھر قوت حافظہ حفاظت کرتی ہے جب تک کہ وہ خواب سے بیدار ہو بدینوجہ جو وہ دیکھتا ہی سچ ہوجاتا ہی اور جو کہتا ہی صحیح ہوتا ہی قوت متخیلہ اُسمین کچھ اپنا تصرف کرنے نہین پاتی بدین نظر اسکا نام رویاے صادقہ ہی -

دفعہ ۲۲ رویاے معبّرہ کی تعریف یہ وہ ہے کہ جسکی تعبیر بعینہ واقع نہو بلکہ ضد پھر یا ہمشکل اُسکے ہو ۲ - جب قوت متخیلہ کسی کی قوی ہوتی ہی اور نفس ضعیف پس قوت متخیلہ سبقت کرکے نفس ناطقہ کے دیکھے ہوے کو اُس حالت سے بحالت غیر تبدیل کردیتی ہی اور مانند اُسکے کوئی اور صورت بنالیتی ہی - ۳ - قاعدہ ہے کہ جب ذہن مین ضعف ہو ملتے ہے اُس حالت مین جو خواب دکھیتا ہے اُسکی ضد پر ذہن انتقال کرتا ہے یا مثل اُسکے دکھیتا ہے -

دفعہ ۲۳ اضغاث اور احلام کی تعریف اسکے معنی ہین خواب ہاے پریشان کہ جسکی تعبیر نہو اسکے وجود محض بے اصل ہین کیونکہ اس قسم کے خواب بسبب زیادتی آلائش دنیا کے نظر آتے ہین اصطلاح فلاسفہ مین مذکور ہے کہ جنکے افکار نامعقول ہین وے ایسے خواب دیکھتے ہین - دیکھو بیان الف غیاث اللغات اور بیان خواب انوار نا متناہی ہین -

نمبر ۱۱- بدیہہ مکت اور جیون مُکت کی شرح کہ جسکے شرف علم اور عمل سے راجہ جنک بدیہ ثانی بن سکتا ہے

دفعہ ۱- مکت عجیب کیفیت کا نام ہے اصلی معنی اُسکے سرور دائمی ہین اور تعینات سے
دل کو دور کرنا اور خواہش سے آزاد ہونا یہی مُکت ہے اور پابند حواس رہنا اسی کا نام بندھن ہے۔
دفعہ ۲- اب اقسام مکت ظاہر کی جاتی ہے پرمیشر مین ملجانے کی راہ دکھلائی جاتی ہے جسکو
شوق ہو عمل کرے اور جسکو ذوق ہو استعمال مین لاوے پہلی قسم کا نام جیون مُکت ہے کہ جسکے
معنی ہین کہ عین حیات آزادی ہوجاوے اور دوسرے نوع کا نام بدیہہ مکت ہے کہ بعد انتقال
آزادی ہوتی ہے **تشریح جیون مکت** صاحب جیون مُکت کو جہان اور جہانیان سب
دکھلائی دیتے ہین مگر اُسکے تصور مین سب معدوم معلوم ہوتے ہین جیسے کہ سورج وقت
شام کے باآنکہ انتقال کلی نہین کرجاتا لیکن نظر نہین آتا ہے اور ایسے شخص کا کاروبار دنیا
کوئی ہووے یعنے جیساکہ دنیاداروں کا دستور ہی رہتا ہے مگر تمام مخلوق مین اُسکو آتما ہی
نظر آتا ہے اور رنج اور راحت سے وہ متغیر نہین ہوتا یکسان اپنا حال رکھتا ہے اور کسی کی صحبت
سے اُسکو گریز نہین ہوتی و نہ کسی کی ہمنشینی سے خوشی کیونکہ دوست و دشمن مین اُسکو امتیاز ہی
باقی نہین رہتی کیونکہ حسد اور بغض اُسکے انتشکرون سے نکل گیا رہتا ہے اور جیون اور مرن کو
بھی برابر تصور کرتا ہے۔ **تشریح بدیہہ مکت** یہ درجہ اُس شخص کو نصیب ہوتا ہے جسکو
جیون مکت نصیب ہوگئی ہو اور دم واپسین کے وقت مین کسی شئے کی تمنا باقی نہ رہگئی ہو
یعنے جسقدر اشیاے خواہشی ہین سب کو وہ پہلے ہی سے ترک کرچکا ہو ایسا شخص بعد
مرنے کے اپنی اصل سے جاملتا ہے یعنے جو کل شئے مین محیط ہے اُسمین سماجاتا ہے جو بیان
احاطۂ تحریر اور تقریر سے باہر ہے یعنے یہ وہی ہوجاتا ہے کہ جو بیان آتما کا ہے فقط بہ تمثیل
اس بیان کے ایک حکایت الکھ امواج مین لکھی ہے خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ اندر دلومن نامی ایک
راجہ اہلا نام اپنی جورو سے جو نہایت حسین تھی مسرور رہا کرتا تھا اندر نام ایک شخص اُس شہر
مین بستا تھا اُسنے روایتون مین سُنا تھا کہ اہلا نام زوجہ گوتم رکھیشر پر اندر راجہ دیوتان

عاشق ہوا تھا پس مجھپر بھی فرض ہے کہ بلحاظ ہم نامی راجہ کی زوجہ اہلا پر عاشق ہوکر اپنا تصرف کرون
چنانچہ اُسنے ایسا ہی کیا اور جب اُسکا عشق ظاہر ہوا زوجۂ راجہ بھی اُسپر عاشق ہو گئی آخرکار
غلبۂ عشق نے جسطرح دونون کے دل کو ملایا تھا دونون جسمون کو بھی ملا دیا اور ہر قسم کا خوف
اور شرم درمیان سے نکل گیا الغرض راجہ کو جب خبر ہوئی عقوبت ہاے نوع بنوع اُنپر کی
تاہم اُنھون نے اپنے غلبۂ عشق سے کتائی باہم کو نہ چھوڑا تب واسطے فہمائش کے راجہ نے
طلب کیا نتیجۂ فہمائش پر دونون کا جواب یہ ہے کہ ہم عشق کی بدولت دو سے ایک ہو گئے
اور رنج اور راحت جسمانی کو چھوڑ روحانیت مین پہونچکر بیغم ہو گئے اب ہم نہین جانتے کہ تو کون ہے
اور کیا ہے ہمارا دل جو باہم ملگیا ہے کسی طرح جدا نہین ہو سکتا تو سمجھ کہ یہ عشق جسپر ہم سوار ہین ایسا
بیباک ہے کہ دوزخ سے نہین ڈرتا اور ایسا غنی ہے کہ بہشت کو نہین چاہتا ہے
اور سواے معشوق دوسرے کو دیکھنے نہین دیتا تم بدن کو تکلیف دیا چاہتے ہو ہم پہلے ہی سے
اُسکی محبت چھوڑ چکے ہین ہمارا دل ہزارون بدن سے خوبصورت بنانے کو قادر ہے اور ہم وہ شئے ہین
کہ بدن کے معدوم ہونے سے معدوم نہین ہوتے ہین۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جب آتما سے ایسی
محبت کرے کہ اپنے کو بھول جاوے تب وے درجے نصیب ہوتے ہین۔

دفعہ ۳ اگیان کے سبب جسم سے محبت کر غم اور خوف ہوتا ہے اور جب گیان نصیب ہوتا ہے
انند روپ کے درجے کو پہونچتا ہے۔

دفعہ ۴ کرمون سے بالکل کنارہ کش ہو جانا گیانیون سے بھی غیر ممکن ہے پھر اگیانی کس طرح سے
ضوابط اسکا ہو سکتا ہے۔

دفعہ ۵ ہر قسم کا فعل متعلقہ جسم انسانی مثل خورد و نوش و خواب و بیداری وغیرہ اور نیز اُنکے
لوازمات کے حصول کی کرنا اور نیز محافظت اور نیز جنکے سبب سے بظاہر یہ سامان مہیا ہوتا ہو
اُنکی خدمت کرنا جبتک حیات ترک ہو نہین سکتا چنانچہ فقرا بھی ضروری سمجھکر خواہ مخواہ کرتے رہتے ہین
پس دنیادار کس طرح اُسنے بری ہو مگر دل سے اُنکو فانی جاننا اور دوا یا استعمال کرنا جیون مکت کے
درجے مین پہونچاتا ہے اور یہ تیسری سیڑھی اُس کوٹھے کی ہے۔

دفعہ ۶ جب تک آدمی اپنے کو فاعل ہر فعل کا سمجھتا رہیگا پابند محسوسات رہیگا اور جب تک

خواہشین اشیاے فانی اُسکے بطون مین رہینگی حصول مدعا سے وہ بہت ہی دور ہے جب یہ دونون
نقص دفع ہوجاوینگے صفت آزادی کی اُسمین حلول کریگی پس اُسی مرتبہ کا نام مکت ہے

دفعہ ۷ صفائی دل سے شاہد مقصود کا جلوہ نظر آتا ہے اور بحالت خواہش کامل وہ خود اپنے
جمال باکمال دکھلانے سے دریغ نہین کرتا اور جسکو بسبب کثافت عقل کے علانیہ نظر نہین آتا مگر
جبکہ اپنا تصور وہ کما حقہ مضبوط رکھیگا وہ خواب مین دیکھ سکتا ہے اور عالم ملکوت یعنی خواب مین
اسطرح نظر آویگا جیسے کہ متحرک اور ساکن پانی مین اپنا مُنھ نظر آتا ہے پس اُس حالت مین حق کو
مثل روشنی اور عالم کو مثل سایے کے دیکھیگا نور حق دیکھنے کے تین درجے ہین اول واوسط وادنی
اول مرتبہ عارفون کا ہے کہ دل کے آئینے مین اپنے کو آپ دیکھتے ہین اور دوسرا اور تیسرا مرتبہ
سالکون کا ہے کہ پرماتما کے دھیان کے شرف سے فائز المرام ہوتے ہین -

دفعہ ۸ جو عارف محسوسات سے جدا ہوکے محویت پیدا کرتا ہے اندوہ ہوجاتا ہے پس ہر شخص کو
واقف ہونا چاہیے کہ وہ بالاتر عقل اور حواس سے ہے پس حواس سے دل کو اور دل سے عقل کل کو اور
عقل کل سے اُس ذات پاک کو جو بے نشان ہے تصور کرکے اس ترکیب سے عاقل تمام قیود سے بری ہوجاتا ہے
اسی کا نام جیون مکت اور ودیہہ مکت ہے -

دفعہ ۹ ہر شخص نے کیفیتین راجہ جنک بدیہہ کی سُنی ہین زیادہ لکھنا فضول ہے ہر کہ و مہ کو
لازم ہے کہ شوق پیدا کرے کہ ویسی ہی کیفیت اور ویساہی درجہ نصیب ہو -

نمبر ۱۲ بیان نہ جگانے سوتے ہوئے آدمی کو کہ جسکی توضیح نہایت فائدہ بخش اور سود مند ہے

جب آدمی سوجاتا ہے تمام حواس ظاہری او باطنی اور قواء افعالی دل سے ملجاتی ہین اور اپنے اپنے مقامات
کو چھوڑ کر رہتے ہین جب اپنی خوشی سے آدمی جاگتا ہے حواس آہستہ آہستہ اپنے اپنے مقام پر حاضر ہوتی ہین اور
ناگاہ جگانے سے احتمال رہتا ہے کہ کوئی قوت یا حواس اپنے محل پر پہونچ نہ سکے جس باعث سے اُسکی آنکھ کی بصارت
یا کان کی سماعت مین خلل ہوجاوے قس علی ہذا دوسرے حواسون کی نسبت بھی ایساہی سمجھنا چاہیے ایسے
مرض کا علاج حکما سے بھی نہین ہوسکتا ہے دیکھو صفحہ ۲۱۹ الکھ پرکاش کا -

دفعہ ۲ اکثر دھیانی بنظر اسکے کہ عوام اُسکو نہ چھیڑین اپنی آتما کے دھیان مین مثل آدم خوابیدہ کے

ظاہر اسوجاتے ہین اور سرور رلا انتہا مین مست ہو جاتے ہین اُس وقت اُنکو جو کوئی جگادیتا ہو
اور وہ اپنی بیخودی سے جبر یہ جاگتے ہین اُنکو ایسا شاق گذرتا ہے کہ قہر درویش برجان درویش
ایسے ہی موقع کی مثل ہے پس ایسے موقع کا جگادینا نہایت گناہ عظیم ہے کیونکہ ایک شخص
مسرور کو مغموم کردیتا ہے۔

دفعہ ۳ اسی جگادینے کا وہ نتیجہ ہوا کہ جسکے واسطے سری مت بھاگوت مین راجہ پرکھیت
کی کتھا کا نشان دیدینا کافی ہو۔

دفعہ ۴ بیان مین اقسام خواب مختص رویاے صادقہ کے درج ہے کہ حالت خواب مین
نفس ناطقہ واسطے ملاحظہ نقش اور نگار جو اسون کے تشریف لیجاتا ہے اور اپنی خوشی سے آمد و رفت
رکھتا ہے حالت جگادینے انسان کی بغیر جگنے اُسکے ایک قسم کی کلفت اُس پرماتما کو بھی ہوتی ہے
لہذا سوئے ہوئے آدمی کو جگادینا زیادہ تر ممنوع ہے۔

نمبر ۱۳ بیان اسم اعظم یعنے اجپا جاپ کہ جسکو شغل پرنو کا کہتے ہین اور
بید وان اور بیدانتی کا اسی طریقہ پر عمل ہوا کرتا ہے

چونکہ امور مخفی اور اسرار علمی کا ظاہر کرنا اپنے فیض رسانی اور فیض بخشی کا ایک شمہ ہے لہذا اس
بیان مین اسم اعظم کا ذکر لکھا جاتا ہے کہ جسکا مختصر ذکر بیان آٹھ تا سی کی دفعہ ۳ مین لکھا ہوا ہے۔

دفعہ ۱ بید مین لکھا ہوا ہے آدم تت ست یہ نام پرماتما کے مہا او تم ہین اور عوام صرف
کتابون مین نام اسم اعظم کا پڑھتے ہین مگر تلاش کرنیکی جہد اتنی نہین کرتے کہ اس عمل سے عرفان
کے درجے مین پہونچین۔

دفعہ ۲ ذکر کرنا اسم مذکورہ کا تین صورت سے مقرر ہے ۱۔ بلند آوازی سے کہ دوسرا سُنے
۲۔ آہستہ زبان سے کہ غیر نہ سُنے یہ مرتبہ اوسط ہے ۳۔ بغیر حرکت زبان کے دل سے کہے کہ یہ
مرتبہ اعلیٰ تر ہے اس ترکیب سے جو عمل کرے گناہون سے پاک ہوکر عرفان کا مرتبہ پاوے
اور اسم بزرگ کی اجپا جاپ سے جو جو کشف اور کمال چاہیگا بلا تردد حاصل ہوا کریگا باقی رہی تعریف
اس اسم عظمیٰ کی تمامی بید اور بیدانت اور الکھ پرکاش اور گیان ساگر مین مالا مال ہے زیادہ لکھنا

سلام کلام ... سرکی ... اندر ... بست دل اندر ...
یہ ... سو ... کھوجے

کوئی کار بیکار کوئی حاجی ہو جی کر کے
کوئی کاشی پراگ مین ڈھونڈھے
کوئی دوار کا کو دوارے + دلبر یار
بست دل اندر ہے + ۱۴

آفتاب کو آئینہ دکھانا ہے عامل کو عمل سے خود بخود معلوم ہو جاویگا اور جو بیان مختصر مین ہو سکے
مطول کرنے سے کیا حاصل کیونکہ یہ بیان متعلق عمل ہے نہ منحصر اوپر سماعت اور قرأت کے۔

دفعہ ۳ حاصل امر تو یہ ہو کہ وہ تمامی اسماء سے منزہ ہے اسکا کوئی مختص نام نہین اور سب نام
اسی کا ہے فالعلاوہ اسمار بالا متقدمین نے سوہنگ و ہنس ہنس درام بحذف میم اور بجاے میم
نون غنہ ان تین نامون کو بھی اسم اعظم قرار دیا ہے اور نانک شاہ نے (واہگرو) کی لفظون کو
اسم اعظم بنایا ہے الغرض عاملان اس فن کو صرف طبیعت رجوع ہونے کے واسطے ایک ذریعہ
عمدہ مقرر کر دیا ہے ہر چند کہ اسمین مفاد بھی بہت سے ہین خاما گیانی اور آتما شناس انکی جانب
توجہ کامل نہین کرتا ہے اور چونکہ قاعدہ یہ ہے کہ جس شے اور جس نام پر تشفی کرکے اپنا مفاد اور
صورت کامیابی یا نقصانی سوچے گا صرف اس تشفی کا یہ شرف ہے کہ حاصل مقصود کو برای العین
کر دیویگا یعنے جیسا ہی اسکا تصور واثق ہو جاویگا ویسا ہی ماحصل اسکا ظہور مین آویگا
بشرطیکہ عقیدے مین اپنے کچھ رخنہ نہ ڈالے ہندی مثل ہے سبھا سنگ پھل دائکنگ گوسائین
تلسی (اس صاحب کا دوہا ہے + آپن امین لاے کے تریا پوجت ہین بسیت + سو پھل ہوت
مین کامنا تلسی پریم پرتیت + فارسی مثل ہے + اعتقاد مین نیس است پیر من خس است +
تشریح اسی واسطے ضرور ہے کہ کسی خطرے کو بھی اپنے دل مین جگہ نہ دیوے جیسے کہ ہیضہ کی
فصل آمد مین بہتیرے خوف کو اپنے پر غالب کر لینے سے اسی کیفیت کو فائز ہو جاتے ہین کہ
مریضان مبتلاے ہیضہ کی حالت ہو تی رہتی ہی۔

دفعہ ۴ تم آزما کے دیکھ لو کہ کسی شخص سے کہ جن دو شخصون کے درمیان عداوت قلبی ہو
اور جو دل ضعیف رکھتا ہو کہدو کہ فلان دشمن تمہارا کسی عامل کا فریب کچھ ترکیب کراکے تمہاری
جان لینے کی فکر مین ہے۔ گو تم غلط کہدوگے مگر وہ ضعیف القوہ اور خام دل صحیح سمجھکر ویسی اپنی
حالت رفتہ رفتہ بنانا از جانب خود شروع کریگا یعنے اندک سردی اور گرمی اور ناسازی طبع مین
اسکا جو مفہوم بد اور عقیدہ ناقص جانب اپنی جان اور دشمن کے ہے اس تصور مین عجب نہین ہی
کہ اپنے کو جلد مسافر ملک بقا کرے بشرطیکہ کوئی شخص ہر روز دندغہ بسخنان مخوف اسکو دلایا کرے
تاکہ اسکے اعتقاد مین فتور گھٹنے نہ پاوے کیونکہ جب عقیدے مین فتور پڑ جاویگا نتیجہ متضاد پاویگا۔

دفعہ ۳ علیٰ ہذا القیاس کسی چیز کا نشیچی کسی کو کرادو اپنے عقیدے کا نتیجہ ضرور پا دیگا دیکھو جگت مال پوتھی مین
کہ صدہا جاہلون کو بے قرینہ عقل کی امداد سے کوچہ گردی بارگاہ پرماتما کی کیفیت کا مختصر وقوف حاصل ہوگیا ہے۔
الغرض پرمیشر نے نشیچی کو بڑی عزت اور درجہ اعلیٰ بخشا ہے اور تعلق خاطر کو عجب فخر عطا کیا ہے۔

نمبر ۴ بیان اقسام سیدھی اور طرز حالات کا اُسکے کہ جسکا عامل مختار جمیع اقتدارات ملقب ہوتا ہے

ریاضت پرماتما کی ایسی عمدہ تاثیر رکھتی ہے کہ انسان کو فرشتہ بنا دیتی ہے اور محنت شاقہ پرماتما سے بھی ملا دیتی ہے اسی کا وہ نتیجہ ہے کہ ہر قسم کے اقتدارات کا وہ مخزن ہو جاتا ہے اور شہنشاہ عالم کہلاتا ہے مگر عقلا نے اُن صاحبون کے حال پر کہ جو ریاضت شاقہ سے بھاگتے ہین اور پردہ دوئی کے نہ اُٹھنے کے باعث سے پیر نابالغ کہلاتے ہین اٹھارہ قسم کی سیدھین اُنکے حصول مطالب کے لیے بوضوح فرمائے ہین۔

دفعہ ۱ پوتھی سُکھ ساگر جو ترجمہ سری مت بھاگوت کی ہے اُسکے ایکادش اسکند کے پندرھوین ادھیاے مین لکھا ہوا ہے کہ سیدھی اٹھارہ قسم کی ہے آٹھ کلان اور دس خرد منجملہ ان چار سیدھی اور ہین کہ جو مردان مرتاض کو ریاضت کے نتیجے ہین پرمیشر عطا فرماتا ہے اُن اٹھارون کے طریقہ عمل کا لکھدینا اس خیر خواہ عوام ہند پر ضرور ہے کیونکہ اُنکے ماحصل کا ملنا متعلق بدھیان پرمیشر ہے۔

نمبر	قسم اور صفت	کیفیت حصول ہر ایک سیدھی
۱	صفت اپنی کو لڑکا بنالیوے	ہر پنچ عناصر مین گرمی اور سردی اور ہر پس اور شبدا اور سنتی القبدق دلی اور بتصور کامل معاینہ قدرت حق کرے یہ سیدھی نصیب ہو
۲	جسم خرد کو کلان بنالیوے	پانچون بھوت آتما اور پانچون تت کا جو دھیان دھرے یہ سیدھی حاصل ہو
۳	جسم کو مثل تنکے کے ہلکا بنا کر جہان چاہے اُڑتا پھرے	بیراٹ سروپ نارائن کا جو دھیان کرے۔ ایضاً
۴	جسم سبک کو گران بنا دے	چتر بھوجی چھوٹا سروپ کا دھیان چاہیے۔ ایضاً
۵	ہزارون کوس کا حال بیٹھے ہوے دیکھ لیوے	مہت تت روپ کا دھیان شرط ہے۔ ایضاً

۶	ہزارون کوس کی باتین سنے	اہنکار روپ کا تصور کرے یہ سیدھی حاصل ہو۔
۷	جو چیز جہان سے چاہے منگالیوے	بشن روپ کا دھیان کرنا مشعر حصول مطالب ہے
۸	سب دیوتا اطاعت مین رہین۔	باسدیو روپ کا دھیان ایضاً ایضاً۔

آٹھ سیدھی لکھی گئی باقی اور سیدھون کا وصف لکھا جاتا ہے اور طریقہ عمل یکجا دکھلایا جاوے گا ۹۔جسم پر ضعیفی آنے نہین پائی ۱۰۔جس جگہ طبیعت دوڑاوے طرفۃ العین مین پہونچ جاوے۔ ۱۱۔دوسرے کی شکل کے مانند اپنی شکل بناوے ۱۲۔اپنی جان کو دوسرے کے بدن مین لیجاوے ۱۳۔جب چاہے تب مرے ۱۴۔جس مقام پر جانے کی طبیعت چاہے اور جسکے ساتھ عیش کی خواہش ہو وہان جاکر عیش کرے۔ ۱۵۔جس چیز کے لیے خواہش ہو فی الفور موجود ہو جاوے ۱۶۔جسکو جو حکم دے وہ بجالاوے اور خود واقف حالات ماضی اور مستقبل اور حال کا ہو جاوے ۱۷۔دوسرے کی طبیعت کی بات جانے اور سردی اور گرمی زمانے کی موثر نہو ۱۸۔جلتی ہوئی آگ اور بڑھتا ہوا پانی کو روک دے اور زہر خوردہ انسان کو چاہے تو اُسکے جسم مین زہر کا اثر ہونے نہ دیوے۔ یہ اٹھارہ سیدھی مشہور ہین ۱۹۔جہان چاہے پیدا ہو ۲۰۔جسکو جس مرض کی دوا دیوے شفا ہو جاوے ۲۱۔جو کہے سو راست ہو ۲۲۔تب سیدھی اسکے حصول ہونے پر ریاضت مین مرتاضون کے کچھ کسی کا رخنہ کارگر نہین ہوتا واضح ہو کہ ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ نمبر کی سیدھیان باعث ریاضت کے مردان مرتاض کو حاصل ہوتی ہین اور باقی سیدھیین ہر شخص کو استعمال سے مل سکتی ہین۔

دفعہ ۳۔ اجمالاً توصیف عمل سیدھون کی یہ ہے اور دھیان مذکورۂ بالا مین درج ہے ا۔ اہنکار روپ کا دھیان کرنے والا دنیا کی خواہش چھوڑ کر نہایت خوش یعنے پرم آنند ہو جاتا ہے ۲۔سیت روپ پرمیشر کا دھیان دھرنے سے انسان پر ضعیفی کا اثر ہونے نہین سکتا ۳۔پرماتما کے دھیان سے دور کی بات سُنائی دیتی ہے ۴۔سورج روپے پرمیشر مین تصور قائم ہونے سے ہزارون کوس کی چیزین دکھلائی دیتی ہین ۵۔باو روپ پرمیشر کے دھیان سے چشم زدن مین جہان چاہے چلا جاوے۔ ۶۔جوگ بھیاس کرکے اگن مین من لگانے سے اپنی شکل حسب دل خواہ تبدیل کرنے کی مقدرت ہوتی ہے ۷۔انتشکرن مین آتما کے دھیان دھرنے سے دوسرے کے جسم مین اپنی جان لیجانے کی طاقت ہوجاتی ہے ۸۔ستوگن کے دھیان سے جسکے ساتھ چاہے عیش کرتا پھرے ۹۔سرپنج عناصر

دھیان کرنے والے جلتی ہوئی آگ اور بڑھتا ہوا پانی روک دے سکتے ہیں ۱۰۔ جو آدمی ہمیشہ انھون پہر اپنی طبیعت مین ہر ایک کام کا انجام متعلق بحکم اور اجازت پرمیشر کے سمجھا کرے ضروری اور لازمی اور شرطیہ ہے کہ سب کام اُسکا پختہ اور درست اور عمدہ اور بہتر ہو اور کسی امر مین زوال نہ آوے اور ہر دل عزیز قرار پاوے۔

دفعہ ۴ جو آدمی اندریون کو اپنے بس مین رکھکر سچے من سے پرمیشر کا دھیان کرتا ہے اور ہر فعل کا فاعل سمجھتا اور کل شے مین اُسکو محیط جانتا ہے اُسکے سامنے رِدّہیون سِدّہیون ہاتھ جوڑ کر کھڑی رہتی ہے۔

دفعہ ۵ پس انسان کو لازم ہے کہ آتما کا دھیان چھوڑ کر کسی دوسرے جانب کو نہ بھٹکے جب تک اوس دنیا کے تماشاے فانی کو نہ سمجھکر گرفتار تقلید گذشتگان اور گمراہون کا تھا اپنی عمر اُسکی ضایع اور بلاحساب رائگان گئی اور جب سے کہ پرماتما مین دھیان لگا کر اپنی خودی سے گذر کر منزل بیخودی کا مسافر ہوئیگا اُس دم سے شمار اُسکی زندگی کی ہووےگی۔ اے برادران ہند آتما نے بہت سے مقام پر نصایح اور وعظ فرمایا ہے کہ پنبۂ غفلت کو اپنے گوش سے نکال حاصل مدعا کی جانب اپنے دل کو رجوع کر وہ درجہ حاصل کرو کہ عوام مین افضل اور اعلی قرار پاؤ ویا اینہمہ حضرات غافل اور نیم عاقل کو جہ ضلالت سے باہر نہ آکر شراب بیخبری کے نشہ مین مدہوش ہو کر ایسے بیخبر اور متوالے خواب غفلت مین سو رہے ہین کہ خوف ملک الموت اور دہشت عاقبت اندیشی بالکلیہ اُنکے گوشۂ دل سے نکل کے مانند روح حیوانی کے سیاحی اور اوقات گذاری کو بہتر اور افضل سمجھتے ہین اب سے اے حضرات ہند ہوش مین آ کر عاقبت اندیشی سے شرف سعادت کو مین حصول مین درلاؤ اور لہو و لعبی اور بیفائدہ کامون مین اوقات عزیز کو ضایع نہ کرو۔ کیونکہ خوش وضعی اور محبت فرزند اور زن یا الفت والدین یا اُنس خوبان روزگار مانع آتما شناسی ہین۔

دفعہ ۶ راقم کو بجز تحریر نصایح اور کچھ سود نہین ہے اور یہ بھی خوب جانتا ہون کہ اس نقار خانہ مین طوطی کی آواز کو کون سُنتا ہے فاما چونکہ اس فقیر کا خمیر خلق رفاہ گمراہان خلائق ہے لہذا ضروری سمجھا گیا کہ اپنی جانب سے وعظ اور نصایح کے جو مدارج ہین اور اس برن پنجم کا لیست جو سب برنون کا عمیر اور سب برن مثل دانۂ مالا کے ہین انکو زیبا اور فرض ہے کر دیے اور لکھدیے جاوین

ہر چند کہ عوام کا دستور چاپلوسی اور خوشامد ہے مگر فقیر کو اس سے کیا مطلب بلکہ اسی چاپلوسی اور خوشامد کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام ہند مین سے طریقہ بیدانتی کا مفقود ہوتا جاتا ہے اور گمراہی کا سامان موجود ہوا آتا ہے تھوڑا سا غور کر کے سمجھو کہ اس ہندوستان یا بھارت سے ہفت اقلیم مین پہلے سب ہندو تھے اور ہر شخص بید پڑھتا اور دوسرے قسم کے علمون کے حصول سے متمتع ہوتا تھا جب سے حضرات برہمنون نے بید خوانی سے عوام کو غیر مستحق قرار دیا اور در پردہ اپنے ہم قوم کی افزائش عزت ملحوظ رکھی اسی دم سے علم و فضل ہند سے اٹھا اور دوسرے ملک والون نے لوٹ لیا اسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ سلطنت ہند باعث بےعقلی اور مشورت حضرات کوتہ اندیش گوہر گنجینش جواب تک مفتخر بننے سے باز نہین آتے غارت گئے اور اسی علم چھپانے کا ثمرہ یہ ہوا کہ ہزارون ہندو مسلمان اور کرشٹان ہو گئے اور تا ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے پس یارو تم بھی غور کرو کہ قابل تدارک یہ فرقہ ہے یا لائق تعظیم قطع نظر اسکے تم سمجھو کہ اگر تمامی ہندوون کو اپنے اصول مذہب سے واقفکاری ہوتی تو ایسا عمدہ مذہب چھوڑ کر دوسرا دین کیون قبول کرتے خیر ہر چہ گذشت بماضی پیوست یہ خون انھین حضرات ناقص العقل کی گردن پر باندھا گیا جنھون نے علمون کو مثل پارچۂ حیض کے چھپانا جائز رکھا پر ہمیشہ زندہ رکھے جناب منشی کنھیا لال صاحب الکھدھاری زاد لطفہ کو جنھون نے نہاخانۂ عدم سے بید کو ظاہر کیا اور عوام کی اطلاع کے لیے باین کم بضاعتی اپنے ہزارون روپیے صرف کر کے الکھ پرکاش اور الکھ امواج اور گیان پرکاش جو نثر جیسے ہر چہار بید اور جوگ بششٹ اور سری کشن گیتا کے ہین ترجمہ کر کے چھپایا ہے ورنہ اس مذہب کا درخت خشک ہوا جاتا تھا صرف منشی صاحب موصوف نے سرسبز اور شاداب کیا ہے ہند مین بہت سے امیر اور مالدار ہین مگر کسی کی توفیق نہین ہوئی کہ ان کتابون لکھوکھا جلد چھپوا کر عوام ہند کو کہ صاحب علم ہین تقسیم کر دین یا انکی ایسی اعانت یا دستگیری کرین کہ جناب موصوف اپنی قوت بازو کی اعانت پا دین

کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم ❊

تمبر ۱۰ بیان ما حصل کسب کمال و کشف اور معجزہ و بیا نیاں پر ماتما کہ جو درجہ جوگیشران نامی کو عطا ہوا کرتا ہے

راقم بیچارہ غور اور تلاش کے دریا مین غوطہ زن تھا کہ فقراکو کیونکر کشف اور کمال حاصل ہوجاتا ہی اسی غواصی مین پہلے صدف ہاے گوہر پسیدھون کے ہاتھ آئے مگر نفس ناطقہ نے انکو لڑکون کا کھیل تبلاکے اور اصلی کیفیت کی اس طرح پر ہدایت فرمائی کہ پابندان لذات محسوسات جو اپنے حواسون کو قابو نہین کرتے اور کور باطن ہونے کا اعزاز خود جمع کرتے ہین اُنکو چاہیے کہ اپنے حواس عشرہ کو ضبط کرین جب تخیل محسوسات کل دل سے جاتے رہینگے اور طبیعت اوپر تصور الٰہی یعنی دھیان کامل پر ماتما کے مستغرق اور مستقل مرتبہ اغراق کو پہونچ جاویگے اُسدم ہر قسم کی کمالیت اور کشف حاصل ہوجاویگی پس اس ترکیب سے بہتر کوئی دوسری تدبیر عمدہ نہین ہی۔

دفعہ ۲ دوسرا غوطہ جانب صحیح اور راست ہوجانے بیان عابدون کے ہوا تو نفس ناطقہ یون ناطق ہوا کہ راست گوئی ایسی عمدہ خاصیت رکھتی ہی کہ جب انسان ہمیشہ سچ کہنے کی عادت کریگا اور جھوٹ کبھی زبان سے نہ نکالیگا وہ جو بات کہیگا خواہ مخواہ پرمیشر اُسکو سچ کردیویگا یہ شرف راست گوئی کا ہی بیان مفصل اسکا بیان نمبر ۹ مین نہایت فصاحت سے لکھا گیا ہی دیکھو۔

دفعہ ۳ ایک امر اور یہ باقی رہجاتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ فقرا دوسرے کے اسرار دل پر آگاہ ہوجاتے ہین اسپر الہام یون ہوا کہ فقرا اپنی صفائی قلب سے کہ باعث ریاضت کے مجلی ہوگیا رہتا ہی پس جب کسی امر کا دریافت انکو منظور ہوتا ہے تو اُسے آئینۂ دل مین کہ محل پرمیشر کا ہے اور پرمیشر حاوی ہر مقام اور ہر مقام اُسمین محیط بدین دلیل کہ ہر جزو اپنے کل سے ہمیشہ ملا رہتا ہے بلا تامل انکو امر مستفسرہ با غور کروہ اس طرح پر آئینۂ دل مین نظر آتا ہے کہ وہ مقام مطلوب گویا برابر العین اور حرکات اور سکنات وہان کے روبرو ہوجاتے ہین پس دیکھنا چشم ظاہری اور چشم دل دونون یکسان ہے بدین نظر روشن ضمیران جن جن مدارج اور مقاصد کو چاہتے ہین حسب دلخواہ اپنے دکھیا کرتے ہین اور جب تک خواہش کرتے ہین وے کیفیتین بدستور قائم رہتی ہین ورنہ مثل افراد طاش اور گنجفہ کے ابتر کردیتے ہین کیونکہ ایسے خیالات اور تماشا کو وے لوگ محض پوچ سمجھتے ہین وجہ اُسکی یہ ہے کہ اگر وے اسکو پوچ نہ سمجھین اور اُسمین طبیعت کو رجوع لاوین تو وہ بھی پابندی محسوسات کی دل مین داخل ہوجاوین اور اُنکو تخیل محسوسات سے ہر آن کنارہ کشی کیے رہنا گویا کل مدار ریاضت اور تصوف کا ہے۔

دفعہ ۳ ہر شخص کو یہ مرتبہ مل سکتا ہے جو تخیل محسوسات کو ترک کردے اور دھیان پرماتما مین ہر دم مشغول رہے پس اے میرے برادران ہند اس امر حیرت انگیز کو نہایت غور سے معاینہ کر کے ایسی مشتاقی بہم پہونچاؤ کہ اس راز غیبی پر حاوی ہوکر خاتمہ مراتب پر بلا تکلف پہونچ جاؤ۔
شعر کر تو ایسی محنت اے نادان دل + تا نہووے آخرش تو پا بگل +

نمبر ۱۶ سولہ کلا جسم انسانی کا بیان کہ جسکی توضیح فرشتہ بناتی ہے اور وضاحت معنی اصلی نرگن اور سرگن کے

ہر ایک امر مخفی اور رمز محجب کو صاف صاف کہنا گویا آدمی کو فرشتہ بنانا ہے ہر ایک شخص کو شک اس بات کی ہے کہ فرشتے نورانی ہوتے ہین اور انسان خمیر آب و گل ہے تو وہ کیونکر فرشتہ ہو سکتا ہو اور وہ کون طریقہ ہی کہ راجہ جنک جو بدیہہ سو موسوم ہوے کہ جنکی روایت آج تک مشہور ہے اور وہ درجہ کسی کو میسر نہوا یہ کیونکر ممکن ہے فقط لہذا وہ عمدہ بیان جوابًا لکھتا ہون شعر خوشتر آن باشد کہ راز دلبران گفتہ آید در حدیث دیگران +

دفعہ ۱ پانچ حواس ظاہری اور پانچ حواس باطنی اور چار قواء افعالی اور ۱ پران اور ۱ دل جب تک یہ ۱۶ جدا جدا بدن مین موجود ہین ظاہرا بہیہ مکت حاصل نہین ہوتی ہے کہ لوازمہ بشریت کچھ نکچھ باقی رہتا ہی مگر معرفت اور گیان توحید سے باوجود موجود رہے جسم کے جیون مکت ہو جاتی ہی۔
دفعہ ۲ جیسے کہ پانی سب دریاؤن کا سمندر سے نکلکر نام اور صورت علحدہ قبول کرتا ہی آخر سب نام اور صورت چھوڑ کے پھر سمندر مین ملجاتا ہی اُسی طرح پرم آتما دیکھنے والا اس تماشا کا ہی بدن مین یہ سب کلا اور صورت پیدا ہوتی ہین اور اس سے تعلق رکھتی ہین اور اخیر مین اُسی مین سما جاتی ہین۔
دفعہ ۳ جب یہ ۱۶ کلا محو ہو کے اُسمین سما جاتی ہین اور نام اور صورت وغیرہ کچھ باقی نہین رہتا ہی تب وہ پرش کہلاتا ہی وجہ یہ ہی کہ اُسمین پر ہو جاتے ہین اور جب یہ ۱۶ کلا پھر ظاہر ہوتی ہین جیو آتما کہلاتا ہی غرض کہ محویت سے بے زوال اور آزاد جلوہ گرفتاری سے ہوتا ہی۔
دفعہ ۴ جو نام اور صورت اور رنگ وغیرہ رکھتا ہی وہ ۱۶ کلا کے اندر ہی اور سرگن کہلاتا ہی اور جو اس سے باہر ہی وہ نرگن ہی اور وہ جو مفہوم ذہنی ہی وہ دونون ہین ہی کیونکہ جسمین وہ نہوتا وہ موجود اور موسوم نہوا اور

وہ دونون سے باہر ہی بلکہ باہر سے بھی باہر ہی کہ جو موسوم ہی وہ وہ نہین ہی۔

دفعہ ۵ — جب تک ۱۶ کلا کے اندر عمل کرے جیو آتما اور بندہ ہی کوئی ہو اور جو ۱۶ کلا سے باہر ہو پرم آتما ہی کوئی ہو۔

دفعہ ۶ — اور جو نفی او اثبات کلا اور اُنکے شمار سے درگذرے وہ آتا ہے کوئی ہو دیکھو صفحہ ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ کتاب الکھ پرکاش مطبوعۂ گیان پریس آگرہ۔

نمبر ۷ — ابہگیان یعنے عرفان کی تعریف کہ جسکے استعمال سے اولیا اور مرد کامل عیار اور واصل پرماتما ہو جاتا ہے

بہگیان ایسی عمدہ شے ہے کہ جسکے علم او تیقن سے ہر فرد بشر اولیاؤن کے زمرے مین گنا جاتا ہے اور مرد کامل عیار اور واصل پرماتما خطاب پاوے واضح ہو کہ آتما نہایت خوش ہو کے اپنے پیروکارون کے لیے راہ راست عرفان بتلاتا ہی اور گمراہان طریقۂ معرفت کو کیا عمدہ ہدایت جو قابل دلنشینی ہی فرماتا ہی

دفعہ ۱ — حواس قابو کرنے سے جوگی اور دل کے قابو کرنے سے عارف کہلاتا ہی اور نہ لذات محسوسات اور ادراک مظنونات سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہی خطرات دنیا و عقبیٰ سے آزاد ہو کر عرفان کے گھوڑے پر سوار ہوتا ہے۔

دفعہ ۲ — اس طریقے کے پیروکارون کے لیے تین طریقے بید مین قائم کیے گئے ہین پہلا او پاشنا بمعنی عشق یعنی ایسی محبت صادق کرے کہ دوئی درمیان سے جاتی رہے دوسرا کرم کانڈ جسکے معنی ہین نیک افعال مین سعی کامل کرنا از روے علم معقول یعنی بید تیسرا گیان جسکے معنی ہین معرفت اسرار پرماتما۔

دفعہ ۳ — انسان جب پیروی حصول مدارج عرفان کی حسب ہدایت بالا کر کے منزل مقصود پر پہونچ جاتا ہے مراتبات سہ گانہ بالا از خود ترک ہو جاتے ہین۔

دفعہ ۴ — عارفون پر جہالت اپنا اثر نہین کر سکتی اور تمامی مخلوقات اُنکی نظرون مین یکسان اور مساوی نظر آتے ہین کیونکہ پردہ دوئی کا اُنکے دل سے اُٹھ گیا رہتا ہے اور جلوہ نور پرماتما اُنکے دل مین ہردم درخشان اور تابان بنا رہتا ہے۔

دفعہ ۵ - کسی طرحکا گنہگار اور سراپا عصیان سے بھرا ہوا ہو جب عرفان کے درجہ پر پہونچے
آتش سوزان عرفان اُسکے قصورات کے خرمن کو اس جلدی سے جلا کر پاک وصاف کر دیتی ہی کہ جیسے
سُنار میلے سونے کو جلا کے زر خالص بنا دیتا ہی اور جب زر خالص ہوئے گا بے بہا ہو جائے گا۔

دفعہ ۶ - عارف کو تمنائے دولت اور خواہش جاہ و ثروت اور التجا حشمت اور شوکت کچھ
نہین رہتی مستغنی ہر ایک خواہش سے عرفان کر دیتی ہی۔

دفعہ ۷ - ہر چند کہ عرفان سے کچھ دولت اور حشمت حاصل نہین ہو جاتی مگر عارف کے نزدیک
ان نعمتون کی کچھ قدر باقی نہین رہتی کیونکہ ان نعمتون کو وہ فانی اور ناپایدار سمجھتا ہی اور اپنی
خواہش کو اُنکی جانب رجوع نہین لاتا کیونکہ بنیاد خواہش متعلق حواس سے ہے اور عارف حواسون کا
ضابطہ ہوتا ہی اور بیگیان ایسی عمدہ شے ہی کہ تمام خواہشون کو جلا دیتی ہے۔

دفعہ ۸ - کرم کا کرنا اور چھوڑنا حسب موقع اور مناسب ہی جب تک خودی معدوم نہو کرم کو
کرتے رہنا چاہیے اور جسکی نظر سے دوئی جاتی رہتی ہے وہ کرمون سے آزاد ہو جاتا ہے
یعنی اُسکو پھر ضرورت کسی کرم کرنے کی باقی نہین رہتی۔

دفعہ ۹ - جو کہ کرم جوگ کرتا ہے وہ صافی دل ہو کر اپنے جسم اور حواس پر قادر ہو جاتا ہی پرماتما
اُسپر دیال ہو کر اُسکے ناقص اعمال کو حساب سے منہا کر دیتا ہی یہ بھی بیان ویسا ہی ہی کہ جیسے
تنکے کی اوٹ مین پہاڑ ہو دیکھو بیان نمبر ۲۶۔

دفعہ ۱۰ - برہم کا جاننے والا یعنی بیگیانی باوجودیکہ سب فعل کرتا ہے مگر اپنے کو فاعل کسی فعل کا نہین
سمجھتا بدین وجہ اُسکے افعال قبیحہ اُسکو گنہگار نہین کر سکتے ماسوا اسکے افعال قبیحہ کے گنہگار کرنے اور
نہ کرنے کی رمز کو وہ خوب جانتا ہے اور دنیا مین ایسے لوگ اپنے مسکن ابائی مین رہتے ہین
مگر عالم سے کشیدہ خاطر اور بیزار اور اُن پر تکلیفات یا خواہش دنیوی اپنا اثر نہین دکھلا سکتی
ہین جیسے کہ پانی اپنا اثر کنول کے پھول یا پورین کے پتے پر نہین کر سکتا باوصفیکہ ہمیشہ
وہ پانی ہی مین قیام رکھتے ہین۔

دفعہ ۱۱ - عارف افعال کے نتیجہ کی تمنا کو ترک کر اور ہر ایک تمنا سے آزاد ہو کر پرماتما سے
ملتا ہے اور تفرقہ کا گرفتار اپنے اعمال کا بدلا چاہا کرتا ہے لہذا وہ مقید رہا کرتا ہے۔

دفعہ ۱۲ - بیگیان سے سب طرح کی قوت حاصل ہوتی ہے لہذا بیگیانی کسی کا محتاج نہین رہتا اپنے آتما کے دھیان مین مست رہتا ہے جس محویت کی وجہ سے صاحب نعماے ہر نوع کا پیش نظر رہتا ہے جب پس جب اصل مالک سے جا ملا تو اُسکو پھر تمنا کسی چیز کی کیونکر باقی رہے -

نمبر ۸ ابیان تخناخت بیگیانی کہ جنکی تعظیم اور تکریم مقبول پرماتما عوام پر فرض ہے

دفعہ ۱ - عارف کو لازم ہے کہ جسقدر کام کرے پرمیشر کو اُسکا فاعل سمجھے اور اُسکی سزا اور جزا کا اپنے کو متوقع نکرے پس وہ صاحب کمال ہے -

دفعہ ۲ - نیک افعال ہونا اور توہمات سے منزہ اور اپنے حال موجودہ مین خوش اور کسی سے کچھ غرض یا التجا نرکھنا اور شہوت اور غضب سے بری اور دل اور اندریون کو زیر حکم عقل کے رکھنا اور تکلیفات رسمیات سے آزاد اور قانع اور رضا بر رضی پرمیشر پر رہنا اور جو کچھ میسر آوے اُسپر شاکر رہنا بقول ہر چہ آید پیش نگذارد درویش اور کسی کے جاہ اور جلال اور کمال پر حاسد نہونا اور برآمد اور غیر برآمد مدعا کو مساوی سمجھنا اور کسی حیوانات کو نکھانا اور نہ کسی جاندار کو ستانا کیونکہ جان بخشی اور خواہش گوشت خواری سے دل سیاہ ہوجاتا ہے کہ جس دل کے صاف کرنے کے لیے ہزارون فکر لازم آتی ہین اور کرنی پڑتی ہین اور لذات محسوسات کو ترک کرنا اور حق کا نگران رہنا عین بیگیان اور عرفان ہے -

دفعہ ۳ - حواس عشرہ نہایت سرکشی مین رہتے ہین اور دل کو اپنی طرف کھینچا کرتے ہین مگر جب کہ عارف بدل نفس ناطقہ کی طرف متوجہ رہا کرے گا اُس حالت مین حواس اُسکے تابع بنے رہینگے الغرض عشق پرماتما عجیب اثر رکھتا ہے -

دفعہ ۴ - عارف جب کہ شہوت اور غضب کو روکے اور دلکو قابو کرے پھر اوسکے حواس جو محسوس کرین اور لذت محسوسات حاصل کرین داخل گناہ نہین ہے -

دفعہ ۵ - ضابطہ حواس ہمیشہ بیدار دل رہتا ہے اور جب دل صاف یعنے بیدار ہوا صاحب کشف اور کمال بن جاتا ہے -

دفعہ ۶ - اپنی خواہش اور طلب لذت سے شہوت رانی نکرنا اور بمراد تولید اور

تناسل رضاجوئی اپنی زوجہ کی کرنا یا کوئی غیر عورت بھی جو خود بخود با ستدعاے تمام اور استدعاے کمال اپنی رفع شہوت کی التجا پیش لاوے اُس ضرورت کو رفع کر دینا اور واسطے قیام جسم اور حواس کے رکھنا کہ جس سے خدمت خالق اور کار دنیوی کرتا رہے اس طرح کا رکھنا اور حسب طرز بالا مباشرت کرنا داخل حساب زیادتی گناہ یعنی مجموعہ فرضی نہین ہے پس خلاف تمیز بالا شہوت رانی عارفون کے حق مین ایک آتش سوزان ریاضت ہے فقط واضح ہو کہ ایک فقرہ مباشرت زن غیر جو لکھدیا گیا ہے وہ ایسے دعوے کی بات ہے کہ عقلمندان درجہ اعلےٰ کے لیے نہایت صاف اور پاک ہے اور جاہلون کے واسطے مخزن آتشک اور سوزاک ہے اور اُس سے گذرنے پر جہلائے خاک ہے یا وارثان مستورات کے چھوڑے اور بدچلون کی ناک ہے زیادہ تشریح اصلی مقصود کی صرف بنظر امتیاز جہلا اور عقلا کے نہین کی گئی اور جس امر کو حکماے سابق نے خوف بے امتیازی جہلا سے لفظ گناہ فرضی قائم کر دیا ہے اُسکو مصلحتہً فقیر نے ظاہر نہین کیا اُسکے سمجھنے کے واسطے عقل سلیم درکار اور فکر رسا ضرور ہے۔

دفعہ — حواس ظاہری اور باطنی اور قواے افعالی مصدر ہر فعل کے ہین جیسے یہ لذات محسوسات کی طرح مائل ہوتی ہین آتما سے غافل کر دیتی ہین پس لازمہ عرفان یہ ہے کہ حواسون کو ضبط کرنا بلکہ اُنکے قتل کی فکر کرنی چاہیے اور بالیقین سمجھنا ضرور ہے کہ معدوم کرنے والے گیان یعنے عقل اور بگیان یعنی عرفان کے یہی حواس نامعقول ہین۔

دفعہ — الغرض خلاصہ کلام یہ ہے کہ دوسرون کی استدعاے ضروری سے اپنے جسم کو نہ چھوڑے جیسے کوئی سائل کسی قسم کے سوال غرضانہ سے پیش آوے یا کوئی مستورہ مغلوب الشہوت التجاے مباشرت پیش لاوے بلا تامل اُسکی خاطر داری کرنی چاہیے رفع احتیاج سائلان ضرور ہے کسی قسم کی ہو کچھ گناہ نہین ہے کیونکہ بنظر رضاجوئی اور خاطر داری ایک سائل محتاج کے یہ فعل کیا گیا ہان جب خود مرتکب اور خواہشی اور مستدعی مباشرت ہوگا داخل جرم اور امتناع ہے الحاصل اس طرح کے فعل کرنے والون کا نام پرواپکاری ہے کیونکہ بحالت استدعا رفع ضرورت نکرنا محض بے انصافی اور گناہ مفردہ ہے اب شائقین کو ایک ضرب المثل سناتا ہون کہ جو سری کرشن گیتا مین درج ہے

مختصر ضرب المثل ایک دفعہ سری کرشن جی نے برج کی گوپیون سے فرمایا کہ تم لوگ درباسا رکھیشر کی ضیافت کرو اور جمنا جوش پر ہے تم سب اُس سے کہدینا کہ اگر سری کرشن جی اچھوتا ہین

توتم تمام ہو جاؤ چنانچہ جب گوپیان گئین اور جمنا اُنکے کلام فرمودہ سے گھٹ گئی وے پار چلی گئین اور سولہ ہزار تھال جو نوبنوع کی غذایون سے پُر تھا پیش کرکے مستدعی اُنکی خورش کی ہوئین الغرض دُرباسانے بالکل کھالیا اور کچھہ نہ چھوڑا اور جب گوپیان پار اوتر آئی تھین پھر طغیانی جمنا جیون کی تیون ہوگئی تھی تب گوپیون نے رکھیشر مذکور سے پوچھا کہ اب ہم کس طرح پار اوترین اُنھون نے کہا کہ جمنا سے کہدینا کہ اگر دُرباسا دوب کی خورش سے رہتی ہون توتم جانے کو راستہ دو چنانچہ اسی کلام کے کہنے سے جمنا مین قابل آمد راستہ بنگیا اور گوپیان اوترآئین تب باخود ہا نہایت متعجب ہوئین کہ یا پرمیشر یہ کیا معاملہ ہے کہ سری کشن جی باوجود حظ اوٹھانے سولہ ہزار سکھیون کے اچھوتانند کہلاتے ہین اور دُرباسا باوجود خورش نعمتہائے عظیم دوب خورندہ موسوم ہین جب فرط وہم نے اُنکے دلون کو نہایت گھبرا دیا تب وے سری کرشن جی کی قدمبوسی سے سرفراز ہو کر اپنے راز دل کو ظاہر کئین جناب مہاراج موصوف نے اپنی زبان مبارک سے اس طرح پر فرمایا کہ تم سب کو کیا شک ہے اسی شک مین عوام خلائق ماخوذ ہے اصل حقیقت یہ ہے کہ ہم اپنی خواہش سے تم لوگون کے ساتھہ کچھہ نہین کرتے اور جب استدعا تم لوگون کی ہوتی ہے اسکو رفع کردیتا ہون ویسے ہی دُرباسا ہمیشہ دوب کھاتی ہین اور سولہ ہزار تھال کی نعمتون کو صرف تم لوگون کی استدعا پر کھاگئین کچھہ اپنی خوشی سے نہین کھایا فقط پس سمجھو کہ جو شخص بغرض خود کوئی فعل نہین کرتا اُسکا ملزم اور مجرم وہ نہین قرار پاسکتا سعدی کا قول ہے شعر چو سائل از تو بزاری طلب کند چیزے بدہ وگرنہ ستمگر بزور بستاند دیگر تو ہم بر درے ہستی امیدوار پس امید بردر نشینان برآر۔

نمبر ۱۹ تارک الدنیا کی توضیح جو شخص دنیاداری کے لیے قابل دید اور فقرا کے لیے لائق عمل وشنید ہے

دفعہ ۱۔ جبتک کوئی کرم کرکے افعال کی لذات سے بسر نو ترک کرنا افعال کا او سے دشوار ہوگا پس کمال سے محروم رہیگا۔

دفعہ ۲ - اگر کوئی بظاہر حواس کو روک بیٹھے اور دل اُسکا تخیل محسوسات کا کرتا رہے وہ کُند ذہن اور بیہ نابالغ ہے اور جو حواس ظاہری اور باطنی اور دل کو بھی روکے اور قواسے افعالی بے غرض نفسانی فعل کرکے وہ بیشک قابل قرب پرماتما ہے -

دفعہ ۳ - جو پہلے کرم یعنے افعال مروجہ کو کرتا نہیں وہ تیاگی ہونے کی لیاقت رکھتا نہیں اور جو فاعل نیک افعالی ہے وہ بدرجہ سے لین ہونے کے قابل ہے -

دفعہ ۴ - جہلا جوگ کے معنی ترک تعلقات جانتے ہیں اور ناواقفان زمانہ جنگل ورزی بتلاتے ہیں اور اصلی معنی جوگ کے بموقع مناسب فعل کرنا ہے -

دفعہ ۵ - بد افعالی کو چھوڑنا اور نیک افعالی کو بھی دل سے بے ثبات اور بے بنیاد سمجھنا ترک مطلق ہے لیکن اون فعلوں کی محبت دل سے دور کرنا اور اُنکے نتائج پر متوقع نہ ہونا یہ تارک کی عمدہ صفت ہے شرح چونکہ انسان سے ترک مطلق افعال کا محض غیر ممکن ہے پس جو تمنائے نتائج اور ہر ایک تمنا کو تمامہ دل سے ترک کرتا ہے وہ تارک ہے کیونکہ جو نتائج کا متوقع نرہے گا وہ وہ فعل کرے گا جو پرمیشر کو مرغوب بلا رنج احدی ہے اور جو نتائج کا متمنی ہوگا وہ ہزار کو اپنے مطلب کے واسطے ستائے جو کچھ کردنی اور ناکردنی ہے مفاد مدعا اپنے سمجھے اُسکے کرنے سے دست کش نرہے گا -

دفعہ ۶ - جو کوئی نیک افعالی بغیر طمع عوض کے کریگا اوسکو کبھی نقصان نہوگا کیونکہ نقصان اُسوقت معلوم ہوتا ہے جب نفع کی امید کرے اور نپاوے اور جسکو نفع کی غرض ہی نہین اُسکو نقصان کی آفت بھی نہین لیس جو اتفاقیہ بلا خواہش پرمیشر کی کرپا سے اوسکو نتیجہ ملے وہ نفع مین سمجھے اور ایسا مفہوم رکھے کا ملکت کو بھی ناچیز سمجھے گا ایسی سمجھ والون سے جو اتفاقاً از راہ سہو کوئی خطا بھی ہوجاتی ہے اُس سے اوسکو ضرر بھی نہین ہوتا کیونکہ ضرر وہ ہے کہ جس سے غم اور اندوہ ہو اور تیاگی کو خوشی اور غمگینی کچھ بھی نہین ہوتی اور تحسین اور نفرین کی کچھ پروا بھی نہین رکھتا لہذا پرمیشر بھی اوسکے قصورات کو معاف کردیتا ہے -

دفعہ ۷ - جو جہلا اور ضعفا جگ اور دان اور تپ کے نتائج کی امید رکھتے ہین اُنکو سمجھو کہ وے اسیر کمند مایا ہوکر تاریکی مین بھٹکتے اور ٹھوکر کھاتے پھرتے ہین اور منزل مقصود کو پہونچنے سے

بہت ہی دور پڑے ہوئے ہین اور ہمیشہ اپنے کو گنہگار اور مجرم قرار دیکر حرکات نوع بنوع کیے
رہتے ہین۔

دفعہ ۸ ۔ تیاگی کی یہین صفت ہے کہ اپنے زن وبچہ مین رہکر بخوشی وخرمی گذران کرے
مگر دل سے ان کو غیر سمجھتا رہے اور مردہ اور لاواسطہ کی طرح اپنے دل کو رکھے اور جاہل جنگل
مین جا اور گھر کو چھوڑ دوسرون کے ٹکڑے کی امید پر نوع بنوع کی شکلین بنائے گھومتے ہین وے
محض بے علم اور بے عقل اور پورانے زمانے کے پیر نابالغون کے مقلد ہین انکی شان مین زیادہ
لکھنا محض فضول ہے اونکی توصیفات جنکو دیکھنا ہو منشی گردھاری لال صاحب کی گیان ساگر کی
چھپی ہوئی مین دیکھ لیوے کافی اور بس ہے تشریح بید کی سرتی ہے کہ جو اس ہستی کو نیست سمجھے
وہ ہستی ظاہری سے نیست ہوجاوے اور جو اسکی ضد پر اور بالعکس سمجھے بنتیجہ متضاد پاوے
۲- اتم بدھ کسی ہند مین نہین رہتا بس تعلقات کرم کانڈ سے آزاد ہو اور کسکے واسطے وے
کرم کرے جو پابستگان تعلقات کے لیے درکار ہین کوئی کرنی لازم نہین ہین۔

دفعہ ۹ ۔ جو جسم اور دل کو قابو مین کرے اور خواہش محسوسات کو تیاگ دیوے اسکو لازم ہے
کہ خلوت مین بیٹھ کے دل کو آتما سے لگاوے۔

دفعہ ۱۰ ۔ ایک ایسے صاف اور ہموار مکان مین جہان نشیب اور فراز نہو سبز گھاس کو
بچھاوے اور اسپر پوستین ہرن یا شیر کا رکھکر سیدھا ہو کے بیٹھے اور بدن کو کسی طرف اور کسی طرح
حرکت نہ دیوے اور ناک کے نتھنون کو بتوجہ تمام دیکھے اور نظر کو کسی طرف جانے ندیوے فقط یہ عمدہ
طریقہ آتما شناسی کا ہے فقراے کامل کا قول ہے کہ مہاراج سری کرشن جی شامی دواپر کے رشتا لقینون
کو ترکیب بالا کی تعلیم فرمایا کرتے تھے اور بکثرت اس طریقہ کا رواج تھا۔

دفعہ ۱۱ ۔ جو آتما کا طالب ہو اسکو چاہیے کہ مستقل مزاج ہو اور ملوثات سے آزاد ہو کر اپنا تابع
بناوے پھر پرمیشر کے دھیان مین اپنا دل رجوع لاوے کیونکہ دلیل ظاہر ہے کہ جس مکان مین اثر
ہوا کم ہوتا ہے وہان شمع روشن کی روشنی مین جنبش کم ہوتی ہے علی ہذا جس دل مین ہوا اور حرص
کم ہوتی ہے وہ کسی طرف حرکت نہین کرتا ہے پس جب اس ترکیب سے اپنی ذات کی طرف توجہ
کرے پرم پد یعنی غایت مرتبہ کو پہونچیگا۔

دفعہ ۱۲ ـ جب انسان اپنے پریتما مین خوب محو ہوجاوے اور اسکے سامنے جو کوئی حرکت کسی
قسم کی کرے اور اُسکو اصلا امتیاز اور خبر اُسکی نہو اور مستغرق تصور پریتما بدرجۂ کامل ہو گیا ہو
کہ جسکا مترادف فنا فی اللہ ہے پس وہی حالت استغراق کامل سے موسوم ہے چنانچہ اہل تصوف
اس رمز کو خوب جانتے ہین اور بحالت استغراق خوب لطف اوٹھاتے ہین ایک شاعر نے
کہا ہے شعر پیش مردن میرا ے نیکو سیر ؛ جان بجانان دہ زحال خود دگذر ؛ ور مگر جان بجانان دہ
ومگر نہ از تو ستانند اجل ؛ خود تو منصف باش اے دل این نکو یا آن نکو +

نمبر ۲ توضیح طریقہ حصول سلیقہ برہم گیانی کہ جسکے حلول سے انسان فرشتہ تمثال ہوجاتا ہے

دفعہ ۱ ـ حاکم غیب فرماندہ ہے کہ برہم گیانی وہ ہے کہ حقیقت نفس ناطقہ اور روح اور طبیعت
کو جو مترادف باطنی ہین پہچانے اور تصفیہ قلب سے اُسکی کیفیت اصلی کو سمجھے اس تدریج سے
اسکے دل مین گیان کی روشنی ہوجاویگی اور وہ رجوگن اور تموگن اور ستوگن کے دام سے نکل کر باہر
ہوجاویگا اور یہ تینون گن جو مقتضاے بشری اور لذتہ جسمانی ہین اُنکی حرکات پر کچھ التفات نکرکے
رنج اور راحت اور مرغوب اور مکروہ اور خوشبو اور بدبو کو مساوی سمجھے گا اور اور کوئی تعظیم یا تحقیر
اُسکی کرے یکسان تصور کریگا اور دوست و دشمن کو برابر جانیگا اور کسی سے الفت یا نفرت نکریگا
پس وہ تمامی قیود سے آزاد رہیگا کیونکہ وہ شخص دنیاے دون سے بے تعلق اور اُسکے کارخانے سے
بے دامن افشاندہ ہے ـ

دفعہ ۲ ـ اعمال کے نتایج کی بالکل امید قوی جو رکھتا ہو قطع کرے کیونکہ مقتضاے پست ہمتی کا ہے
اور لائق شان اولوالعزمی یہ ہے کہ خواہش کو دل سے دور کرے اور جملہ اعمال یعنے کرمون کو ترک
کردیوے اور سمجھے کہ عمل اور عامل اور نتیجہ اسکا تمام اسباب فانی ہین فقط آتما کی صنعت اور مصنوع ہے
کیونکہ آتما جو جاودانی ہے اُسکے پانے کو کوئی عمل اقسام مذکور سے درکار نہین ہے فقط
گیان سے خود بخود حاصل ہوتا ہے اور عشق پریتما کے رکھنے سے وہ خود عاشق
ہوجاتا ہے ـ

دفعہ ۳ ـ گیانی اُس چیز کو جو نام اور نشان اور رنگ و بو رکھتا ہے فانی سمجھکر اُسکو یاد نہین کرتا

اور اوس بے چون و چرا کو جو بصفت جاودانی موصوف ہے ہر شے مین موجود دیکھتا ہے پہر عوام جسکو دربدر تلاش کرتے ہین اوسکو دل مین پاتا ہے اور لذت بے حد حاصل کرتا ہے اور جو سرگن کے پوجنے والے ہین اور بیکنٹھ کی امید رکھتے ہین اور دوزخ سے ڈرتے ہین اُنکو نادان اور بے وقوف سمجھتا ہے اور اُنکے حال پر افسوس کرتا ہے کہ یہ بھی نہایت تاریکی مین بھٹکتے ہین گیان کا لازمہ یہ ہے کہ نرگن اور سرگن اور ظاہر اور باطن کو واحد سمجھے دیکھو دفعہ نمبری ۱۶ کا۔

دفعہ ۴ ۔ محسوسات کی لذات کو ناچیز جانے اور تعینات کی الفت نہ کرے اُنکو فانی تصور کرے اوسکو نہ خوف دوزخ ہے و نہ خواہش بہشت پس ایسے گیانی کو لذات بہشت مسرت نہین بخشتین اور آفات دوزخ اوسکو مکدر نہین کرتی ہین وجہ اوسکی یہ ہے کہ اُنکی اصلیت کے رمز سے وہ خوب واقف ہوجاتا ہے کہ جسکی تشریح بیان نمبری ۲۶ مین مفصل کردی گئی ہے پس ایسا جو گیانی ہے وہ جاودانی شے پر راغب رہتا ہے اور فانی اشیا پر توجہ نہین لاتا۔

دفعہ ۵ ۔ گیانی دو قسم کے ہوتے ہین ایک وے جو نرگن کا دھارنا کرتے ہین اور باطن پرستی مین رہتے ہین اور دوسرے وے ہین جو سرگن اوپاشنا کرتے ہین اور بہشت دوزخ سے ڈرتے ہین اب ان دونون حضرات کے لیے عمدہ طریقہ بتاتا ہون وہ یہ ہے کہ قوت ادراک سے حق الیقین حاصل کرے اور اگیان کو فنا کرے پہر گیان کو پہر فنا کو بھی فنا کردے اور نرگن اور سرگن اور کثرت اور وحدت کو چھوڑ چھوڑ اور الشر کو واحد سمجھے اور قیل و قال سے منزہ ہوجاوے

شعر دیوان ایسر ؎ آزاد جب ہوا تو خموشی کری قبول ؞ زیبا ہے شور مرغ گرفتار کے لیے ۔

دفعہ ۶ ۔ یہ بھی لکھدینا ضرور ہے کہ حاصل مطلب کرم کانڈ اور اوپاشنا اور گیان ان تینون سے جدا ہے۔

دفعہ ۷ ۔ جو گیانی اور عارف ہے وہ تمام خواہشون کو گیان کی آگ روشن کرکے اودیا کی خواہشون کو بھسم کردیتا ہے اور غفلت کی نیند سے بیدار ہوجاتا ہے اور تعینات کی طرف متوجہ نہین ہوتا ہے اور بے خوف اور بے باک ہوکر سب کو یکسان جانتا ہے انسان ہو خواہ کوئی اور بیداری اور خواب کے عالم سے سکھپت مین آجاتا ہے اور آرام سے اُسکو بھی محو کرکے خود بصورت کل عالم کے ہوجاتا ہے۔

دفعہ ۵ ـ جو ہر شے میں آتما کو دیکھتا اور کل کا محیط سمجھتا ہے اور ہر فعل کا فاعل اور ہر ایک صنعت کا صانع جانتا ہے وہی برہم گیانی ہے ـ

نمبر ۱۲ بیان توضیح سلیقہ پرمہنس و وضاحت طریقہ پرمہنسی کے عمل آوری کا ـ

دفعہ ۱ ـ پرم ہنس کوئی فعل مثل جگ اور تپ اور برت وغیرہ کے نہین کرتا اور کسی سے کچھ غرض یا تمنا نہین رکھتا اور خوف موت اور توہمات صعوبت دوزخ بھی خیال مین نہین لاتا اوسکے پاس کوئی آوے تو منع نہین کرتا کیونکہ اوسکو خیال ہی نہین رہتا کہ آنے والا کون ہے یعنی کماحقہ محو ذات الطف ہوا رہتا ہے منتر اور جنتر اور تنتر اور جپ اور تپ اور دھیان اور دھارنا کچھ اُسکے واسطے لازم نہین ہے کسواسطے کہ یہ سب حرکات غرض سے ہوتے ہین اور پرم ہنس کو بےغرض اور لاواسطہ رہنا چاہیے دیکھو سری مت بھاگوت مین توصیفات دتاتری جی کا کہ وہ پابند لوازمات اور پاشنا اور کرم کانڈ کے نہ تھے ـ

دفعہ ۲ ـ پرم ہنس کو ضرور نہین ہے کہ کسی مقام خاص مین رہے کیونکہ کل جہان اوسکا ہے یعنی جس جگہ رات ہو جاوے وہی مقام آرام تصور کرکے شب باشی کر لیوے اور ضرور ہے کہ اس اسم کا موسوم محبت آل اور اطفال اور اپنے خانمان کے بعد آسودگی اُنکی لذات کی ترک کرے اور ضابطۂ حواس ظاہری اور باطنی کا ہوے اور بیم اور رجا دارین کو دور کرے ـ

دفعہ ۳ ـ جب تک اس مرتبہ کو نہ پہونچے پرم ہنسی بے فائدہ ہے اور جب اس درجہ کو پہونچ جاوے چاہیے کہ جہان مردے جلائے جاتے ہین یا ویرانہ یا جنگل یا کسی درخت کے سایہ مین اپنا قیام کر لیا کرے ـ

دفعہ ۴ ـ گدائی کو بعد دوپہر روز کے اس طرح جاوے کہ کوئی اُسکی تعظیم نہ کرے عند الطلب اگر کوئی کچھ دیوے خوش ہو اور اگر کوئی کچھ نہ دے ملول بھی نہ ہووے اور کسیکے دروازے پر زیادہ انتظار بھی نہ کرے ـ

دفعہ ۵ ـ گوشت اور شہد سنیاسی اور پرم ہنس کو کھانا نہ چاہیے سوائے اسکے اور جو کھاوے حکم سمجھے ـ

دفعہ ۶ - جو تکلیف اور سختی اوسپر گذرے اُس سے ملول نہو بلکہ اوسکی مدافعت مین کوشش بھی نکرے اور کسی قسم کی لذت کا خیال نرکھے پس جس نے کہ خواہش لذت کو ترک کردیا چوٹی اور جنیو کہ جسکے واسطے اندھون کے ہے کاٹ کے اور توڑ کے بجھا دیتا ہے اور آزاد کی طرح کان اور آنکھ اور زبان بند کرکے مستغرق دھیان پرماتما کا ہو جاتا ہے دیکھو بارھوین ادھیاے ایکادش اسکندھ سکھ ساگر کا اخیر۔

دفعہ ۷ - پرم ہنس اندری اور حواس کو روک کر ہوشیار دل ہوکے آتما سے شغل کرکے اپنے مین آپ مست رہتا ہے اور اپنے سے آپ حقیقت کو پاتا ہے یعنے آتما مین محو ہوجاتا ہے پس اپنے کو برمھ سمجھتا ہے۔

دفعہ ۸ - اس دفعہ مین طریقہ اوائل یعنے آغاز اختیار اس پرمہنسی کو بتلاتا ہون گویا اندھون کی آنکھ روشن کرتا ہون اور دیدہ غیر بصیر کو بصیر بناتا ہون پہلے چاہیے کہ دنیاداری کی تمام لذات حاصل کرکے اور علم کو واسطے رفع کرنے جہل اور حیرت کے پڑھکر عامل ہو اور عمل اپنا واسطے قادر ہونے اعمال کے کرے اور جب گیان اوسکا علم الیقین سے درست ہوجاوے حق الیقین حاصل کرے اور بعد گیان ہونے کے جب ہر ایک رمز اور کلام تہ آمیز عقلاے سابق سے آگاہ ہوجاوے تب افعال حسنہ کو چھوڑ کے شغل حیوانون کے گذران نکرے اور ترک وضعداری یہان تک کرے کہ کوئی پارچہ یا پوشاک وضعداری اپنی پاس نرکھے صرف ایک لنگرہ واسطے ستر پوشی کے رکھے اور موسم سرما کی آفت سے بچنے کے واسطے کہنہ کہنہ پارچہ جو پھینکے ہوے ملجاوین اونکو گوڈری بنا کے رفع سرما کیا کرے یہ مرتبہ ادنی ہے اعلے درجہ وہ ہے کہ کوئی چیز اپنے پاس نرکھے اور رنج اور راحت اور سردی اور گرمی زمانہ کو مساوی سمجھے اور ایسا گرم ہوجاوے کہ سرما نزدیک نہ آوے تمنے قصہ گرم دیوان کا سنا ہوگا کہ جنگل بیٹھے بہت سے فقرا اپنے کچا آٹا رکھ کر روٹی بنا کے کھا لیا تھا پس جب ایسا گرم ہو اوسکو تکلیف سرما کیا ستا سکتی ہے ۲ ایسی صفت موصوف کو ایسے امر کا دھیان یعنے فکر پرورش جسم از خود نہین رہتی ہے اور جسم مردار سمجھ کر اُسکی محبت اور پرورش مین بھولا نہین رہتا بلکہ سمجھتا ہے کہ مین نے اس جسم کو معرفت کی آگ سے جلا دیا ہے اسی واسطے کامل سنیاسی اپنے داہ و کرم کے واسطے وقت

نزع منع کرجاتے ہین کیونکہ یہ سب رسومات اونکو چاہیئے کرجو شک اور شبہ مین پھنسے ہین اور جو دوارکا مین جاکر مکت کا داغ لیکر سانڈ بنتے ہین اور وے جو کاشی کردٹ لینے کو بنارس جاتے ہین یہ اون سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور ہر مقام کو واحد سمجھتا ہے جیسا کبیر داس کا قصہ اور یہ دوہا اونکا مشہور ہے ؂ دھیان برمھ ہر دے دھرے مگھر تجو سریر۔ اپنا سی کے گو دین بہیرین داس کبیر۔

نمبر ۲۲ مجذوب کے عنوان کی وضاحت کہ جس درجہ مین بہت ہی مشکل سے رسائی ہوتی ہے

مجذوب کا درجہ سب قسم کے فقرا سے اعلی ہے اس درجہ کا پہونچا ہوا دنیا کو مثل خواب اور نقش بر آب کے تصور کرتا ہے اور ہر شے کو فانی سمجھتا اور پرماتما کو ہر شے مین محیط جانتا اور ہر ایک مخلوق کو واحد سمجھتا اور نہ کسی مدح او رذم کا مطلق خیال نہین رکھتا ہے اور تمامی مصنوع کے خیال سے گذر کر اپنے خالق کے دھیان مین محو رہتا ہے اور بغیر تعصب اور انانیت خاموشی کو گویائی پر فوق دیتا ہے اور جو کچھ اوسکی نظرون مین گذرتا ہے نور پرتما سے پر نظر آتا ہے اور ہر حال مین سرشار اور مخمور نشہ پرماتما بنا رہتا ہے یعنے تصور کامل پرماتما مین المست ہو پڑا رہتا ہے۔

دفعہ ۲ – اس طریقے کے پیرو کو چاہیئے کہ ظاہر اور باطن مین نیک افعالی سے آراستہ اور حکیمانہ اعتدال سے پیراستہ او رظاہر کو خراب مگر باطن کو آئینے کے مانند شفاف اور مجلی رکھے اور دنیا خیال درجہ حاکم اور محکوم کے گذران کرے اور بیم اور رجا کو بالکل بھول جاوے اور قناعت کا مخزن بنجاوے اور گنذیا ہے دل مین موج ہراس اور وسواس کو اوٹھنے نہ دیوے اور کسی شے کا مطلق خیال باقی نہ رکھے اور تمامی ترددات محسوسات کو نیست او رنابود کر ڈالے اور زندہ در فنا ایسا بنا رہے پس جو ان وصفون سے موصوف ہو اوسی کا نام مجذوب ہے اور نہ کہ مثل اگھوریون کے شراب پی اور گوشت کھا اور دوسرون کو اوسکی ہدایت کر بدنامیان سر پر اوٹھاوے اور کنھیارام کے گھر کا نام ہنساوے اور بابا شیوارام کے ٹھاکر جی کی چہ نامرت کا لذت کہ جس سے کنھیارام تین روز تک مدہوش تھے نہ پاکے مطعون خلائق قرار پاوے لعنت ہے ایسے اشخاص پر کہ جو شراب محبت الٰہی نہ نوش کر خودی کی شراب مین مخمور رہتے ہین اور اپنی لن ترانی

اور نفسانی اور لاف زنی کے بھروسے چاہ ضلالت مین گرتے ہین اور اپنے دل کو لذات محسوسات زمانہ مین پابند رکھتے ہین مگر آفرین ہے اوس پر کہ جو پیمانۂ شراب عشق پرماتما کا پیکر اوسی سرور مین مسرور رہتے ہین اور ہر دم فنا فی اللہ اور محو ذات اقدس اور انوار رہا کرتے ہین تشریح ایک فرشتے کو شک ہوا کہ کیا وجہ ہے کہ پابندان قواعد مذہبی پرمیشر کے دیدار جمال تک فائز نہین ہوتے اور بوڑھی عورتین جو کسی مذہب کی مقید نہین ہین واصل پرماتما ہو جاتی ہین فقط اوسنے معبود حقیقی سے اوسکے دریافت کے واسطے التجا مین پیش کین اوسپر الہام ہوا کہ دو شخص فلان مقام مین اپنے اپنے طریقے کے مطابق کاربند ہین اون سے پوچھو کہ ستر ہزار شترون کی قطار ایک سوئی کے سوراخ سے نکل گئی ہے جب اسکا جواب تم پاؤ گے شک تمھارا دفع ہو جاویگا چنانچہ وہ آیا اور دیکھا کہ ایک شخص لمبی ڈاڑھی لیے وضو کرکے چلا چلا کر نماز پڑھتا ہے اور دوسرا دیوانون کی طرح مست پڑا ہوا ہے اوسنے پہلے نمازی بےخبر حقیقت سے اپنے سوال کو پوچھا نمازی نے کہا کہ دیوانہ ہے خبط الحواس آج تک نہ ایسا ہوا اور نہ ہوگا تب وہ مجذوب کے پاس گیا اور سوال کا جواب طلب کیا اوس فقیر نے جواب دیا کہ ستر ہزار شترون کی کیا گنتی ہے لکھوکھا قطار ہاتھیون کی اگر وہ معبود چاہے آدھے سوراخ سوئی سے بکشادہ پیشانی نکال ہرگاہ فقط اے فرشتہ تو شک مت کر اوسکی قدرت لا انتہا پر کسی کو آج تک نہ علم ہوا اور نہ ہوئیگا ہے مذہب والے اور ہر شخص بےخبر پابند رسومات آباے اپنے ناقص پھندے مین پھنسے ہین کہ جس سے نکلنا اونکا محض دشوار ہے پس تو اپنے شک کو دفع کر اور اپنا راستہ لے۔ ویسے ہی سمجھو کہ پابندان مذاہب مختلف دنیوی کو ہرگز ہرگز وہان تک رسائی نہین ہوتی ہے مگر ہان اوس حالت مین ہر شخص کو رسائی ہو سکتی ہے کہ جب قیود مجہول سے اپنی قوت مدرکہ کے زور سے نکلکر باہر آویگا اور بیخود عشق حقیقی ہو وے گا اور از خود خود رفتہ ہو جاویگا وہ البتہ اس درجہ کو پاویگا۔

نمبر ۲۳ بیان طریقہ ریاضت کہ جس طریقہ عمدہ کے اختیار سے مرد مرتاض اور جوگیشر کہلاتا ہے

وقعہ ۱ - بیوقوفان روزگار اور بےعلمان ناتجربہ کار ریاضت کے معنی مردکاران اس طریقہ کو

ترک تعلقات دنیوی تبلاتے ہین یعنی جب آدمی زن وبچہ سے علیحدگی اختیار کرے اور نوکری یا کسی
پیشہ جائز سے جو حصول منفعت اور سامان زیست کا کرتا ہو اس سے کنارہ کشی کرے تب اس کوچے
مین قدم رکھے اور طرفہ تر یہ کہ مزید بران نظیر یہ بہی دکھلاتے ہین کہ رکھیشر لوگ زمانہ سلف مین جنگل کے
پتے کہاتے اور کوئی پوشاک نہ پہنکر درختون کے پتے اور پوستین پہنتے اور آدمیون کی صحبت سے کنارہ
کشی کرتے تھے پس تم بہی جب اپنے قابل گوارا ان سب چیزون کی کرو تب اس راہ کو اختیار کرو اور
حضرات خوانندہ مولوی روم کے شعر کو نظیر دیتے ہین ؎ چون خدا خواہی و ہم دنیائے دون ہم
این خیال ست و محال ست و جنون ٭ اور یہ نہین سمجھتے کہ اصل مضمون کنارہ کشی خلائق اور دنیا و دنیا
خواستن چیست اب مین ظاہر کرتا ہون کہ جسم سے علیحدہ ہونا نہین چاہیے بلکہ اپنے مفہوم اور تصور سے
علیحدگی خلائق چاہیے اور دنیا کو چاہنا اور پرمیشر کو چاہنا بیشک منع ہے اور ہو نہین سکتا کیونکہ غرض
قابل یہ ہے کہ خواہشین جو محسوسات کی ہین انکو چھوڑو دنیا کو کیونکہ دنیا کو چھوڑ کر کیا آسمان پر رہے گا
جو دنیا کے چھوڑنے کا مطلب نکالتا ہے شعر ؎ دل ہے تیرا ایک اسمین اے حزین ٭ النقین دو دو سما
سکتی نہین ٭ اور قاعدہ یہ ہے کہ جب دل مین کسی قسم کی خواہش نرہیگا تب دل صاف ہوجاویگا اور
جب دل صاف ہوجاویگا نور پرماتما جو اس مین پر ہے خود بخود بلا ریاضت نظر آنے لگے گا دل کو
مثل گھوڑے کے تصور کرو اور پرماتما کو اوسپر سوار سمجھو یعنے عنان اشہب دل باختیار
آتما ہے ۔

دفعہ ۲ مگر تمکو سمجھاتا ہون کہ برمہ شناسی کے لیے صرف تعلق محسوسات کو دل سے باہر کر دینا ہے
یعنے جبکہ تعلق محسوسات دل سے باہر ہوجاویگا دوئی کی اسمین گنجایش نرہیگی جب دوئی دور
ہوجاویگی قربت پرماتما قریب ہوجاویگی اور بفہمایش تمام تمکو ہدایت کرتا ہون کہ اپنے زن و بچہ مین
رہکر عمر بسر کرو ہرگز ہرگز جاہلون کی طرح آوارہ دشت بلا نہو اور غیر کے ٹکڑے کے محتاج اپنے گھر کی
آسایش چھوڑکر نہو کیونکہ بھوگ ایسی شے ہے کہ ہر بشر کے ساتھ رہتی ہے جب تم کاش خلاف ہدایت
میرے حسب طریقہ جہلا گھر چھوڑ دوگے اور جب بھوک لگے گی تب کیا کروگے خواہ مخواہ جھک مار کے
غیرون کے دست نگر ہوگے اور یہ کہو کہ رزاق جو گھر روزی دیتا ہے وہ باہر بہی دیویگا پس تمسے مین پوچھتا
ہون کہ جب پرماتما نے تمھارے گھر سب سامان عیش موجود کر دیا اور اوسکو چھوڑ کر پھر بار عظیم اوسپر

ڈالتے ہو اس سے کیا نفع مضمر ہی یہ طریقہ صرف پر مضمون کے لیے موضوع ہی دنیا دار کے واسطے
نہین دیکھو راجہ جنک بدیہہ کیسے کامل شخص تھے مگر انھون نے دنیا کو نہ چھوڑا یعنی اپنی دارالسلطنت
مین رہکر یاد پرماتما اور محویت آتما سے بدیہہ ہو گئے اور آتما پر بوجھا گھر چھوڑنے کا نہ دیا گھر اور لڑکے
بالون کا چھوڑنا اشتہاری اور مجبورون کا کام ہی مگر اپنے گھر مین اس طرح پر رہے کہ جیسے سراے
مین مسافر پس بیگانہ وار تعلقات سے گذران کرے اور جسم کو کھانا اور پینا اور مباشرت جائز واجبی
طریقے کے مطابق دیا کرے جیسے کہ محتاج کو باقی رہا یہ کہ چھوڑنا کیا کیا مرد مرتاض کو زیبا ہی وہ یہ ہین
۱ جہالت ۲ عدم توجہی پرورش جسم بواجبی کہ جس سے کوئی عضو بیکار نہو جاوے اور غیرون کی
مدد واقعی ہوسکے ۳ خودی اور نخوت اور تکبر اور نفسانیت ۴ مکر اور تزویر ۵ سنگدلی ۶ جمع عادات
اور اسباب خرابی اور گرفتاری ۷ دروغ گوئی اور کذب بیانی ۸ نجالت ۹ غصہ اور غضب بیجا ۱۰ انسان
۱۱ جن مرکب ۱۲ دغا بازی ۱۳ مردم آزاری اور ظلم ۱۴ شہوت رانی بغیر استدعا ۱۵ طمع ناجائز
۱۶ ترک خواہش محسوسات ۱۷ نزاع اور بدمزاجی ۱۸ دشنام دہی اور سخت گوئی اور بدزبانی ۱۹ بد اخلاقی
اور بے انسی ۲۰ کثرت صحبت زنان ۲۱ خود مطلبی ۲۲ ذائقہ کے لیے خواہشاً کھانا کسی غذا کا ۲۳ معمولی
اور ضروری افعال سے نفرت نکرنا ۲۴ تمنا یا غرض اپنی نہ لیجانا کسی مخلوق کے پاس ۲۵ پرستش
مورتہاے بغیر مفہوم غلط نمائی ایجاد انکی ۲۶ غرور اور خود فراموشی نہونا اپنی خوبصورتی
اور حسن اور ملاحت پر۔

دفعہ ۳۔ عقلا ضروری حرکات اور افعال کو لازمہ جسمانی جانتے ہین جیسے بھوکھ اور پیاس اور
مباشرت بحالت قوت؛ صرف فرق درمیان جہلا اور عقلا کے یہ ہی کہ عقلا از روے قانون حکمت
اور اعتدال اور حسب استدعا صرف بنظر رفع ضرورت کرتے ہین اور جہلا بنظر ذائقہ اور حظ منجانب خود

دفعہ ۴۔ مرد مرتاض کو چاہیے کہ مہمان نوازی اور تواضع اور تسلی دنیا اور راست گوئی اور
شیرین زبانی اور سخن معقول کہنا اور بیدونکا پڑھنا اور عوام کو راہ نیک بتانا اور دلکو وسواس سے
آلودہ نکرنا اور خاموش رہنا یعنی موقع سے تکلم کرنا اور ضبط رکھنا حواسون کو اور باطن کو صاف رکھنا
ملاتاث دنیوی سے اور تصور کو درست اور مضبوط بنانا پرماتما مین اور شہرت نام کو مکاری سے
نہ بڑھانا کیونکہ وہ سریع الزوال ہی یہ سب افعال حمیدہ سیکھے۔

نمبر ۴۲ بھگت کے نام کی شرح اور اُسکی توصیف

دفعہ ۱۔ بھگت کو لازم ہی کہ جسقدر فعل کرے پرمیشر کو فاعل سمجھے اور اپنے من کو پرماتما مین محو کیے رہے اور پرمیشر کا شریک کسی کو نہ گردانے یعنے وحدہ لاشریک کا مفہوم رکھے کہ جسکو بید مین لکھا ہی کہ ایکو ہم دوتیو ناست اور اُسکا مخلوق سبکو سمجھے وہی بھگت ہی اور جو اس طرح پر ہمیشہ اپنا دھیان پرماتما مین لگائے رہیگا اخیر نتیجہ اُسکا یہ ہوگا کہ اوسی کشتی دھیان پر چڑھکے بھوروپی سمندر سے پار اوتر جائیگا۔

دفعہ ۲۔ جس قدر خیرات کرے یہ نہ سمجھے کہ پرمیشر کو دیتا ہون کیونکہ اُسکی کیا چیز ہی کہ پرمیشر کو دیویگا اور وہ پرمیشر کہ جسکا تمام مخلوق محتاج ہی مگر ہان اس مفہوم سے دیوے کہ پرم آتما نے جو اندازہ ضرورت سے زر اور زمین زیادہ دیے ہین وہ حق محتاجان اور غربا کا ہی مگر یہ بھی نہ چاہیے کہ اپنے زن و بچہ کا حق کہ جنکی پرورش اُسپر فرض ہی دیدیوے اور خیرات دینے کے واسطے کچھ خصوصیت قوم برہمن اور بمقام تیرتھ نہین جس مقام پر اور جسکو چاہے محتاج سمجھکر اور دیکھکر دیوے اور اپنا صدقہ ردّ بلا سمجھے اور یہ بھی خوب سمجھتا رہے کہ جنکے ہاتھ پیر درست ہین اور گرہستی اور نوکری سے اپنا گذر کر سکتے ہین گو بیہودہ نہ جٹا بڑھائے اور گروا اور ریشمی پہنے اور قسم بقسم کا تلک اور چھاپا لگائے گھومتے ہون اُنکو کچھ نہ دے کیونکہ وہ مکار اور کاہل او جو دین بلکہ اُن سے ہم کلام بھی نہو مگر جبکہ وے نرے نان شبینہ کے محتاج اور عدیم التوشہ ہون بتامل دیکھکر اُنکے شکم بھرنے کے انداز سے دیوے نقد ہو خواہ جنس یا سرما جو نہایت ستاتا ہو اور برہنگی سے وہ تاب سرما برداشت نکر سکتے ہون اور جبکہ یقین کامل اسکا ہو جاوے کہ اپنا سرمائی پوشاک اپنے گھر نہ چھوڑ آیا ہو کوئی زمستانی پارچہ بالکل دیوے کیونکہ عین رضامندی پرماتما کی پرورش محتاجان اور اشخاص بیدست و پا سے ہوتی ہی اور ایسے موقع کی سخاوت ایسی عمدہ ہی کہ اگر مفصل تحریر ہو تو ایک کتاب آئینہ سخاوت کی بن جاوے۔

دفعہ ۳۔ شیرین سخنی اور نرم کلامی سے متکلم ہونا خاص جو ہر ذاتی بھگتون کی ہی اور عجز و انکساری مختص بھی اُنکے یہ موضوع ہی۔

دفعہ ۴ - بغیر غرور کے زندگی قطع کرنا اور خود نمائی چھوڑ دینا اور کسی پر ظلم نکرنا اور متحمل اور بے تعلق رہنا اور مرشد کی فرمانبرداری کرنا اور صاف اور ظاہر اور مستقل مزاج رہنا اور حواسونکو قابو مین رکھنا اور نفرت محسوسات کی لذات سے کرنا اور عیبون کی پردہ پوشی کرنا اور پردہ فاش کی نیت نہ کرنا اور اپنے عزیز اور اقارب کی خاطر داری سے ناانصافی نکرنا اور عبادت یعنے دھیان پرماتما مکر سے نکرے اور خلوت نشینی اور تنہائی اور کم سخنی اختیار کرے اور خلوت اور بیٹھک بازی سے پرہیز رکھے اور دغاباز اور مفسد اور عیاش اور قمار باز اور کبوتر باز اور دیگر بد وضعان اور مفتریان اور جاہلان سے کنارہ کشی کرے یعنی دنیا مین سلامت روی سے گذران کرے اور علم اور عقل اور صنعت اور زراعت اور تجارت وغیرہ عمدہ پیشون سے زر حاصل کرکے واجبی اور ضروری مصارف مین صرف کرے اور عیش اور آرام سے زن اور بچہ مین اپنی اوقات کو پرمیشر کے انتظام قائم رکھنے کے لیے بتوکل پرمیشر قطع کرے اور پر تماپوجن کی جانب نرگن برمھ کا دھیان جھوڑکر بھول نہ جاوے اور برہمنان اہلہ فریب کے سخنان مرغوب اور مجوف کو نہ سُنے کیونکہ اُنکے بزرگون نے بہت سے اشلوک صدہا پشتون مین جہلاے ہند کے پھنسنے کے واسطے بنا رکھے ہین کہ جہلا پر کیا اور حضرات اُسی ذریعے سے عقلاے ہندکو بھی ٹھگتی ہین -

دفعہ ایضاً - بھگت کے لفظی معنی یہ ہین کہ بھور روپی سنسار کی گتی اوسپر بیاپان نہو یعنے لذائذ محسوسات کا اثر اوسپر غالب نہو۔ پس جو ان صفتون سے موصوف ہو بھگت کہلائے خالی نرکال اشنان وچھاپا لگانے اور سرخ وسفید چندن جسم پر چڑھانے اور لمبی دھوتی پہننے اور لمبا مالا جپنے اور لذائذ محسوسات مین مبتلا رہنے سے مرتبہ بھگت کو نہین پہونچتا ہی -

دفعہ ۵ - اپنے گھر مین اس طرح پر رہے جیسا کہ اس شعر کا مضمون ہی شعر دنیا مین رہ کے سب سے جدا ہو تو جانیے ❊ شہ عین سلطنت مین گدا ہو تو جانیے ❊ خوبان کم سنون پہ سبھی ہوتے ہین فدا ❊ معشوق پیر پر جو فدا ہو تو جانیے ❊ ایسی سمجھ والے مرتبہ بھگت کو پہونچتے ہین -

نمبر ۲۵ ترکیب عجیبہ جاہل سے عقلمند ہونے کا بیان

دفعہ ۱ - بہت مشکل ہی کہ جاہل عاقل ہو جاوے یعنے مورکھ سیانا بن جاوے مگر چونکہ اس

کتاب مین ایسے ہی بیانات قلمبند ہوئے ہین کہ جو نہایت نایاب ہین اور مشکل اور تردد عظیم سے ہاتھ آتے ہین لہذا وہ رمز بھی بیان کیا جاتا ہی کہ جہلا در جۂ عقلا مین فائز ہون وہ یہ ہی۔

دفعہ ۲ - جو کوئی اپنے نتیجہ افعال کو ایشر کے شنکلپ نہین کرتا اور رفائدے کا متوقع رہا کرتا ہی وے سخت غافل اور نادان ہین جو کہ بامید نتیجہ ملنے کے انکو بہتر جانتے ہین اور آتما کو نہین پہچانتے یا کہ اُسکے پہچاننے کو فضول اور بے ضرور جانتے ہین وے پورے احمق ہین اور اِس حماقت کا سبب یہ ہی کہ انکا دل حد سے زیادہ اپنے زن او بچہ اور خویش او اقارب کی محبت اور خواسون اور اندریون کی لذت مین غرق رہتا ہی اور زن اور زمین او زر کے اسباب کو نہاے مراتب ہر ایک نعمتون کا جانتا ہی پس جو فعل کرتا ہی بمراد زیادہ ہونے اور قائم رہنے اُن اشیایون کے کرتا ہی او نتیجون کا توقع رکھتا ہی۔

دفعہ ۳ - نہایت غور سے سمجھنے کی بات ہی کہ جسم آدمی کا شہر برمھ یعنے برمھ پوری ہی اور عقل سے اُس مین روشنی ہی اور دل مین جو ایک سوراخ نہایت عمدہ ہی وہ خاص محل آتما کا ہی و متحرک کرنیوالا اور صاحب حکومت ہی اُس سے محبت کرا او رشک نتائج اعمال و کرم وغیرہ کو دور کر کیونکہ یہ سب قیود مجہول مطلق کی حرکات ہین اور وہ برمھ غیر مقید ہی۔

دفعہ ۴ - جب خواہش ہر قسم کی چھوڑ دیوے اور محویت پرماتما اختیار کرے وہ برمھ کو پاوے اور وہ گیان سے پایا جاتا ہی ریاضت اور اعمال کا محتاج نہین اور وہ دوگانگی سے منزہ ہی اور جب تک دل دوئی سے پاک نہو وہ بہت دور ہی۔

دفعہ ۵ - دل عجیب لطیف ہی یعنے اُسکی خاصیت ہی کہ جسکا تصور کرے اُسکو خواب مین دیکھے پس کسی طرح غیر ممکن نہین ہی کہ آتما کی خواہش جسکو ہو تمامتر دل کے رجوع کر دینے سے اُسکو آتما نہ ملے۔

دفعہ ۶ - جس طرح جہلا دولت دنیا او لذات محسوسات کو چاہتے ہین ویسے ہی خواہشی ہوتے ہین اور اسی تصور مین مستغرق رہتے ہین پس جو جہالت کو دور کرنا چاہے اور عاقل ہونے کی خواہش رکھے اُسے چاہیے کہ ترک لذات محسوسات کی کر کے محویت پیدا کرے پھر وہ ایسا عاقل ہو جاویگا کہ اچھے اچھے دیوانون سے باتین کرے اور اُنکی خود رفتگی کا عمدہ جزو بن جاوے اور سے خود رفتہ بھی اُنکو کچھ سمجھین۔

دفعہ ۶ - چونکہ ترک تعلقات دنیوی نہایت مشکل ہی اور یک بیک خواہش حواسون کی چھوٹ جاوے نہایت دشوار پس شائقین کو چاہیے کہ واسطے دفع مراتبات بالا استعمال درس کتب ترجمہ ہر چہار وید یعنے الکھ پرکاشش و ترجمہ جوگ بششٹ یعنی الکہ امواج و ترجمہ سری کرشن گیتا یعنی گیان پرکاشش و آئینۂ مذہب ہنود یعنے کتب ہذا کا کرے و بغور مطالعہ کرکے انکے جوہر عقل افروز سے اپنے فیض کو پہونچے کاش مضامین ادق مین اسکے ذہن کی رسائی نہو سکے تو گیانیون کے مقابلے مین ان سب کتابون کے بیانات کو خوب حل کرے پھر عقل کا پتلا بن جاوے۔

دفعہ ۷ - جب آدمی کو اشغال دنیوی سے فرصت ہو مخصص رات کے وقت تنہائی مین بیٹھکر تصفیہ قلب کرے اور اپنے برہم سے اپنے سوالات کا جواب طلب کرے یعنی جسقدر اُسنے دن بھر مین کام کیا ہو یا کلام اُسکے حسن اور قبح کو دریافت کرے کہ مین نے کون کون سے کام اور کلام عمدہ کیے اور کون کون سے خراب اور کیا کیا خراب تھے کہ جنکا ترک ضرور ہے اور کیا کیا بر آیندہ کرنا چاہیے کہ جسکو زمانے کے عاقل پسند کرین کیونکہ جو شخص بے دریافت انتہائے کسی کام کے کوئی فعل کرتا ہی وہ مضرت اُٹھاتا ہی اور جو پہلے سے سوچ کرتا ہی وہ منتفع ہوتا ہی ہندی مثل ہی اگر سوچے سدا سُکھی۔

دفعہ ۸ - اب توضیح کیجاتی ہی کہ درمیان عاقل اور جاہل اور اُنکے اقسام کی کیا فرق ہی پس سمجھو کہ عاقل دو طرح کے ہین ایک عاقل دوسرا نیم عاقل عاقل وہ ہی کہ جس کام کے کرنے کو مرکوز خاطر رکھے اُسکا اخیر انجام خوب سمجھ لیوے جب سودمند معلوم ہو اقدام کرے اور پرمیشر کا دھیان دھر کر اُس کام کو آغاز کرے اور نیم عاقل وہ ہی کہ بلا سمجھے اور دریافت اخیر فعل مرکوزہ کسی کام کو شروع کر دیوے اور جب زوال مین پڑے اپنے عقل کی تکلیف کے زور سے حل مشکل کرے جاہل کی بھی دو تفریق ہی اول جاہل دوسرا جاہل مطلق جاہل وہ ہی کہ بلا خیال انتہائے کسی فعل کے اُسکا آغاز کر دے اور جب زوال مین مبتلا ہو نکل نہ سکے اور مقید دام بلا ہو جاوے فقط اور جاہل مطلق وہ ہی کہ جو برہم کا گیان نرکھتا ہو اور اپنی کوشش اور محنت کو اپنی تقدیر سمجھتا ہو اور پرمیشر کو جو ہر فعلون کا نتیجہ دینے والا ہی فاعل نہ سمجھتا ہو اور شبانہ روز نوع بنوع کی فکر کی دریا مین غوطہ زن رہا کرے اور شکل رہائی کہ مراد برہم شناسی سے ہی نہ جانتا ہو کاش جانتا بھی ہو تو اُس طرف

دھیان نہ لاتا ہو الغرض تصفیہ قلب کو بڑا رتبہ ہی بلا تکلف جاہل اس ترکیب سے عاقل ہو جاویگا اگر حد سے زیادہ جو عقلمند ہو اور پرماتما کے دھیان سے غافل ہو جاہل ہی اور جو غایت مرتبہ کا جاہل ہو اور پرمیشر مین محویت حاصل کرے وہ عاقل ہی۔

نمبر ۲۶ بیان عدم اظہار رمز اصلی کہ جسکے اخفا کو عقلا نے جائز رکھا ہی

دفعہ ۱۔ راقم اگر جملہ باتون کے رمز کو صاف صاف لکھدیوے تو نوع انسان نوع حیوان سے بدتر ہو جاوین ہرچند عقلا حسب رائے سلیم اپنے کاربند رہین گے مگر جہلا بلا خیال اصلی رمز کے حیوانون کیطرح پر استعمال کرینگے اور ایسی ایسی حرکات نالائقہ کے مرتکب ہونگے کہ جس خوف اور پیش بندی سے عقلائے سابق نے دھرم شاستر بنایا اور نوع بنوع کی خوف اور خواہش شاسترون مین ظاہر کیا ہی وے بالکل شیشہ پر طاق ہو جاوین مصرعہ ہنوز شیشہ بطاق ست و مردمان مستند۔

دفعہ ۲۔ جو کوئی آتما کا گیانی ہوتا ہی وہ تمام مخلوق مین اپنے تئین حاوی سمجھتا ہی بدین دلیل کہ وہ آتما سے وصل ہو گیا رہتا ہی پس اپنے کو آتما سے جدا نہین جانتا ہی وبشن اور مہیش اور برہما بھی اپنے کو جانتا ہی اور عذاب اور ثواب اور دوزخ اور بہشت سبکو اپنا ہی جسم تصور کرتا ہی کیونکہ فی الواقع بہشت اور دوزخ کوئی مقام نہین ہی عقلا نے جہلا کے سمجھانے اور خوف بد افعالی اور رغبت نیک افعالی دکھلانے کے لیے یہ دونون نام وضع اور اختراع کردیے ہین تاکہ عوام جب تک او دیا مین پھنسا رہیگا خوش قرینگی سے دنیا مین بسر کریگا۔

اب تم سمجھو کہ جیسے گناہ اور ثواب کوئی شی نہین ہی ایک اسم فرضی مثل دوزخ اور بہشت کے ہی ویسا ہی دوزخ اور بہشت کو سمجھو قس علی ہذا دیگر مراتبات کہ جنکی خواہش اور خوف تم رکھتے ہوے اصل محض سمجھو پرماتما کے جسقدر اشیا نظر آتی ہین سبکو فانی اور بے اصل یعنی محض نقش بر آب مثل خیال اور تماشائے خواب سمجھتے رہو اور پرمیشر کے عشق ہین اس طرح پر محو بن جاؤ کہ جس مذاق کی توضیح کیفیت مین منشی بدائع نگار عذب البیان و رطب اللسان رہی۔

دفعہ ۳۔ یہ دیوتا جنکی عوام پرستش کرتے ہین ظاہری اور مصنوعی ہین اور وہ جو ظاہر اور باطن سب کا پیدا کرنے والا ہی اور حقیقی اور تحقیقی ہی وہ ہر ایک جسم مین حلول ہی اُسکے پانے اور ملنے کے واسطے

گیان اور پریم شرط ہی تم خوب سمجھو کہ کوئی دیوتا یا رکھیشر متوفی یا پیغمبر یا اولیا فنا شدہ اختیار نہین رکھتا ہی کہ پرمیشر سے ملا دیوے کیونکہ جو خود مفقود ہی وہ کب موجود ہو سکتا ہی اور جب موجود مجسم نہین ہو سکتا تو اُسکی رہبری کی کیا امید ہی اور شفاعت کی کیا توقع پس جو اُنسے امید رہبری یا شفاعت رکھتا ہی عقل کا دشمن ہی اور وہ پرماتما جیسے کہ مفروض غیر محسوس ہی ویسے ہی علم اور عمل کی قوت سے خود بخود نظر آتا ہی بدین نظر حواسون کو ضبط کرنا اور پرماتما مین دھیان لگائے رہنا انسان کو لازم ہی اور اپنے ہر مطلب کو پرمیشر سے طلب کرنا چاہیے جو کوئی دوسرون سے رفع تمنا چاہتا ہی وہ نہایت عمیق اور تاریک چاہ ضلالت مین پھنسا اور گرا ہوا ہی جیسے کہ راجہ نرگ کہ جسکا قصہ سری مت بھاگوت مین ہی اور کسی قدر بیان نمبری ۱۸ دفعہ ۱۳ اور ۶ بھی اس بیان سے متعلق ہی۔

دفعہ ۴ ۔ حالت عمل مراقبات سہج سمادہ یا سن سمادہ یا اناہد شبد کی جو کچھ نظر آوے یا خواب مین دیکھے کسی سے ظاہر نکرے ورنہ عامل کی محنت بالکلیہ ضائع جاویگی اور حصول کمال سے محرومی ہو جاویگی۔

نمبر ۲۷ بیان اٹھ جانے پردۂ غفلت انتشکرن،

شکم سیری بڑی بلا ہی انسان کو بالکل کاہل اور غافل بنا دیتی ہی اگر انسان کسی قسم کے غلہ سے شکم سیری نکرے اور بجائے خورش غلہ دودھ پیا کرے تو یہ درجہ اعلے ہی مگر یہ محاورت بہم پہونچانا ہر شخص کا کام نہین ہی اور اس کتاب مین بالکل منشاے بیان اور فیض رسانی عوام کے ہی لہذا وہ ترکیب بیان کی جاتی ہی کہ ہر شخص کے تہ دل سے پردۂ غفلت اُٹھ جاوے اور نور لازوال آتما اُسکے ہردے مین تابان اور درخشان نیارہے اور انتشکرن ہر عامل کا اس پرم جوت کی روشنیون سے منور ہو جاوے پس وہ ترکیب لکھی جاتی ہی۔

دفعہ ۱ ۔ دن کو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ بفراغت تمام کھاوے اور شام کو کسی قدر سو کشم بھوجن کرکے ایک پہر کامل آرام کرے زان بعد بیدار ہو کر اپنے پرماتما کے دھیان مین مہارت حاصل کرے اور جب شام کو قبل غروب آفتاب کچھ کھا کر سو رہا کریگا خواہ مخواہ بعد پہر رات یا نصف شب کے اُسکی نیند کھل جاویگی اور ربادا خود بخود نیند نہ کھل سکے تو نیند کھلجانے کی ترکیب بیان نمبری ۲۴ کے دفعہ ۵ مین لکھا ہوا ہی دیکھ لو کاش خلاف منشاے اسکے جو پابندی کریگا اور آدھی رات یا پہر رات

کو کہانیکی ربط و عادت ڈالیگا کسی طرح پر یہ پردہ غفلت اُسکے تہ دل سے نہ اُٹھے گا نہایت تجربہ کر کے یہ ترکیب لکھی گئی ہی جسکو شوق ہو آزمالیوے ۔

دفعہ ۲ ۔ راقم نہایت فراخ پیشانی سے اپنے پرمیشر کے ہر ایک مخلوق کو فہمایش مناسبانہ کردیتا ہی کہ آ غافلان غفلت شعار غفلت اور کہالت کو چھوڑکر پریم پد پرماتما مین لینا حاصل کرو اور دھیا نمین آتما کے اپنی عمر عزیز کو کہ مثل پانی تہ پل کے بہی جاتی ہی ایسے شغل لطیف مین بسر کرو تاکہ دنیا مین بھلے آدمی کہلاؤ اور پرمیشر بھی تمکو عزیز سمجھے اور برقع غفلت جو تمہارے چہرہ پر پڑا ہے باد صبا ءگیان سے اُڑ جاوے ۔

دفعہ ۳ ۔ نہایت کوشش اور سعی بلیغ کرنی چاہیئے کہ اپنے کسب جائز کا ماحصل کہانے مین آوے یعنی لقمہ حلال کہایا جاوے اور بدفعلی اور مکاری سے زر حاصل کرنے کا قصد نرکہے کاش اتفاقیہ کچھ ہاتھ لگ جاوے یا کوئی عقل کا اندہا دے جاوے اُسکو خیرات مین بلاتامل صرف کر ڈالے اپنے مصرف کے لیے نرکہے اس تمہید مین شاہ بوعلی قلندر نے اپنی مثنوی مین کیا عمدہ توضیح کی ہی اشعار

بہر طاعت لقمہ باید حلال ٭ تا نیفزاید ترا رنج و ملال ٭ لقمۂ شبہہ چو افتد در شکم ٭ قوت او میکند سر رشتہ گم ٭ گر خوری یک لقمہ از وجہ حلال ٭ نور تابد بر دل از مہر کمال ٭ گر شوی از لقمۂ شبہہ نفیر ٭ نفس را سازی بفضل حق اسیر ٭ چون بخواہی لقمہ اے نادان آز ٭ نفس گرداند دہان حرص باز ٭ بر تو باید دست گر این حیلہ ساز ٭ دست بہر ظلم گرداند دراز ٭ سری مت بہاگوت اور مہابھارت مین لکہا ہوا ہی کہ وقت مرنیکے بہیکم پتامہ نے دُروپدی سے کہا کہ تجھپر جو دُرجودہن نے ظلم کیا اور اس محل مین مین بیٹھا تھا اگر مین چاہتا تو تجھپر کوئی ظلم نہ کر سکتا مگر چونکہ درجودہن مکار اور ظالم تھا اور اُسکے ساتھ میرا خورش تھی نتیجہ خورش غلہ حرام کا یہ ہوا کہ میری عقل اور فراست مین فتور پڑ گیا اور امداد خیر سے باز رہا حاصل کلام یہ ہی کہ صحبت مکار اور دانہ مفسدان نہایت ضرر کرتا ہی اور نتیجہ بد دکھلاتا ہی پس عارفون کو چاہیئے کہ ایسی صحبت اور ایسی خورش سے محترز رہین ۔

نمبر ۲۸ بیان وجہ لاعلمی عام اہل ہنود علم اور عمل بید اور بیدانت سے

بید اور بیدانت کے مضامین نہایت غامض اور بطور معما کے ہین نہایت عقل سلیم اور ذہن ذکا سے

اُنکا اصل مطلب سمجھ مین آتا ہی اور اب کہ ہند مین علم بہت کم ہو گیا عوام اپنی نادانستگی سے ہزارون مسلمان اور کرشتان ہو گئے اگر زمانہ سابق مین مثل کتب ہذا اور کتاب ہمارے مترجمہ منشی کنہیالال صاحب الکھدھاری کی دوسری کتابین موجود ہوتین یا اُنکے پڑھانے اور پڑھنے کا رواج ہو تو بلاشبہہ کوئی متنفس دوسرا دین قبول نہین کرتا کیونکہ علاوہ نشانہ ہی دوسری کتابون کے عام پر روشن ہی کہ فیضی نے تمامی شاشترون اور دارا شکوہ نے تمامی بیدون کا ترجمہ کر کے متعدد کتابین تصنیف کی ہین اگر اون کتابون کو بھی پڑھنے والے پڑھتے اور دوسری کتابین واہیات فارسی زبان کی نہ پڑھتے اور بجاے انکے اس کا استعمال کرتے تو راقم بہ تیقن کامل بیان کرتا ہی کہ باعث واقف کاری اصول مذہب مقدسہ اپنے زمانہ سابق سے حال تک ہر ایک پڑھنے والے کتاب ہمارے متذکرہ صدر کے ایسے لائق اور واقف کار ہو گئے ہوتے کہ دوسرے مذہبون کو دلائل کتابی سے معقول کر کے رد کرتے اور ناقص سمجھتے اور جن کافرون نے دوسرا دین قبول کر کے ہندو سے کافر بن گئے اُنکے مانع ہوتے اور جن لشان گمراہون نے اپنے اپنے مذاہب کی وحدانیت کا اہتمام تقسم کر کے ہمارے ہند کے باشندون کو بہکا کر دوسرا دین قبول کرایا یہ حضرت ہنود ہرگز ہرگز اُسپر توجہ نہین کرتے کیونکہ جسقدر وحدانیت ہمارے مذہب ہنود مین ہی اُسکا عشر عشیر بھی دوسرے مذہبون مین نہین ہی دیکھو بید اور بیدانت جو ہنود کے مذہب کی اصل پوتھی ہی اسمین صرف پرماتما کا دھیان کرنا اور اُسکو واحد اور لاتعین سمجھنا لکھا ہوا ہی اور اُسکے پڑھنے کے واسطے کسی بشر کو ممانعت نہین لکھی ہی اور نہ کسی قوم کی تخصیص کی گئی ہی مگر برہمنون نے مثل پارچہ خون حیض کے علمون کو چھپایا کہ جو زمانہ قدیم سے واقف کار تھے اخیر نتیجہ اس پوشیدگی کا یہ ہوا کہ اب اُنکے خاندان مین ہزارون مین سے ایک کو شاید علم ہو تو ہو ورنہ وہ بھی نہین اور جسطرح کہ زمانہ سلف مین اونپر خاتمہ لیاقت کا تھا ویسے ہی اطلاق جہالت کا فی زمانہ اونپر عائد ہوا سخت افسوس کی بات ہی کہ زمانہ قدیم مین تو برہمنون نے بید اور بیدانت کو چھپایا اور زمانہ حال مین حضرت مہتممان مطبع جو قسم ہنود سے ہین کہ جنھون نے کتب مترجمہ فیضی اور دارا شکوہ اور منشی کنہیالال صاحب کو نہین چھاپا اور عوام ہند گمراہ جنکی عدم دستیابی سے ہوے جاتے ہین یہ خون اور الزام ان دونون حضرات کی گردن پر سمجھنا چاہیے کاش کسی اہل مطبع کو یہ گفتگو ہو کہ مطبع کارخانہ تجارت ہی اس قسم کی کتابین

جو چھاپی جاتین تو خرید ار اُنکے خرید کا شوق نکرتے اُسکے جواب مین مین لکھتا ہون کہ مسلمانون نے
جو اپنے مذہب کی ہزارون کتاب کو ہزارون مرتبہ اہل مطبعون سے چھپوا یا وہ کس مطبع مین پڑی
ہوئی سڑتی ہین یا منشی کنھیا لال صاحب نے جو مطبع گیان پریس مین اپنی کتاہین یا گیان ساگر کو
چھاپا وہ کیا نہین بکتین ہزارون اہل ہنود نے ہاتھون ہاتھ خرید کیا اور لاکھون کو ہنوز شوق ہی
کہ اگر وہ کتاہین ملین تو مثل جز جان کے اپنے پاس رکھین مگر ہمارے اہل ہنود جو صاحب مطبع ہین
نہ معلوم کیا سمجھکر ایسی ایسی کتابون کے چھاپنے کی جانب توجہ نہین کرتے اب سے بھی پرمیشر انکو توفیق
دے کہ جس سے عوام ہند واقف مذہب اہل ہنود سے ہون۔

دفعہ ۲ ۔ غور کرو کہ دو ہزار سال پیشتر ہند مین ہر قسم کے علم اور عمل اور عالم موجود تھے اور علم کا
بڑا رواج تھا بلکہ دوسرے ملکون کے حکما نے اس ہند سے بہت سے علم اپنے اپنے ملک کو
لیگئے کہ جو وہان کے باشندے نام تک نہ جانتے تھے دیکھو گلدستہ اخلاق کی جلد دوم۔

دفعہ ۳ ۔ سری مت بھاگوت جواب سنسکرت مین موجود ہی سوت نام قوم کا سو در اٹھاسی
ہزار رکھیشرون کو جو قوم کے برہمن تھے سنا کر درجۂ مکت پر پہونچا دیا اور آج وہ دن ہی کہ برہمنون
کو بھی وہ لیاقت اور رمز آگاہی نہین دیکھو گیان پرکاش مین ادھیائے ۱۰ اگے دفعہ ۹ کی تشریح
اور الکھ پرکاش مین چھا پکلی اُپنکھد کو دیکھو کہ جس مین تصریح یہ حکایت مندرج ہی کہ چھا پکلی نام ایک
شخص جو خاندان اصلی برہمن سے نہ تھا ایک مجمع گمراہ برہمنون کو برمہ شناسی کے طریقے کو نہایت خوبی
سے بتلا کر پورا برہمن بنا دیا پس خیال کرو کہ یہ برمہ بدیا کسی قوم اور کسی نطفہ اور کسی رنگ اور عورت
اور مرد پر منحصر نہین ہی جسکے جی مین آوے کشادہ پیشانی سے حاصل کرے اور برہمن کے درجے کو
پہونچ جاوے اور برمہ ہو جاوے اور پورا برہمن بن جاوے پس ظاہر ہوا کہ برہمن جنیؤ پہننے اور
چوٹی سر پر رکھنے اور لنبا مالا پہننے اور تلک نوع بنوع کے لگانے سے نہین ہوتا جو برمہ کو پہچانے
برہمن کہلا دے جسکو شک ہو سونچ اور سدن اور میرا اور گنہگار اور پرہلاد کے قصہ جات پڑھ کر
سمجھ لیوے اور بعد دریافت اور فہم کامل اُسپر عمل کرے اور اُنکی قومیت اور درجے کو خیال کرے۔

دفعہ ۴ ۔ جو دل اور حواس اور پران کو قابو کرے اور ریاضت اور زہد اختیار کرے اور صبر
و قناعت رکھے اور محویت پرماتما مین کرے اور صفائی اور پاکی سے رہے اور عالم باعمل ہو کر

گیان سے بیگیان کے مراتب اعلےٰ پر پہونچے اور صادق الاعتقاد اور نیک افعال ہو اور بدلی نیکی کرے اور ظاہر آرائی چھوڑ دیوے اس وصف کا موصوف برہمن کہلاتا ہی اور ایسے شخص کی تعظیم اور تکریم بمفہوم مقبول پر میشر کرنی چاہیے اور اُنکی سہو اور خطا سے جو چشم پوشی کیجاوے نہایت بہتر اور اُسکی ضرورت کو ہر ایک ضرورت پر مقدم تصور کرتا چاہیے اور نہین تو اُسکے شغل مین نقصان عائد ہوگا کیونکہ انسان ایک مدت ریاضت یعنے دھیان پرمیشر کا کرتا رہیگا تب یہ مرتبہ پاویگا اور جو اس مرتبہ کو پہونچ جاتا ہی حصول معاش کی جانب راغب نہین ہوتا اسکے سامان کی بہم رسانی عوام پر فرض ہی بلکہ ایسے شخص سے کوئی ناگاہ تقصیر بھی ہو جاوے تو معاف کرنا چاہیے تاکہ دوسرے لوگ اس قدر چشم پوشی کو ایک اعلےٰ مراتب اوسکا باعث ریاضت سمجھکر اس طریقہ النفس کو اختیار کرینگے پس تعظیم اسکی عمدہ صفت انسان ہی اگر اس وصف بالا سے کسی ملک اور قسم اور کسی قوم کا آدمی موصوف ہو برہمن موسوم ہوگا برہمن کا ہونا کچھ نطفہ قوم برہمن اور رحم برہمنی پر منحصر نہین ہی کیونکہ جب کوئی برہمن دوسرا مذہب اختیار کر لیتا ہی پھر وہ برہمن نہین کہلاتا پس نطفے کا اعتبار نہین ہی بلکہ برہمن ایک درجہ عرفان کا ہی جو شخص اس درجے کو پہونچے گا خواہ مخواہ برہمن ملقب ہوگا چنانچہ یہ اشلوک شاہد حال اور مقال ہی

اشلوک جنمنی جاتی سودرہ سنکاری وج اوتمہ ؛ بید ابیاسی بھیو پرہ برمھ جاناتی برہمنہ **تشریح** جیسے چوڑا اور چنڈال ہو جانے کے لیے کسی قوم پر حصر نہین ہی بلکہ طبیعت پر منحصر ہی ویسے ہی برہمن ہونے کے واسطے عرفان شرط ہی دیکھو صفحہ ۱۶۲ بہار بندر ابن و صفحہ ۱۴۷۔ الکعد پرکاش مین اخیر انپکھوید دوم شام بید کا۔

دفعہ ۵ ۔ مردمان اس قوم برہمن کے زمانۂ سلف مین بلاشبہہ عابد ہوتے تھے کہ جسکے باعث سے یہ لوگ برہمن یعنی شناسندہ برمھ ملقب ہوے اور باعث حصول نتیجہ ریاضت کے عوام اُنکی قدر دانی کرتا تھا جیسا کہ فی زماننا بھی دستور ہی کہ عوام الناس فقرا اور مرد مرتاض کی قدر بمرتبۂ غایت کرتے ہین اور افتخار روزگار سمجھتے ہین کیونکہ بیشک یہ مرتبہ نہایت اعلےٰ ہی مگر جس جس درجے سے یہ زمانہ گذرتا آیا حصول علم و حدیث یعنی برمھ بدیا کا کم ہوتا گیا اور بہ نسبت متقدمین کے اب متاخرین مین وہ جوہر باقی نرہا اور رفتہ رفتہ سلب ہوگیا۔

دفعہ ۶ ۔ بعدہٗ اُن برمھ شناسون کے خاندان مین جو لوگ ہوتے گئے ریاضت سے محروم

ہوکر اپنے اپنے مطلب حصول زر کے اشلوکین بناکر حضرات ہند کو اپنا معتقد بنایا اور یہ اظہار کرنا شروع کیا کہ قوم برہمنون کی قدر پرمیشر کے حضور مین بہت ہی پس جو اُنکو بہت ساوان اور دچھنا دیگا وہ مقبول آتما ہوگا چونکہ عوام ہند جاہل تھے برہمن بچن پرمان اُنکے کلام کو اپنی بیعقلی اور بےعلمی کے باعث سچ سمجھکر کاربند ہو گیے اور وہ غضب تو تمنے سُنا مزید بران یہ سنیے کہ اس قوم کے دیون مین جو افتخار زمانہ اوایل برہم شناسان سمائی ہوئی ہی اب بھی اُسی تصور پر معتقد بنا سے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ اُنکے بزرگون مین جو فخر حاصل تھا وہ کس باعث سے تھا یا فی زمانہ جنمین افتخار رہی وہ کس وجہ سے ہی بلا دریافت اور خیال اس وجہ خاص کے اپنے کو مفتخر ہند سمجھتے ہین جا بیے اُن مین تمیز آتا اور جو آتا ہو یا نہو یا علم تک بھی ان ناموں کا نہو بعد اُس درجے کے جاہل زیادہ ہوتے گیے کہ جنکا مجمع غفیر فی زمانہ ہر سو نظر آتا ہی چشم بد دور بعضے برہمنان عالی خاندان جو صاحب حشمت اور دولت اور لیاقت ہین ایسی اگر سب قوم برہمنون کی ہوتی تو مطعون نہ کی جاتی مگر اُن سے زیادہ بلکہ لاکھ گونہ جاہل اور خفیف الحرکت ہین۔

وقعت[۱] یہ نفسانیت کہ جسکو اہنکار کہتے ہین اس اجہل فرقہ کے دلون مین اسقدر سمائی ہوئی ہی کہ جسنے اُنکی عقل پر پردہ ڈالدیا اور جب عقل پر دہ پڑا خفیف الحرکاتی اور بیہودہ فعلون مین بکثرت مرتکب ہوکر حصول علوم اور فنون سے قاصر ہوے اور بےعلم اور جاہل ملقب ہوے راقم نے بچشم خود دیکھا ہی کہ قصبہ او ترولیا جو ضلع اعظم گڈھ مین ہی مہینے کنوار [illegible] فصلی مین غول کے غول برہمنون کے جو مور و ملخ سے بھی زیادہ تھے دروازہ دروازہ ایک ایک لوٹہ شربت کے واسطے جان دیتے تھے اور باوجود دکھانے ڈنڈا کنسٹبلان اسٹیشن کے اپنے مقام سے ٹلتے نہ تھے اب تم ہی سمجھو اور انصاف سے غور کرو کہ یہ حرکت لغو اور نازیبا کے کرنے سے کیا حاصل ہی اور کس شاستر اور پوران مین یا کسی بید مین یہ افعال قبیحہ کا کرنا مندرج ہی کاش کسی متقدمین یا متاخرین کا حکم نہین ہی صرف ننگ پنا ہی تو کیون اُنکو اس قوم کے لائق اور معقول اور با علم اچھے طریقے نہین سکھاتے اور کیون کوئی پوتھی اُردو زبان اپنے دیس کی بولی مین بناکر چھپوا دیتے نہین تاکہ وے جاہل جو محض حرکات خفیف کرتے ہین باز آوین اور یقین اُنکو ہو جاوے کہ فعل عمدہ جو عقلا نے مقرر کیے ہین اُن افعال حمیدہ سے بفراغت تمام شکم سیری ممکن ہی اور اُنکے زن و بچہ کی دستگیری افعال مجوزہ سے بکشادہ پیشانی

ہوسکتی ہی جاہلون پر تو زیادہ حیف ہی کہ وے بے علم ہین مگر پنڈتون برادون سے بھی زیادہ
حیف کرنے کا مقام ہی کہ ان لوگون نے اپنے زیادتی طمع سے ہندوستانیون کو خراب کردیا
وہ یہ ہی کہ اگر یہ لوگ چاہتے تو برادران ہند مین تلک اور جہیز بے انداز اور بے حساب
لینے کا جو دستور ہی اور یہ واہیات قاعدہ ہر شخص کو ناپسند ہی اٹھ جاتا مگر بخواہش اور طمع
فیصد پانچ روپیہ کے اس واہیات رسم کو اُٹھنے نہین دیتے اور انصاف نہین کرتے کہ ہزارون
گھر ہر سال اس رسم قبیحہ کے باعث سے برباد ہوئے جاتے ہین اور جب تک اسکا انسداد نہوگا
ہر سال یہ خرابی لاحق رہیگی آفرین صد آفرین ہی لالہ ہربنس لال صاحب رئیس اعظم شہر غازیپور پر
کہ جنھون نے چاہا تھا کہ اس رواج عبث اور غیر معینہ کو اٹھا کر بجاے اُسکے پانچ روپیہ پر اکتفا کیا جاوے
ہر چند کہ بہت سے صاحبان باعقل اور مصلحت اندیش متفق الراے ہوے مگر جاہلون اور مفتخورون
اور پاجیون کی بے عقلی سے یہ ڈولا اُٹھنے نہ پایا گو لالہ صاحب موصوف کے خاندان مین ہنوز پانچ
ہی روپے کا رواج ہی مگر اس طریقہ پسندیدہ کو تاحالیکہ عوام ہند جاری نکرین تب تک خانہ آبادی
ہندوستانیان غیر ممکن ہی مگر حضرات باعقل سے امید ہی کہ اس امر قبیحہ اور غیر مستحسن کے
اٹھانے مین ساعی ہون کہ جس سے بہتری عوام ہند متصور ہی اور بچشم غور دیکھو کہ زیادہ تلک
اور جہیز لینے سے آج تک کوئی متمول نہوا بلکہ جسقدر لیا اسکا المضاعف خرچ کیا پس ایسے فعل سے
کیا فائدہ ہوا جس سے لیا گیا وہ مقروض اور خانہ ویران ہوگیا اور لینے والا متمول بھی نہوا یعنے
ایسے فعل کے کرنے کا ماحصل کچھ نہین ہی بجز اسکے کہ خانہ ویرانی اُسکا نتیجہ اور اپنے قرابتمند کو
تباہ کرنا اسکا ثمرہ ہی فقط فقیر کو بجز الحذر کہنے کے اور کیا ہاتھ ہی جسکا خون اُسکی گردن اور جسکا فعل
اُسکے ساتھ ہی الحذر الحذر۔

دفعہ ۸۔ دیکھیے جہالت کتنی بُری بُری شے ہی کہ جب سے یہ فرقہ مراتبات برہمہ شناسی اور
نوشت خواند بید اور بیدانت سے محروم ہوے اور کسی قسم کے علوم کے حصول کی لیاقت باقی
نرہے تب سے اسقدر جہالت دامنگیر ہوگئی کہ اُنکے ذہن سے لطافت انسانی اور کثافت شیطانی
اور قدر جامۂ بشریت اور تنفر طریقۂ شیطانیت کی تمیز نرہی یعنے بہترون کو دیکھا گیا ہی کہ ادنے ادنے
باتون پر باعث جہالت اپنا جان کھو کر شیطان ہوگئے کہ جنکی چوری جابجا بہت دیکھنے مین

آتی ہین —

دفعہ ۹ — طرفہ تو یہ کہ جب کوئی برہمن خسرو دشمن کسی وجہ بے وقوفی آمیختہ سے اپنے کو ہلاک کر ڈالتا ہی اُسکے ہم قوم چہ جاہل اور چہ عالم اُسکو برہم کہتے اور پوجتے اور پوجواتے ہین حالانکہ یہ نہین جانتے کہ برہم کسکا نام ہی اور وہ مرتبہ کسکو ملتا ہی ہرچند کہ بچشم خود وے لوگ دیکھتے ہین کہ فلان شخص جو باعث کم عقلی اور جہالت کے اپنے کو ہلاک کیا شیطان ہوکر عوام کی تکلیف دہی کرتا ہی جیسا کہ مثل مشہور ہی شیطان جان نہین مارتا حیران اور عاجز کرتا ہی تسپر بھی یہ عقل کے دشمن اس حرکت ناشایستہ کو حرکت نازیبا نہین سمجھتے اور اُسکی تقلید اگر خوف انگریز بہادر نہو کرنے مین اُتماز کمین اور انکا تخیل یہ رہتا ہی کہ یہ شیطان نہین ہی بلکہ ایک حصہ علیحدہ ہوکر برہم ہوگیا اُسپر دلیل یہ ہی کہ ایسا نہ سمجھتے تو برہم کیون کہتے اور کتنے پیپل کے درخت پر چڑھکر جنیؤ توڑتے اور اولٹا لٹکتے ہین ہرچند کہ اس مین پنڈتون اور دیگر لئیق برہمنون کا قصور نہین ہی پروے بھی کیا کرین جاہلون اور جانبازون سے کسی کا بس کچھ نہین چلتا مگر آیندہ سے اگر حضرات اس قوم کی احتیاط کرین اور مرتکب اس حرکت ناشایستہ کے نہون تو احمقان ہند نہ کہلاوین —

دفعہ ۱۰ — برہمنون نے فی الحقیقت اپنے ہم قوم کی پرورش کے لیے بہت بہت سے رسومات حضرات ہند پر ایسے مقرر کر دیے ہین کہ بڑی دقت اور کاوش سے اُنکا انسداد ہوسکیگا پھر ایک تقریبون مین جو اس فرقے نے اپنے چھنا لینے کے لیے رسومات اور مقامات قائم کر دیے ہین اگر ان اوقات پر ادا نہ کیا جاوے تو وے ابلہ فریب سمجھاتے ہین کہ نادہندون کا بھلا اور انجام بخیر ہی نہوگا اگر اُنکی ہرزہ گوئی محض لاطائل اور پوچ سمجھی جاوے کان لنترانیون سے کیا شدنی ہی صرف یہ رسومات ابلہ فریبی کی براہ حرفت اور جہت لاگی قوم مذکور کی ہی اسکے ادا اور عدم ادا سے دہندہ کا کچھ نقصان یا نفع نہین ہی تو کوئی شخص ایسا نہین کرتا مگر جو لوگ اسکو خوب سمجھتے بھی ہین خوانخواہ طریقہ آبائی کی پابندی سے مستعمل کرتے ہین اور جب یہ سمجھ لیا جاوے کہ کرنا فعل کا پرمیشر پر ہی اور وہ اپنے دھیان سے خوش ہوتا ہی کچھ لوٹیرون اور دھورت بازون کے دینے سے اُسکی خوشی ممکن نہین ہی تو

یقین باور کرو کہ نفس الاحصانہ کچھ اُسکا بُرا ہو کیونکہ اس دینے کا ماحصل کچھ نہین ہی جیسے ٹھگ
لوگ مسافرون کو ٹھگتے ہین ویسے ہی یہ قوم عوام ہند کو عقل سے خارج سمجھکر جلتے ہین اب
تمکو نظیر بدیہی مین اصل حقیقت کو کھولتا ہون خوب سمجھو مثلاً مسلمان یا انگریز ہمارے ہندوؤن
مین قوم کمینہ اس طریقے سے شادی نہین کرتے کہ جس طریقے سے مالدار ہنود کو برہمنان گمراہ
بناکر کراتے ہین تو بس غور اور تصفیہ کا مقام ہی کہ اس طریقے قدیم موحدہ عقلاے سابق کو اگر
کچھ اصلیت سے تعلق ہوتا تو بہ نسبت اُنکے اس طریقے کے پیرو کاران کو زیادہ فروغ ہوتا
حالانکہ یہ امر نہین ہی بلکہ غور سے دیکھو کہ جنکی شادی بڑی دھوم دھام اور مجمع عام پنڈتون
مین ہوئی از انجملہ کتنے لاولد اور بیوہ اور رنڈوا ہو گئے اور حق تو یہ ہی کہ علم جوتش بھی پنڈتون
نے اپنے حصول زر کی نیت سے بنایا ہی کاش یہ علم صحیح بھی ہو اُسکے ادراک عواطف معقولات
تک زمانہ حال کے پنڈتون کو لیاقت ہی نہین ہی دیکھو جواب نمبر ۱۲ کتاب کاشف دقائق ہنود
ہند کا **تمثیل دیگر** فی الاصل فرقہ کے اکثر حضرات مین دم بازی اور مردم فریبی غایت مرتبہ
کی سما گئی ہی کہ جسکی تشریح بدرجہ غایت مطول ہی از انجملہ ایک تازہ واقعہ جو خاص اس فقیر
حقیر کی سرگذشت ہی سننے کے قابل ہی واضح ہو کہ اس فقیر کے دو لڑکے ایک سری کشن سچانند سہاے
مد عمرہ اور دوسرا سری کرشن اچھوتانند سہاے مرحوم کو پرماتما نے عطا فرمایا تھا ایک روز
میرے صاحبان خانہ نے ان لڑکون کا زائچہ مجھکو واسطے بنوانے زائچہ مشرح کے دیا مین لیکر
تامل مین ہوا تب وے میرے تامل سے قیافہ لڑا کر کہنے لگے کہ ہرچند تم ان باتون کو محض
فضول اور مطلق بے ضرور سمجھتے ہو لیکن قاعدہ اور دستور خلائق کو کیا کروگے ضرور ہی کہ لڑکون کے
زائچہ رہین کیونکہ سب کی راے عام ایسی نہین ہی کہ جیسی خاص تمھاری ہی بلکہ مشہور ہی کہ برمہ
گیانی اور عارف کم ہوتے ہین اور جاہل اور مقلد گذشتگان زیادہ بلکہ ایسے اشخاص سے
زمانہ بھرا ہوا ہی فقط خیر ناچار پھر درویش برجان درویش دونون کاغذون کو اپنے پاس
رکھ لیا ۲۔ اتفاقاً پنڈت بھردن دت ساکن جلال پور پرگنہ اکبرپور ضلع فیض آباد کہ جسکی
شناسائی منشی لال رگھو بنس سہاے صاحب سب انسپکٹر ابہر ولا سے رہی اور اُن سے بندے
کو بھی زیادہ تر نیاز حاصل تھی قصہ کوتاہ بتحریک اُنکے دونون کاغذات بالا کی نقول بفہمید اس

امر کے کہ کاش علم جوتش کچھ صحیح ہو یا پنڈتون کے کہنے اور گنتی مین کچھ ثبات ہو دیدیا اور اُس نے
اُسی وقت دو روپیہ شگون کا لیا ۳ - اب طرفہ یہ سنیئے کہ کئی مہینے گذرنے پر اُس گوبر گنیش نے
ایک زائچہ سری کرشن اچھوتا نند سہاے میرے چھوٹے لڑکے کا دیا اور پڑھکر سنایا علاوہ اور سب
توصیفات اُسکے کے اس لڑکے کی عمر اسّی برس کی تبلائی الحاصل سخنان تملق کو پڑھکر آٹھ دس روپیہ
اور جھٹ لیا ہم بندہ مطمئن تھا کہ اب وہ لڑکا آفات زمانہ سے بموجب تحریر اس بیوقوف روزگار
اور سراسر نا واقف اسرار پروردگار کے محفوظ رہیگا ۵ - اب غضب پرمیشر کا دیکھیے کہ چھ سات
مہینے زائچہ لینے کے بعد وہ لخت جگر ظاہرا پیرون مین پھنسیون کے نکلنے کے عارضے سے مانند سری
کرشن جی کے عالم بقا کو چلدیا ٦ - اس نقیر نے تو بموجب قول گوسائین تلشی داس کے گرہ سوت بتنا
آدسوار تھ رت کر ہونہ نیہہ انہین تے ؛ انہو تو ہی تجینگے پاور تو نہ تجوا ہین تے ؛ من پچھتیہو اد سر بیتے ؛
عمل کیا کیونکہ عارف کا کام دنیاے دون کو نا پائدار اور اُسکے کارخانے اور لذائذ کو غیر ثبات
سمجھنا ہی قانع اور صابر مرضی پرماتما ہوا ۷ - بدین نظر کہتا ہون کہ پنڈتون کے دم جھانسے
مین نہ آؤ ورنہ یہ چلنے سے باز نہ آوینگے اور تم جانے سے روک نہ سکو گے ۸ - ایسا ہی ایک
دفعہ ١٨٦١ع مین کہ جب راقم بعہدہ محرر اول انکم ٹکس شہر بنارس مین نوکر تھا منشی لالہ
جٹا دھاری لال صاحب سررشتہ دار کمشنری بھی ایسے ہی واقعہ جانکاہ مین مبتلا ہوے تھے اور
بسبب لکھدینے زائچہ پنڈتان مشہور شہر بنارس کے دھوکھا اٹھایا تھا بیان کرتے تھے پس سمجھو کہ اس
جھوٹھے فرقے نے ہزاروں گھر جھوٹ اور فضول کہکر خراب کر دیے تسپر بھی ہنوز حضرات ہند اُنکا
پیچھا نہین چھوڑتے بلکہ بعض حضرات ہند انکا پیر دھو کر چرنامرت لیتے ہین اور سعدی کے قول پر
عمل نہین کرتے **شعر** ز جاہل گریزندہ چون تیر باش ؛ نیامیختہ چون شکر شیر باش ؛ فقط ۹
حاصل تحریر یہ کہ صاحبان ہند حضرت چالاک سے نہایت ہوشیار اور ان گوبر گنیشون سے
بدرجہ غایت کنارہ کش اور بیدار مغز رہین ورنہ دھوکھا کھاتے اور جاتے ہمیشہ رہینگے اور
یہ فرقہ جھوٹھا ہمیشہ چلتے اور دھوکھا دیا کرینگے پس ہر بشر کو لازم ہی کہ جملہ کام اپنا بلا استفسار ان
گمراہان آتما کے صرف پرماتما کا دھیان دھر کر اور اپنے کو فاعل نہ سمجھکر کیا کرے تب یقین واثق رکھو
کہ ایسے کرنے والونکا کام ہمیشہ انجام بخیر ہوگا اور جو اس طرح پر عامل ہوگا اُسکے کسی کام مین ہرگز ہرگز

نقص واقع نہو گا اور انجام کا بوجھا ذمہ پرمیشر کے رہیگا کہ جو نتیجہ دینے والا اور انجام بخیر کرنے والا ہر کام کا ہی دیکھو دفعہ ۴ و ۵ بیان نمبری ۱۴ کا۔

۱۱- **نظیر ثالث** - اب ایک اور کیفیت سنیئے کہ اس قوم کے بعض ایسے کوتاہ اندیش اور خود غرض ہین کہ صرف بدین نظر کہ کوئی مخلوق اُنکی اطاعت سے باہر نجاوے اپنے کو اشرف اور دوسرون کو خادم یعنے شیوک قرار دیا ہی جیسے کہ قوم کایست کہ یہ برن پنجم اور اشرف اور منتظم تمامی موجودات کے ہین کہ جنکی شان مین مہادیو جی نے اپنی پوتھی تصنیفی موسومہ رودرجامل تنتر مین پنج برنا کرکے لکھا ہی اور مہاپوران اور پدم پوران اور پوتھی پیدائش خاص سری چترگوپت جی مین یہ روایت توضیح تمام مندرج ہی ایسے برن شریف کو وے حضرات ناواقف شاستر اور پوران نے سودر کرکے مشہور کیا ہی اور دلیل اپنی یہ پیش کرتے ہین کہ بید مین صرف چار برن اور چار اسرم مندرج ہی اسکے سوا جو ہین وہ داخل برن اور آسرم نہین ہین بجواب اُنکے مین بھی کہتا ہون کہ فی اصلہ بید مین چار برن اور چار آسرم مندرج ہی مگر تم لوگ یہ سمجھو کہ ظہور اور برنہاے پنجمین کس کس درجے سے ہوا جب تمھارے ذہن مین تدریج ظہور برنہاے اور آسرم ہاے پنجگانہ آجاوے شک رفع ہوجاوے ۲ مختصر یہ ہی کہ پہلے چار برن اور چار آسرم ظاہر کیے گئے اور اُسی کے ساتھ چارون بید نمایان کیے گئے اور جب برن پنجم کایست اور آسرم پنجم کرل قدرت معبود سے نمود ہوے تب رودرجامل تنتر مہادیو جی نے تصنیف کیا کہ جنکی فضیلت مفصل اُس مین درج ہی ۳- اب تمکو مفصل سمجھاتا ہون کہ رودرجامل تنتر اور پدم پوران وغیرہ سے واضح ہوتا ہی کہ ظہور جناب چترگپت جی صاحب بعد گذر جانے ایک چوکڑی جگ کی ہوئی ہی یعنے اول ظہور خلقت شنبھومن اور ست روپا سے ہوئی جب ان خلقتون کی رفتہ رفتہ زیادتی ہوئی اور اس عرصے مین ایک چوکڑی جگ گذر گیا اور بباعث کثرت خلقت انتظام ملکی اور سیاست مدنی مین نہایت تفرقہ اور ابتری ہونے لگی تب برہما مراقبے مین بیٹھکر پرماتما کے دھیان مین لین ہوے اور دعائین مانگنے لگے کہ یا پرمیشر انتظام خلقت کیونکر ہوگا اور یہ مجمع غفیر بے دانش کیونکر راہ راست پر چل نکلے گا چونکہ پرمیشر ہر طلب مصفا مین جلوہ گر ہی

برہما کی استدعا کو قبول فرما کر ایک شخص نہایت حسین اور خوبرو اور کشیدہ قامت اور بالیاقت کو خواہش خاص اور نور منور عام سے ظاہر کیا کہ جیسے پہلے برہما کو ظاہر کیا تھا بلکہ اُنکو بھی اس خوبی اور لطافت سے ظاہر نہ کیا تھا اور ایک قلمدان قلم کار یعنے جواہر نگار پُر بہار مع ایک تختہ کاغذ زرفشان مرصع کار کہ جنکی صفائی اور نفاست اور چمک مجھسے ادا نہین ہو سکتی کیونکہ وہ دست خاص پرماتما سے ملے تھے برہما کے مراقبے کے روبرو اسطرح پر نمایان فرمایا کہ جیسے سورج کو صبح کے وقت واسطے روشنی خلائق اور رفع تاریکی کے نمایان کرتا ہی بفور طلوع پر حلت ہونے اس مجسم نور کے کہ جو رسول پرماتما تھے دیدہ دل برہما وا ہو گئے اور چشم ظاہری بھی کھُل اُٹھی برہما نے بفور نگاہ نہایت محظوظ ہو کر نام اُنکا چترگپت رکھا اور نجم برن کایست سے موسوم کیا اور اشرف المخلوقات اور مخبر موجوات اور منتظم کائنات کا خطاب دیا بعدہ انتظام سلطنت دنیا اُنکے تعلق فرمایا اور سمجھا کہ پرمیشر نے میری برار تھنا پر اسی کام کے واسطے اپنا نائب اور رسول بھیجدیا ہی بہر زمان بعد رفتہ رفتہ اُنکے حسن وجمال بے تمثال کا شہرہ ایسا پھیلا کہ سورج دیوتا جو چھتریون کے خاندان کے موجد اور سوسرمان رکھیشر جو برہما کے بیٹے اور برہمنون کے خاندان کے سرتاج تھے اپنی اپنی ایک لڑکی کی شادی جناب چترگپت جی صاحب سے جو ہمارے برن نجم کایست کے موجد تھے کردی کہ زوجگان رسول پرماتما سے جسقدر اولاد مین ظہور مین آئین تشریح اُنکی یہ ہی طفلکی سورج سے چار فرزند ۱ سورج دُج ۲ سری بالیست ۳ سکسینہ ۴ کلسرسٹ اور طفلکی سوسرمان رکھیشر سے آٹھ فرزند ۔ ۱ ۔ ماتھر ۔ ۲ ۔ نیگم ۔ ۳ ۔ کرن ۔ ۴ ۔ گوڑ ۔ ۵ ۔ اشٹ ۔ ۶ ۔ ایتھانا ۔ ۷ ۔ بھٹناگر ۔ ۸ ۔ بالمیک ۔ آب نہایت تعمق وغور سے ذہن لڑانا چاہیے کہ جس بزرگ زمانہ اور نور مجسم پرماتما جناب موصوف کی شادی برہمنون کے سرتاج اور چھتریون کے خاندان کے موجد اور مورث اعلے نے اپنے سے اشرف اور اعلے سمجھکر اپنی اپنی لڑکیون سے کیا کیا وے لوگ اگر سودر سمجھتے تو اپنے لڑکیون کی شادی کیون کرتے اور طرفہ یہ کہ جنکی بارات مین تمامی دیوتا موجود تھے کیا وے مانع نہوتے پس اس سے بھی ظاہر ہی کہ برن نجم کایست چارو برن سے افضل اور اعلے ہی کیونکہ ابتدا سے درمیان خاندان برہمن اور چھتری کے یہ رواج ہی کہ وے لوگ اپنی اپنی لڑکیون کی شادی اعلے تر اپنے خاندان سے سمجھکر کرتے ہاین چنانچہ اُنکے بزرگون نے

خاندان گوڑ وون میں ہ اولاد جنکی کہ کی شادی موصوف بسمجھکر اپنے سے اشرف او راعلے
اور علم بے حضرات کے خاندان انکے اب ۵ ہین قائم سے خوبی برہنات زمین پردہ کے کایستون
مہمات منتظم کو جو کایستہ بنچم برن اس قدیم بزرگان معتقد ہاے پوران بہ مند روایات ناواقف
جاوے سمجھا باعث کا علمی بے اور نالیاقتی اور حماقت انکی کہ اسکے بجز ہو کیس درک سو ہین دینوی
اور برہمن شادی اپنی اپنی لوگ کایستہ مطابق کے طریقے قدیم اس اگر - ۶ - ہی سکتا کہلا کیا درک اور
کاشف دیکھو نہین نازیبا طرح کسی اور ہی جائز پوران پدم روے از تو کرین مین خاندان کے چھتری
کے پریشٹر مین دفتر الیہ محتشم جناب بعد ازان - ۷ - کا اول نمبر جواب مین ہند مذہب دقائق
نتیجہ کا بد اور نیک اعمال کے شخص ایک ہر اور ہوے دفتر منتظم پر طرح کی پیشکار اور دار سررشتہ
عقبے اور دنیا بقاے تا انکو دینا کرا معاف کو جرم اسکے آوے پیش معذرت براہ جو بلکہ فرمایا عطا
درجہ ایسا کو پیغمبر یا جوگیشر کسی کہ دیکھو کے انصاف اور غور براہ اب - ۸ - فرمایا تفویض نے پریشٹر
موصوف جناب قدمبوسی انتقال بعد سب ہووے ثابت مزا جنکا کہ جوگیشر یا پیغمبر جتنے بلکہ ہوا نہین میسر کو
کا اعمال اپنے اور ہین سنتے کو نامہ اعمال اپنے کر ہو حاضر بستہ دست اور ہین ہوتے سرفراز سے
مشرف اور معزز سے مخلوق کلہم اور پیغمبرون تمام کو پرماتما رسول اس نظر بدین ہین پاتے نتیجہ
قوم اس بشر ہر مین جس کہ دیا کر منکشف حقہ الکما لہذا - ۹ - ہین محاسب وہ کے سب کہ چاہیے سمجھنا
کہے درسو انکو جو اور سمجھین بنچم برن کو اپنے کایستہ حضرات اور جاوے ہو واقف سے عقلمندی کی برہمن
وہ کافر اور منکر ہی بلکہ نکیر کا برادر ہی -

دفعہ ۱۱ - نفس ناطقہ سابق کی خود غرضی اور عوام ہند کی گمراہی دیکھکر نہایت طیش کھاتا ہی اور
نہایت شائستہ چند سطور لکھتا ہی کہ اے حضرات برہمنان عوام ہند کو ناحق کیون بھٹکاتے ہو اور بے وقوف
بنا کر انکے زر اور زمین کو کیون دمبازی سے لیتے ہو کیا تم لوگ یہ نہین سمجھتے کہ مکاری اور
فریب دہی کی سزا سرکار انگریزی مین نہایت سخت ہی بلکہ مجموعہ تعزیرات ہند کی تشریح دفعات
۴۱۵ و ۴۱۷ کو بغور دیکھو اور سمجھو ورنہ ایک روز خواہ نخواہ دھوکا کھا جاوگے کیونکہ جب عوام
ہند تمھاری ابلہ فریبی سے واقف ہو جاوینگے ماحصل اسکا یہ ہو جاویگا کہ تمھاری قدر فخر ہند سے
بجنس فاء منخر ہو جاویگی ورنہ باواز بلند کہا جاتا ہی کہ اب سے بھی اپنا اپنا ہوش اور عقل

سمجھاؤ اور عوام کو بہکانے اور اوچک اور بھیانک باتون کے سنانے کو مسدود کرکے حسب ہدایت
بید کہ جو ہنود کے واسطے ذریعہ برہمہ شناسی ہی حتے الامکان سیکھو اور سکھلاؤ ورنہ تمہارے باتون کے
کہنے سے دریغ نکرو اور جسقدر تم لوگون سے ہو سکے عوام کو طریقہ نرگن یعنے برہمہ شناسی کے
قاعدے تبلاؤ۔

دفعہ ۱۲۔ پرتما پوجن کے باب مین چند دفعات لکھنے کا قصد تھا فاما بخیال چند قلم انداز کیا
اور سمجھانا اُسکا او برعایۂ اور ردعا فہمی تر ستھوین ادھیاے سکھ ساگر کے جو دہم اسکندھ مین لکھا ہی
یعنے مہادیو جی نے سری کرشن جی سے بیان کیا ہی چھوڑ اُس داستان طول کا لکھنا فضول
سمجھکر خلاصہ اُسکا صرف اس قدر لکھہ دیتا ہون کہ جس پرماتما کی کوئی صورت اور شکل نہین ہی
اور جسکی بارگاہ معلے تک پہونچنا بھی کسی پرتما پوجن سے نہین ہو سکتا صرف وہان تک کی مدخلت
کے واسطے سنت گرو کی دیا اور سنتون کی صحبت یعنے ست سنگہ کافی ہوتی ہی ۲۔ پس اے
میرے دوستو بلا تامل پرتما پوجن کو چھوڑکر اسکی پوجن کرو کہ جسکی پرتما نہین ہی صرف اُسکی
قدرت سے تمامی کارخانہ نظر آتا ہی بلکہ جسقدر ہو سکے آہستہ آہستہ تصفیہ قلب کی روسے اس راہ
کج کو چھوڑ سیدھے دھیان پرماتما مین لین ہوتے رہو دیکھو دفعہ ۳ بیان نمبر اکا۔

دفعہ ۱۳۔ پرماتما کی نصیحتین اور فرمان اپنے گوش ہوش سے سنکر راہ راست پر چلو اور
اپنے بزرگون کے اُن طریقون پر نہ چلو جو اب ناپسند ہین کیونکہ پرائی چال اور ڈھرے پر
چلنے کا کام انسان کا نہین ہی بلکہ اُنکا ہی جو بیٹھ پر بوجھا لیے لیک لیک چلتے ہین۔

دفعہ ۱۴۔ ذرا غور سے دیکھو کہ پرمیشر نے جو عقل سلیم اور جوہر ذہن رسا اور فکر فراست رسا ہر یک
بشر کو عطا فرمایا ہی وہ کس مصلحت سے ہی یعنے وے کس مرض کی دوا ہین اب مین تمکو سمجھاتا ہون
یعنے یہ سب جوہر اس لیے عطا ہوے ہین کہ انسان عمدہ عمدہ باتین اختراع کرے اور بہ نسبت
پیرو کاری قدیم جو نقص دیکھے اپنے ہمعصران کو متفق الراے کرکے رفع کرے اور جو طریقہ نفیس
اور صحیح معلوم ہو تو وہی اختیار کرے اور ابلہ فریبون اور مکارون کے دام فریب مین نہ پھنسے
اور لالچیون کی بنائی اور اختراع اور ایجاد کی ہوئی باتون پر جو برخلاف اصل مخوف اور مرغوب
ہین غافل اور پیرو کار نہ بنے

دفعہ ۱۵ - راقم کی تحریرات کو جو بحکم پرماتما ہین تمام صاحب عقل اور بیدانتی اور ہر ایک مذہب کے عقلا ضرور پسند کرینگے گو ناوان اور جہلا اور بے علم مزخرفات سے یاد کرینگے تو کیا پروا مگر جو کہ نفس ناطقہ کے قول کو بیدون کے ریچون اور شوتروں سے تصدیق کریگا وہ نہایت عمدہ فرا پاویگا اور رسومات آبائی کے طریقہ پر جو غور کرتا رہے گا ضلالت کے سمندر سے نکلنا اُسکا دشوار ہوگا -

دفعہ ۱۶ - زمانہ سابق مین اجراے پرتما پوجن کا نہ تھا ہر ایک دھیان پرماتما کر کے مکت پدی کو پہونچتا تھا اگر اب کے لوگون کو بید کی پستک نورا نہ ملے تو سکہ ساگر ترجمہ سری مت بھاگوت جو ہر ایک جگہہ موجود ہی اسکے ایکادش اِسکند کے اخیر ادھیاے مین صاف لکھا ہوا ہی کہ نرگن روپ پرمیشر کا دھیان دھرو دیکھے پس پابند ان کرم کانڈ اہل ہندون کے واسطے سری مت بھاگوت سے زیادہ معتبر کوئی کتاب نہین ہی لہذا ہر فرد بشر کو چاہیے کہ پرمیشر کے نرگن سروپ کا دھیان دھرے اور اُسی مین محو ہو جاوے کیونکہ جو پابند کرم کانڈ اور برہمن بچن پرمان ہین وے اصلی منزل مقصود سے بہت دور ہین -

دفعہ ۱۷ - جو برہمن ہونے کی خواہش رکھے اُسکو لازم ہی کہ خواہش دنیا اور عقبے کو بالکل چھوڑ دیوے کہ یہ لوازمات اگیان یعنے جہل اور اودیا کے ہین اور جب اگیان سے مخلصی اپنی کر لیوے تب علم بید جو سراسر معقولات سے آراستہ ہے اور برہم بدیا اور عین سرور ہے حاصل کرے اور جب علم حاصل ہو تو دلائل عقلی سے تحقیق کرے پھر وہم اور خیال کو دفع کرے زان بعد آتما کا دھیان دھر کر اُسمین محو ہو جاوے -

دفعہ ۱۸ - جب برہم شناسی کا مرتبہ کامل ملجاوے تب عین برہم ہو جاوے اور جب تلک اس راہ سے کمال نپاوے تب تک سخن آرائی اور لاف زنی سے کچھہ حاصل نہین ہوتا کیونکہ یہ مقام حال ہی نہ مقام قال پس جو خواہش کو چھوڑ اور علم کو حاصل کر برہم مین محویت حاصل کرے وہ بیدانتی اور برہم گیانی اور برہمن ہی زبان درازی اور لاف زنی اور لسانی اور باپ دادا کی فضیلت اور برہمنیت جتانے سے کچھ فائدہ حاصل نہین ہوتا اور نہ کچھ کمال ملجاتا ہی مصرعہ اندرین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست دیگر بندگی باید

چاہیے ہر جا دگی منظور زیست وہ ہندی مثل ہی ذات پانت پوچھے نہین کوئی ؛ ہر کو بھجے سو ہر کا ہووے۔

نمبر ۹۲ بیان دنیا داری با قرینہ اور تعین اوقات اور اشکال تولد اطفال

اس کتاب مین بہت سے مقام پر یہ لکھا گیا ہی کہ اپنے زن اور فرزند مین رہکر خوش قرینگی سے دنیا بسر کرے اسکی وضاحت ذیل مین کیجاتی ہی کیونکہ جوگ و ریاضت مانع گرہستی نہین ہین ہر ایک گرہست فراغت سے دنیا کا کام بھی کرے گا اور پرمیشر کے نور مین لین بھی ہوتا رہے گا۔

دفعہ ۱ - ہر بشر کو چاہیے کہ جب ہوش سنبھالے علم حاصل کرے خصوصاً وہ علم کہ جسکا رواج اور قدر پیش حاکم وقت کے ہو کیونکہ وہ ذریعۂ رزق اور رافع دفع حیرت اور جہالت کا ہی اور جیون جیون بلوغ ترقی پاتا جاوے برہم بدیا کے حصول مین زیادہ ساعی ہو اور اچھے اچھے عالم اور فقیر اور مردان مرتاض سے ملاقات رکھے اور اُنکی صحبت سے نور پرماتما حاصل کرے۔

دفعہ ۲ - والدین کی رضا جوئی اور اپنے مرشد کی فرمانبرداری اور اپنی بی بی کی دلجوئی مرکوز خاطر رکھے اور جب پرمیشر استطاعت بخشے محتاجان اور بے نوایون کی خبر گیری اور اپنے آل و اطفال کے حفظ حقوق مقدم سمجھے۔

دفعہ ۳ - جب شادی ہو جاوے بہ نظر قائم رہنے انتظام پرمیشر کے حسب طریقہ ذیل استعمال کرے کہ نسلاً بعد نسل ایفائے خاندان اور نام و نشان کا ہو سوائے اسکے پڑھا کرے اُستادان قدیم کے تجربات کی کتابین کہ جو فائدہ دیوینگی اُسکی عقل اور قوت مدرکہ کو اور استعمال مین مین رکھے بید اور اُنکے ترجمون کو۔

دفعہ ۴ - یہان سے بیان تولد اطفال کے ضمیمے لکھے جاتے ہین جو کوئی دن کے وقت عورت سے مجامعت کرتا ہی وہ اپنے پران کو خشک کرتا ہی اور جو شب کو لذت جماع اُٹھاتا ہی اُسکو کچھ نقصان نہین پہونچتا ہی۔

دفعہ ۵۔ شب کے وقت صحبت نہایت مفید ہی اُسکا نطفہ بشرطیکہ کوئی وجہ مانع نہو ضائع نہین جاتا اور جو اولاد اس سے ظہور مین آتی ہاین خوش قرینہ ہوتی ہاین۔

دفعہ ۶۔ جو کوئی بعد پاک ہونے عورت کے حیض سے کہ جسکی چار روز کی میعاد مقرر ہی ۱۶ روز تک کہ ایام انجماد نطفہ کے معین ہاین صحبت کرے مگر اس قرینے سے کہ قریب نصف شب اور بعد اختتام پہر رات ہر ایک قسم کے تفکرات سے طبیعت کو صاف کر کے بکشادہ پیشانی و بخوشدلی ایک خوب لذت ہم بستری سے مسرور ہو کہ وہ داخل برمھ چرج ہی اور شل عبادت کے کیونکہ سبب ازدیاد خلق خالق کو یہ سعی ہی نہ واسطے حصول لذت کے۔

دفعہ ۷۔ اگر بعد فراغت حیض کے اپنی زوجہ سے ہم بستر نہو اور ما بہ احتفاظ نہ اُٹھاوے وہ داخل گناہ ہی کیونکہ ایک شخص منتظر کی عدم برآری مدعا ہی کہ مدار عصمت اور قناعت کا اوسی پر ہے۔

دفعہ ۸۔ ایام حیض مین عورتون سے مجامعت سخت ممنوع ہی اور اس حالت کے جماع سے مرد زن کو ایسے ایسے عارضے سخت ہو جاتے ہاین کہ جنکی دوا مین حکماے زمانہ ہمیشہ پریشان رہتے ہاین اور ایک قسم کی گرمی ایسی مضمر ہو جاتی ہی کہ جو قوت مدرکہ اور فہم اور ذکاوت ذہن پر پردہ ڈالدیتی ہی قس علےٰ ہذا دیگر امراض بھی ایسے سخت ہو جاتے ہاین ہر چند آدمی کو امتیاز اسکی کم ہوتی ہی مگر پرہیز ضرور ہی بدین نظر شاسترون مین ممانعت ہی کہ ایسی حالت مین عورتون کی شکل نہ دیکھی جاوے۔

دفعہ ۹۔ واضح ہو کہ ایک پکھہ کے ۱۶ یوم ہوتے ہاین تو جس پکھہ کے شروع مین حیض ہوتا ہی باستثناء چار یوم حیض کے ۶ و ۸ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۴ و ۱۶ کے رات کو ہم بستر ہونے سے فرزند پیدا ہوتا ہی اور ۵ و ۷ و ۹ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ کی شب کو جو جماع کرے دختر پیدا ہوتی ہی۔

پس انسان کو حسب طریقہ بالا استعمال کرنا چاہیے باقی ماندہ عطاے نتیجہ باختیار پرمیشر ہی بقول شعر

نہین گھر مین داتا کے ہی کچھ کمی ؛ مگر اُسپہ شاکر رہے آدمی۔

دفعہ ۱۰۔ جو رات واسطے پیدا ہونے لڑکے کے مقرر ہی عورت کو چاہیے کہ اُس رات کو اپنے معمولی غذا کم کرے تا کہ نطفہ عورت کا کم پیدا ہو اور مرد کا غالب رہے اور فرزند جوانمرد اور زور آور ہو

اگر اسکے خلاف وقوع مین آویگا لڑکا تو ضرور پیدا ہوگا مگر صفات اور عادات زنانہ اُس مین تاثیر
کرجاوینگی اسی طرح پر مرد کو اُن راتون مین لحاظ چاہیے جو ایام پیدائش دختر مقرر ہین ورنہ
دختر بعادت مردانہ پیدا ہوگی۔

دفعہ ۱۱۔ اگر دونون کے نطفے طاق یا جفت راتون مین برابر پڑجاوین فرزند حیز یا مخنث
پیدا ہو یا دختر بصورت حیز یا عقیمہ کے ظاہر ہو۔

دفعہ ۱۲۔ اگر عورت اُن ۱۲ راتون مین بحالت خواب تصور مجامعت کرے یا مجامعت کرتے
ہوے مرد کو اپنے ساتھ دیکھے اور اسی تصور مین انزال کرجاوے اُسکو حمل رہجاویگا کاشش
بچہ نہ جنے تو ایک مضغہ گوشت کا برآمد ہو اور جو وہ بھی برآمد ہوا اُسکا پیٹ اچھا ہوجاویگا اور جب
تک وہ گوشت شکم سے برآمد نہوگا امید پیدا ہونے اولاد کی نہین ہوتی ہی۔

دفعہ ۱۳۔ اگر خون حیض عورت کا مرد کی منی سے زیادہ ہو دختر پیدا ہو اگر مرد کی منی نطفہ
عورت سے زیادہ ہو لڑکا پیدا ہو اور جب کہ مرد کا نطفہ اور عورت کا دونون مقدار مین برابر ہون
مخنث پیدا ہو۔

دفعہ ۱۴۔ اگر وقت مجامعت اور قیام نطفہ کے اپان باد کا زور ہو تو اوسکے دو حصے ہوکے
توام پیدا ہوتا ہی۔

دفعہ ۱۵۔ مجامعت کی حالت مین مرد یا عورت متفکر یا اندوہگین ہو یا دل منتشر ہو یا کسی قسم کی
اضطرابی اُنکی طبیعت مین آگئی ہو اس صحبت کے ثمرہ مین کوئی جنے مگر کسی قسمون کے عیوب سے
ایک عیب ضرور ہوجاویگا جیسے اندھا یا بہرا یا دیوانہ یا لنجا یا ضعیف القوہ دیکھو دفعہ ۲۰۴
و ۲۰۵۔ الکھہ پرکاش اور صفحہ ۲۵ موج سوم گیان ساگر کو۔

دفعہ ۱۶۔ ہر مذہب اور ہر فرقہ مین ممانعت غیر عورتون سے مجامعت کی ہی اور جن عقلمندون نے
اس امتناع کو جس مصلحت سے جائز قرار دیا ہی نہایت مشکل سے اُسپر عبور ہوسکتا ہی وہ یہ ہی
کہ ہر فرد مردم کے لیے حسب قدرت ایزدی تعین پیدائش فرزند اور دختر کی رہا کرتی ہی اور
اور اس نطفہ کا حال کہ جو پیدائش اطفال کے لیے معین کیا گیا ہی کسیکو علم نہین ہوسکتا ہی وہ
نطفہ جس بطن یا بچہ دانی مین پڑیگا وہان پر لڑکا خواہ مخواہ پیدا ہوگا بدین تجربہ اکثر دیکھا گیا ہی

کہ بہتیرے عیاش جو طوائفین یا دیگر عورتین بالائی رکھے ہوے ہین اُنسے متعدد لڑکے پیدا ہوے
اور گھر کی زوجہ سے کوئی اولاد نہوئی وجہ اُسکی یہی ہر کہ وہ نطفہ پیدایش اطفال جو زوجہ کی پیدائی
مین پڑنے کو تھا وہ سرے کے رحم مین جاتا رہا اور بی بی کا رحم خالی ہو گیا تو پس کہان سے
اولاد پیدا ہو جہان وہ نطفہ گریگا وہان اپنا اثر دکھلاویگا بدین نظر ضبط شرط ہر اور زناکاری
اور عیاشی کے امتناع اور ضبطی شہوت کی ہدایت ہر۔

دفعہ ۱۷۔ علم سرودہ مین جس مقام پر کہ فضیلت اور اوصاف نفس راست اور چپ کے
لکھے ہوے ہین وہان پر لکھا ہوا ہر کہ اگر جین روانگی نفس راست مرد اور زن کے خط ماہ الاختلاط
اُٹھایا جاوے تو بلاشبہہ فرزند ارجمند اپنے ظہور سے آغوش والدین کو مسرت بے اندازہ بخشے اور
بحالت اجراے نفس چپ جب طرفین کے اگر نطفے قیام گزین ہو جاوین تو دختر پیدا ہو اور بحالت روانگی
سکمنا کہ عبارت اجراے ہر دو نفس سے ہر کاش قیام نطفے کا ہو تو حضرت مخنث پیدا ہون یا نطفہ
ضائع جاوے اور خوف اسقاط حمل بھی رہا کرتا ہر قس علے ہذا بحالت عدم مطابقت ہر دو نفس زن
اور مرد کے احتمال وقوع اُنھین وارداتون کا ہر کہ جو بحالت اجراے نفس سکمنا کے درج
کیا گیا ہے۔

دفعہ ۱۸۔ اکثر راقم نے بچشم خود دیکھا ہر کہ بہت سے حضرات کہ جنکو پرمیشر کی نامہربانی سے مسرت
اولاد نصیب نہین ہروے اُن گسائون اور رد صورت بازون کی التجائین کرتے ہین کہ جو خود براے
نان شبینہ محتاج اور ہر حال مین دست نگر دوسرون کے ہین اور بہتیرے دیوتون کی منت ملتے
ہین اور درگاہون مین مزارات سے لڑکا پیدا ہونے کی رقع تمنا چاہتے ہین اب مین تم ہی سے
پوچھتا ہون کہ یہ خفیف الحرکاتی عقلمند اور شریف کی ہین یا بیوقوف اور رذیل کی یہ مین نہین
کہتا کہ اولاد کے پیدا ہونے کی فکر نہ کی جاوے مگر یہ کہتا ہون کہ بحسن قرینہ کرو تاکہ دوسرے
ارباب روزگار نہ ہنسین کیونکہ سوکھینت اور اوجیت کے گھر پر مین نے دیکھا ہر کہ اچھی اچھی
نہایت خوب صورت جوان عورتین اپنی بے وقوفی سے جاتی ہین اور بعض مقام پر شب بھر
تنہا رہتی ہین اب اے برادران ہند تم انصاف کرو کہ یہ فعل عمدہ ہر یا بد اگر بد ہر تو تم تدارک
اور انسداد کرنا چاہیے اب مین تمکو وہ طریقہ بتلاتا ہون کہ جو پسندیدہ عقلا اور حکما ہر وہ یہ ہر کہ

کہ لڑکون کے پیدا ہونے مین بجز پرماتما کے اور کسیکو اختیار نہین ہی کیونکہ جو کچھ وہ چاہتا ہی کرتا ہی وہی ہر شخص کو لڑکا دیتا ہی اور ہر غریب کو امیر اور ہر امیر کو غریب بناتا ہی مگر ہر شخص کو اُسپر یقین ہی نہین ہی لہذا وہ اپنے حصول مطلب سے کنارہ ہی پس ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی ہر ایک التجا کو پرماتما سے چاہے اور ہمیشہ بصدق دلی اور بصفائی قلب اپنی دعا مانگنے اور استدعا پیش کرنے سے غفلت نہ کرے اور بحالت جلد نہ برآنے مدعا کے اُس سے آزردہ بھی نہو کیونکہ معبود لاہر ایک شخص کا امتحان لیتا ہی زان بعد اُسکی التجا کو مقبول کرکے اسکا نتیجہ عطا فرماتا ہی بہرحال تمامی عرض اپنی اُسی مالک حقیقی سے اظہار کرنا چاہیے اور تابع قدرت اور مرضی اُس پاک بے نیاز کے رہنا چاہیے۔

نمبر ۳۰ بیان رُستگاری مقلدان منقول اور پابندان قواعد قدیمہ نامعقول خلاف بید و توضیح مراتبات بیخودی و مدارج اتصال خداوند حقیقی

دفعہ ۱ - نفس ناطقہ الہام دے رہا ہی کہ سخت افسوس ہی اون لوگون پر جو کرم کانڈ اور اوپاشنا کے پابند اور واہیات رسومات خلاف بید کے مقلد ہین کیونکہ اُنکے تعلقات فضول محض اور مجہول مطلق ہین۔

دفعہ ۲ - جیسے مالا کا جپنا و پاٹ کا کرنا کام اُن نامحرمون کا ہی کہ جو اپ جاپ کی قدرت سے محروم ہین اور اُس شغل لطیف سے محض کور۔

دفعہ ۳ - بھون مین گھومنا انکو زیبا ہی جنکو بیٹھنے سے آرام نہ ملتا ہو اور اپنے جامہ کو ناحق کی تکلیف دینے سے عار نہ سمجھتا ہو اور بید اور بیدانت کے پڑھنے یا آتما کے دھیان دھرنے اور پرنو کے شغل کرنے کا مذاق نہ جانتا ہو۔

دفعہ ۴ - ترک اشنان اُنکو زیبا ہی جو اپنے دل کی صفائی کی ماہیت سے بے بہرہ مطلق ہو اور دل کے صفا کرنے کی قدرت نرکھ سکتا ہو۔

دفعہ ۵ - گلے مین سالک رام کی مورت باندھ کر گھومنا اسکا کام ہی کہ جو اپنے مالک حقیقی کو اپنے پاس حاضر نہ جانتا ہو اور پرماتما جو ہر گھٹ بیاپک ہی اپنے جسم کے اندر اور باہر کے موجود رہنے کی حقیقت سے اُسکے لاعلم مطلق ہو -

دفعہ ۶ - خانہ آباد کو چھوڑکر جنگل مین بھٹکنا اس نادان کا کام ہی کہ جو اپنے گھر مین کسی وجہ سے نرہ سکتا ہو کہ جیسے اشتہاری اور بائی نہین رہتے یا جنکو فراغت سے خورش اور پوشش کا ٹھکانا نہو مثل پچھوندو اہیر کے کہ جسکا قصہ مشہور ہی صرف کھانے کے واسطے گھر چھوڑدیا ہو کیونکہ جوگیشر کو صرف ترک تعلقات دنیوی دل سے چاہیے نہ جسم سے دیکھو دفعہ ۱ و ۲ بیان نمبری ۲۳ کو -

دفعہ ۷ - خلوت مین بیٹھنا اور بھوندیرون مین رہنا کام ایسے محبوسان محسوسات کا ہی کہ باہر نکلنے سے اتنے ڈرتے ہون کہ کنسٹبلان وارنٹ گرفتہ محسوسات فی الفور پکڑ لیوینگے اور ضبطی حواس اور دل کی نکر سکتے ہون -

دفعہ ۸ - زیادہ تر ان قسم کے مقلدون کا بیان منشی گردھاری لال صاحب نے اپنی کتاب تبیان ساگر مین نہایت خوبی سے لکھا ہی جسکو دیکھنا ہو وہان دیکھ لیوے یا شیخ ہر صفحہ ۹۸ کے ویسے ہی راے منشی بندرابن صاحب نے بہار بندرابن مین لکھا ہی وہ یہ ہی کہ مسجد طیار کرانا کام بادشاہون کا اور روزہ رکھنا اور اداے رکعت اور نماز پڑھنا کام گنہگارون کا ہی اور حج کرنا کام مسافرون کا اور روٹی کھلانا کام دردمندون کا اور پرہیز کرنا کام بیمارون کا اور غسل کرنا کام ناپاکون کا اور گلے مین قرآن لٹکا کے گھومنا کام بارکشون کا اور عبادت کرنا کام امیدوارون کا اور گوشہ مین رہنا کام قیدیون کا اور خوف ورجا مین پھنسے رہنا کام لڑکون کا اور عاشق ہونا کام عیاشون کا اور خدمت کرنا کام سعادتمندون کا اور بیخود ہونا کام مردون کا ہی فقط پس اے میرے دوستو اب تک جو تم لوگ بغیر ہادی گمراہ تھے تو خیر گذشتہ را صلواۃ آیندہ را احتیاط یعنی اب نفس ناطقہ کا حکم ہی کہ اس زمانہ کل جگ مین زیادہ تردد اور محنت کرنا کچھ ضرور نہین صرف پرماتما مین من لگائے ہوئے بیخود ہونے کا مرتبہ حاصل کرو اور جب تم ترک تعلقات خودی کو چھوڑ دوگے بیخودی خود بخود حاصل ہوجاویگی جیسے دوئی دور ہونے سے وحدانیت آجاتی ہی ویسی ہی خودی دور ہونے سے بیخودی ہو جاتی ہی -

نظر آوے تجھے ربّ یگانہ	خودی کا چھوڑ دے سب کارخانہ
تو ہو جاوے گا نورِ پاک مطلق	خودی کو چھوڑ دے گر دل سے مطلق

شعر مندرجۂ الکھ اموج

جب خودی تجھسے دور ہو جاوے	حق کی سوگند پھر جدا ہین ہم
خودی جب تک ہی تیرے دلمین دلبر	نظر آوے تجھے وہ دوست کیونکر
خودی کو چھوڑ کر کر ہوش ناداں	نہ غافل ہو کسی دم اُس سے اے جان
چھوٹے گی یہ خودی جب تیرے دل سے	نظر آئے گا وہ خوشنود ہو کے
تجھے ہی اس خودی کا عارضہ سخت	اگر یہ چھوٹ جا ہو جاے تو مست
دوا ہی اس خودی کے چھوٹنے کی	سدا آتم کے محویت مین ہو جی
سمجھ تو غور کر یہ جو خودی ہی	نہین دیتی ہی کرنے راہ کو طے
اگر چھوڑے تو یہ راہ خمیدہ	پہونچ جاوے جو ہی منزل حمیدہ
اگر عاشق بدل ہو آتما پر	خودی فوراً چھوٹے اے ماہ پیکر
ریاضت جس قدر ہین خوش سلیقہ	مقدم سب سے ہی چھٹنا خودی کا

رباعی

خود را بشکن کہ بت شکستن این است	بگذر ز خودی ز قید رستن این است
در گوشۂ خاطر عزیزان جا کن	در مذہب ما گوشہ نشستن این است

از خودی و از دوئی بگذر شتاب
تا کہ خیزد از میان دل نقاب

تمام شد

حصۂ اول

پرماتما نیمہ

آغاز حصۂ دوم معروف بہ آئینۂ روشن ضمیری

نمبر ۳۱ طریقہ پیدا ہونے روشن ضمیری کا عامل کے

وجوہ مین کہ جس سے صاحب کمال اور روشن ضمیر موسوم ہوتا ہی

دفعہ ۱ - کون کون سے عجائبات اور غرائبات قدرت ایزدی لکھے جاوین اور کیا کیا طلسمات کارخانہ آلہی شائقین کو دکھلائے جاوین ۲ جس مقام پر فہم و فراست فرشتے اور رکھیشر او منیشر کی حیران ہی اور ہر ایک اُسکی باریکیون کے دریافت پر معترف بقصور اور پریشان ہی پھر اُس مقام کی باتین کتا اس مشتے خاک سے کب ہو سکتا ہی اور دکھلانا مقتدرات عجائب غیبی اس ہیچ میرز سے کیونکر ظہور مین آسکتا ہی مگر ہان عقل کل اس طرح پر رائے زن ہی کہ جس کام کے انجام پر بشر اپنا دل بالتمام رجوع لاوے گا ماحصل دلدہی اور نتیجہ اجتماع خاطر بے شک ایک نئے قسم کا جلوہ دکھلاویگا کہ دیکھنے والا اُسکا مستانہ اور مخمور نشہ شراب ایزدی ہو جاویگا ۳ مگر یہ درجہ کب میسر ہوتا ہی اور یہ مرتبہ کیونکر ہاتھ آتا ہی کہ جب ذہن ذکا ادراک معقولات اور فہم رسا غوامض محسوسات سے ہمیشہ ایک قسم کا ربط اور ضبط رکھا کرے اور تصفیہ اور تجلیہ سے صفائی بطون کیا کرے تب تو البتہ روز بروز عجائب اور نفائس مظہرات جو آتما اور پرم آتما دیکھا کرے -

دفعہ ۲ - انسان بسبب عدم حصول علم مابعد الطبیعۃ اور ماقبل الطبیعۃ یعنے برمھ بدیا اپنے جسم کے حالات سے کہ مراتب عنصر کثیف مین کس کس درجہ تک رہکر مدارج عنصر لطیف پر کس طرح پہونچ جاتا ہے

نہین جانتا اور بسبب عدم ادراک دقائق معقولات یعنے بے علمی بید اور بید انت اور کتب ہاے
مترجمہ منشی کنھیا لال صاحب الکدھاری کہ جنکو فی زمانہ اچارج مذہب ہنود کہیے تو بجا ہی اور
جو کچھ وصف اُنکی شان مین لکھا جاوے زیبا ہی اور بوجہ عدم دریافت مضامین دیگر کتب تصوف
مترجمہ فیضی اور دیگر فقراے ہند اور ہر ملک کیفیات اور تفریحات اور اقتدارات آتما اور
جیو آتما یعنے نفس حیوانی اور نفس روحانی کہ جنکو عرض اور جوہر کی طرح تناسب لفظی ہی قائم
نہین ہو سکتا مگر بہ نظر فیض رسانی عوام جسقدر کہ ہیمدان کی معلومات ہی اُنکو ان صحائف پر رکھکر
صاف دل ہو جاتا ہی ورنہ یہ سب معلومات علمی بفقر کے وقت تصور مین باعث بے قیدی اپنا اپنا علم
ہی ساز اور سامان موجود کر نقصان ہوتے ہین اور تار تصور کی جنبش دیدینے مین نہایت
مستعد پان ظہور مین لاتی ہین - لہذا حکم پرماتما یہ ہی کہ انکو پابزنجیر کرکے ان صحائف قرطیس
مین مقید کردو کہ بہ تعمیل اُسکے اس نسخہ آئینہ روشن ضمیری کی تصنیف مین یہ فقیر آمادہ ہوا -

دفعہ ۳ - یہان سے بیان روشن ضمیری کی جاتی ہی - واضح ہو کہ روشن ضمیری دو قسم پر
منقسم ہی اول قسم کا بیان شرح آئینہ تصوف مین بہ نمبر ۵ اندرج ہی دوبارہ تشریح موجب طوالت
تحریر سمجھکر قلم انداز کیا دفعہ نمبر ۵ امین دیکھو دوسری یہ کہ جو طریقہ دھارنا سے حاصل ہوتا ہی
کہ جسکا مذکور آئینہ تصوف کے بیان سن سمادہ نمبری ۴ و بیان توضیح صفائی قلب نمبری ۶ امین کیا گیا ہی
اب مفصل بیان اُسکا یہ ہی کہ طریقہ ریاضت مین دھارنا ایک قسم کی ریاضت کا نام ہی اور وہ نہایت
مختصر اوقات اور تھوڑی تھوڑی مشق روزمرہ سے حاصل ہوتا ہی اور اسکی بھی دو قسم ہین اول یہ
کہ عامل طریقہ دھارنا سے خود مشاقی بہم پہونچاوے اور دوسرے یہ کہ دوسرے شخص کو بٹھاکر اُسکو مظہرات
ایزدی دکھلاوے -

دفعہ ۴ - صورت اول اور دوم مین فرق اس قدر ہی کہ طریقہ اول مین جو جو عجائبات نظر آتے ہین
اُسکو عامل خود دیکھ سکتا ہی اور طلسمات قدرت پرمیشر کو دیکھکر خود مسرت بے اندازہ حاصل کرتا ہی اور
شکل دوم مین عامل معائنہ قدرت اور عجائبات سے محروم رہتا ہی مگر معمول البتہ اس درجہ کو پہونچ جاتا ہی
کہ جس مقام سے واپس آنے کی اُسکی طبیعت نہین چاہتی اور اس عالم غیر متغیر تک آناً فاناً اُسکی
رسائی ہو جاتی ہی اور اُسکے بھی چار درجے ہین کہ جنکا مفصل حال دفعہ ۱۶ مین بیان ہوگا

Anand Koul Son of Shrider Pandit

مرقوم ہے۔

بیان شکل اول دفعہ ۵ ۔ جو کوئی اپنے پر آپ عمل کرے اُسکی شکل یہ ہی کہ تخلیہ مین بیٹھکر چراغ کی ٹیم یا کسی اور چیز پر جو اپنی انکھ سے اُونچے مقام پر رکھی جاتی ہی خوب نظر جما کر یعنے ٹکٹکی باندھکر گھنٹے دو گھنٹے تک برابر اُسکو دیکھا کرے اور نہایت ضبط اس امر کا رکھے کہ پلک آنکھون کی گرنے نپاوے اس ترکیب کی مشق سے رفتہ رفتہ آنکھون کی تپلیان یعنی مردمک چشمہا اندرون پردہ بصارت کے اولٹ جاتی ہین اور جب تپلیان اولٹ جاتی ہین عجائب اور غرائب منظرات پر ماتما دیکھنے مین آتی ہین وجہ یہ ہی کہ جسم انسان مین ہر سہ عالم کی کیفیت بھری ہوئی ہوتی ہی پس شائقین سمجھین کہ یہ بیان نتہائے مراتب غائب بینی اور پیشین گوئی کا ہی۔

دفعہ ۶ ۔ الغرض مردمک چشمہا یعنے تپلیون کا اولٹ جانا عجیب خاصیت سے پُر ہی کہ جسکی شرح نہایت مطول سے پُر اور معمور ہی اور جسنے اس کیفیت کو دریافت کیا وہ مظہر نادرات روزگار ہوا پھر اسکو بمقابلہ اس شغل لطیف کے دوسرا کوئی فعل عمدہ نہین معلوم ہوتا۔

دفعہ ۷ ۔ دستور یہ ہی کہ جب تپلی اولٹتی ہی اس حالت مین جس جس قسم کی کیفیتین دیکھنی منظور ہوتی ہین یا جس جس امور یا اسرار کا دریافت مرکوز خاطر ہوتا ہی بعینہ وہ تمام مافی الضمیر نظر آتا ہی ناظر یہ سمجھتا ہی کہ چشم ظاہری سے دیکھتا ہون مگر وہ سب منظرات قوت باصرہ کی تاثیر سے دکھلائی پڑتے ہین دیکھو دفعہ بیان نمبری ۴ کا۔

دفعہ ۸ ۔ اکثر یہ کیفیات حالت نیم خوابی مین کہ جسکو خواب شیرین بھی نامزد کرتے ہین عائد ہوجایا کرتی ہی اور مسلمانون کے مذہب مین محمد کا جانا معراج کے درجے مین جو مشہور ہی وہ بھی انھین تپلیون کے اولٹ جانے کا باعث تھا باقی رہا یہ امر کہ رمز نہایت مخفی رکھنے کے قابل ہی لہذا کسی نے آج تک اسکی شرح مفصل نہین کی اور دوسرے یہ کہ بہتیرون کو اس کیفیت کی مطلق خبر بھی نہین ہی باقی دینداری اور لسانی اور رشی ہی حقیقت واقعی اسی قدر ہی۔

دفعہ ۹ ۔ حالت شیرین خوابی کا نام ثریا ہی کہ جسکا شرح بیان نمبر ۱ مین رقم پاچکا ہی یہ حالت ہر بشر پر طاری ہوا کرتی ہی بشرطیکہ انسان اُسکے امتیاز اور غور مین رہے کچھ پیغمبر ولی اور رکھیشر اور جوگیشر پر حصر نہین ہی اور جو بشر کہ اس غور مین ہمیشہ رہتا ہی عمل ثریا مین نہایت لطافت او

حتٰی حاصل کرتا ہی کہ جسکی شرح طول عمل ہی صرف اسکا مذاق اُسی عمل کی تاثیر واقع ہونے پر معلوم ہوتا ہی تحریرات کے مطالعے سے وہ لطف نہین ملتا ہی۔

دفعہ ۱۰ - اِس حالت مین انسان غیب کی باتین سنتا ہی اور امورات شدنی اور غیر شدنی کو براۓ العین دیکھتا ہی اور ہر قسم کے کمال کا مجموعہ ہوجاتا ہی۔

نمبر ۳ بیان شکل دوم قواعد پیدا کرنے روشن ضمیری کا دوسرے کے لئے اس طرح کہ جس سے تمامی مخلوقات کی کیفیتین بلاتردد وہ دیکھ سکے

دفعہ ۱ - پیشتر بیان ہوچکا ہی کہ دوسرے پر بھی عمل غائب بینی کے اثر اور روشن ضمیری کے آثار پیدا ہوسکتے ہین چنانچہ قواعد اُسکے ذیل مین لکھے جاتے ہین اور ملک فرانس مین یہ عمل ڈاکٹرون کے استعمال مین بہ کثرت اور دوسرے شائقون کی مشق مین المضاعف ازان رہتا ہی بمصداق اسکے نسخہ طلسم فرنگ شاہد ہی اور وہ کتاب قابل معاینہ ہی بشرطیکہ جسکو زیادہ شوق معاینہ تجربات علم مقناطیسی کا ہو

دفعہ ۲ - قبل عمل کے لازم ہی کہ عامل کی طبیعت اپنے کام پر خوب جمی ہو اور اُسکا ارادہ مصمم قائم ہو اور کسی طرح کا غل اور شور اوس مکان مین یا قرب مین اُسکے نہوتا ہو اور مقام عمل مین کامل خاموشی ہو اور آمد و رفت بھی کسی کی وہان نہو ورنہ خیالات عامل اور معمول کے اُس طرف متوجہ ہوجاوینگے تو موجب نقص عمل کا ہوویگا۔

دفعہ ۳ - جسپر یہ عمل کیا جاوے ضروری ہی کہ وہ عمل کے ہونے پر راضی ہو اور عامل کے عمل ہوجانے کی نیت سے اپنی طبیعت کو جماۓ رکھے۔

دفعہ ۴ - عمل کے بار اول معمول نازک مزاج چاہیے رفتہ رفتہ حالت کثرت مشق عمل سے ہر شخص پر عمل چل جایا کریگا۔

دفعہ ۵ - اگر معمول عمل کے آثار کو روکے یا اپنی طبیعت کو خوب شی پیش نظر پر نہ جماوے تو اُسپر عمل کا اثر ہرگز نہوئیگا۔

دفعہ ۶ - بوتل پہلودار یعنے کرسٹل کا اثر نازک طبع آدمی پر ضرور ہوتا ہی اور مقناطیس اصلی کا اثر

ہو عامل اپنے ہاتھ مین لیے رہے خواہ مخواہ ہوتا ہی۔

دفعہ ۷ - بعض معمول پر عمل بار اول بلکہ کئی مرتبہ مین بھی نہین ہوتا عامل کو چاہیے کہ ہمت نہ ہارے اور عمل کے چل جانے کی نیت سے ہمیشہ مشق عمل کی کرتا رہے پس یقین ہی کہ اسکا عمل بہت جلد مؤثر ہوگا۔

دفعہ ۸ - یہ عمل خلوت مین بہ تنہائی بیٹھنے بجز عامل اور معمول کے کوئی دوسرا نہ رہے کرنا چاہیے کیونکہ خلوت ضرور ہی اور جلوت ممنوع۔

دفعہ ۹ - اکثر ایسا ہوتا ہی کہ عامل اور معمول بہت قریب ہون فقط اس قدر چاہیے کہ طرفین کی آنکھ خوب لڑے اور پلک نہ گرے۔

دفعہ ۱۰ - اس بیان مین دو تفریق ہی اول یہ کہ ایک شخص کو بٹھاوے اور اپنی آنکھ جماکر اُسکی جانب دیکھے اس قدر کہ سوائے عامل اور کچھ نہ کرے اور دوسرے یہ کہ عامل بعد تعمیل شرائط بالا اپنا ہاتھ معمول کے چہرے سے پیر تک اوتارے اور دم کرے تا حصول مدعا دونون ترکیبون سے ممکن ہی فرق اس قدر ہی کہ صورت اول مین عامل کا اختیار معمول پر کچھ نہین رہتا اور دوسری صورت مین معمول عامل کا تابع اور حکم پرور رہتا ہی اور اسمین پانچ درجے ہین اول ظہور غائب بینی دوم غائب بینی بشرکت حال سوم غائب بینی مع پیشین گوئی چہارم سکوت پنجم سکوت اسلے مع سلب حواس۔

دفعہ ۱۱ - اب تمکو رمز اصلی سے واقف کرتا ہون کہ عمل مقناطیس حیوانی مین معمول کے چہرے پر ہاتھ گذرانا جاتا ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ دونون ہاتھون کے سرے دو قطب ہین اور سر اور آنکھین اور سینہ نقاط ماسک کہ جہان یہ روشنی مجتمع ہوکر بھری رہتی ہی یہی وجہ ہی کہ ہاتھون کے گذرانے اور نظر یکسو جانے سے عمل مقناطیسی کا بہت قوی اثر ہوتا ہی۔

دفعہ ۱۲ - عمل بالا مین اکثر حالت دم بھی کیا جاتا ہی کیونکہ آدمی کے منہ مین ایک قسم کی کیفیت بھری رہتی ہی کہ جسکا نام اوڈائل زبان فرانس مین ہی اور ہر ایک جسم مین نصف جانب اثر ایک قطب کا اور جانب دیگر اثر دوسرے قطب کا ہوتا ہی پس بدین وجہ نظر جماکر دیکھے اور معمول کے سر اور پیشانی کے قریب منہ رکھکر دم کرنے سے بہت اثر ہوتا ہی۔

دفعہ ۱۳ - جس شخص کو معمول بنانا چاہی چاہیے کہ اُسکو اس ڈھنگ سے بٹھاوے یعنے اُسکا پشت سر شمال کی طرف ہو اور اُسکا چہرہ جنوب کی طرف اور دونون پیر اُسکے دکھن کی سمت کو پھیلے ہوے ہون تو بمقابلہ دوسری نشست کے یہ نشست عمدہ اور سریع التاثیر ہی -

دفعہ ۱۴ - جس شخص کو حسب طریقۂ بالا بٹھاکے پریشر کی قدرت دکھلانے کی نیت سے معمول بناوین چاہیے کہ اپنے دونون ہاتھ معمول کے چہرے سے پیر تک اُسکے اوتارین مگر جسم معمول کا عامل سے چھونجاوے مگر جسقدر ممکن ہو عامل معمول کے جسم کے قریب تر رہی -

دفعہ ۱۵ - اکثر اوقات بجاے سر اور چہرے اور شکم کے عامل اپنا ہاتھ معمول کے پہلو کی طرف سے اوتارے اور معمول عامل پر اور عامل معمول پر نظر جماکر دیکھے کچھ عرصے تک ہاتھون کو معمول کے قریب گذرانے کاشش متقناطیس مصنوعی بھی عامل کے ہاتھون مین ہو تو اور بھی فائدہ عمل بہ جلدی تمام نمایان ہو

دفعہ ۱۶ - اُونچے مقام پر عامل معمول کے مقابلہ قریب ہو کر بیٹھے اور اُسکے انگوٹھون اور انگلیون کو اپنے انگوٹھون اور انگلیون مین پکڑ کے نرم نرم دبائے اور جمکر اُسکی آنکھون کی طرف دیکھے اور تمام دل اپنا اُسکے اوپر جما دیوے اور معمول کو بھی چاہیے کہ وہ بھی مطابق طریقہ بالا کے عمل آور ہو اور جب عامل دیکھے کہ کچھ کچھ اثر معمول پر ہونے لگا تو اپنے ہاتھون کو پیشانی سے چہرے اور سینے کی طرف نیچے کے رخ حرکت دیا کرے اس ترکیب کے اثر سے یقین ہی کہ پاؤ گھنٹہ یا آدھے گھنٹہ مین اثر مقناطیسی جلد عائد ہو جاوے اور لحاظ رکھنا چاہیے کہ عامل اپنے دست راست مین معمول کا دست چپ اور دست چپ مین اُسکا دست راست پکڑے رہے کیونکہ مقابل بیٹھنے مین ایسا ہی ہو جاتا ہی اس گرفت مین بھی ایک کیفیت نادر ایسی بھری ہوئی ہی کہ جو مثل تار برقی کے صدہا مقامات طے کر کے عامل اور معمول کے دل اور روح مین سلسلہ یکتائی پیدا کر دیتی ہی وہ یہ ہی کہ ترکیب ہاے بالا کے کرنے سے ایک قسم کی تاثیر بطونی عامل کے دست راست سے نکلکر معمول کے دست چپ مین جاکر اور اُسکے بازو سے چپ پر چڑھ کے اور سینے مین گذر کر اور پھر بازو اور دست راست مین سے اوتر کر عامل کے دست چپ مین جاکر بازو کی راہ سے عامل کے سینے مین پہونچکر اُسی تدریج سے معمول کے جسم مین چلی جاتی ہی کہ جس سے حلقۂ موج پورا ہو جاویگا مگر نہایت احتیاط چاہیے کہ عامل اور معمول کا ہاتھ زیر اور زبر ہونے نہ پاوے یعنے جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہی ویسا ہی رہے ورنہ اثر مناقض

ہو کر معمول کو غش اور تشنج ہو جاویگا بلکہ نہایت تیزی سے اثر نمایان ہو گا کہ جسکی برداشت معمول سے بہت دشوار ہو گی۔

دفعہ ١٧ - جس شخص پر عمل کرنا منظور ہو اُسکے ہاتھ مین کوئی چیز دیدیوے اور اُسکو کہدے کہ اُس چیز کی طرف نظر جما کر خوب دیکھتا رہے اس طریقے کی عمل آوری سے بھی کچھ دیر کے بعد خواب آجاویگا اور غائب بینی طاری ہو جاویگی۔

دفعہ ١٨ - ایک ترکیب دوسری یہ ہی کہ آنکھون کے ذرا اوپر کی طرف اور پیشانی کے ذرا اونچ رخ کسی شے رکھی ہوئی کو معمول دیکھا کرے تھوڑے عرصے مین یقین ہی کہ تنی ہوئی نظرون کے باعث سے خواب غائب بینی بہت جلد جاوے۔

دفعہ ١٩ - کوئی چیز معمول کی آنکھون کے سامنے مگر آنکھون سے اونچی رکھی جاوے اور معمول اُسکو دیکھا کرے اور مزید بران عامل اپنی نظر بھی اُسپر جما دے اور وہ شے جسکو معمول دیکھا کرے طرف عامل اور بالاے سر عامل رکھی ہو اس قرینے سے جو نشست کرے کیفیت غائب بینی اور روشن ضمیری بہت جلد پاوے۔

ترکیبین شناخت اشخاص قابل العمل

دفعہ ٢٠ - مخفی نرہے کہ جن لوگون کی طبیعت مین سخت تنفر کسی چیز یا جانور سے دیدہ یا غیر دیدہ یا شنیدہ ہوا کرتا ہی ٢ اور جو کہ نازک مزاج یا بیمار یا مستورات حاملہ قریب الزائیدگی یا بچہ کم سن یا مردم تندرست یا مستورات نازک ہر قسم کے ہون اتنے اشخاص قابل العمل ہین کہ جنکی امید کامل ہی کہ نور پرماتما بلا تکلف دیکھین گے اور وہ پرمیشر بھی ان پر کرپا کر کے اپنا درشن دکھلاوے گا۔

دفعہ ٢١ - ایک دوسری ترکیب اور دیکھیے اور طبیعت کو خوش کیجیے اکثر اوائل مشق مین عامل کو چاہیے کہ پانچ چار آدمیون کو بٹھالے اور اُن سے کہے کہ وہ اپنے ہاتھ اس طرح پر رکھین کہ ہتھیلیان اوپر کی طرف ہون بعدہ عامل اپنے دست راست کی انگلیون کے سرون کو پہونچے سے نیچے کی طرف حرکت دیوے اور انگلیان برابر ہون خواہ ایک دوسرے کے پیچھے ہون لیکن معمول کے جسم کو چھونا نہ چاہیے مگر جسقدر ممکن ہو عامل معمول کے جسم کے قریب تر رہے اور

منکشف کرتا ہون کہ متعدد مرتبہ بطریق بالا انگلیون کے حرکت دینے سے غالب ہی کہ ان اشخاص مین
بعض کو ذرا گرمی اور بعض کو ذرا سردی اور بعض کو ایسا کہ کوئی سوئی چبھوتا ہی اور بعض کو گدگدی
اور بعض کو اپنا جسم سن ہوا معلوم ہوگا پس جن پر یہ اثر منجملہ آثار مرقومہ بالا معلوم ہو سمجھنا چاہیے کہ اُسپر
عمل مقناطیسی نہایت عمدہ ترین صفت سے ہوگا اور ظہور اور وقوع مراتبات روشن ضمیری اور
غائب بینی اور پیشین گوئی نہایت خوبی سے اُسپر طاری ہو وینگے ۔

دفعہ ۲۲ تفریق خواب معمولی اور مقناطیسی اور توضیح رفع عارضہ شب بیداری

شائقین پر مخفی نرہے کہ خواب مقناطیسی مین حواس باطنی بیدار ہوجاتے ہین اور حواس ظاہری معطل
رہتے ہین اور خواب معمولی تو ہر شخص پر ہر روز عائد ہوتا ہی اُسکی شرح کیا ضرور ہی ۲ مگر جسکو نیند
نہ آتی ہو اگر اُسکو پانی مقناطیسی پلا دیا جاوے تو غلبہ خواب کا ضرور ہوجاوے گا اور ماسوا اِسکے
دوسری ترکیب نہایت عمدہ ہی کہ ایک کمرے مین روشنی ذرا فاصلے پر رکھکر ایک روشن
چیز اپنی آنکھون کے اوپر کی طرف اس طرح رکھین کہ اُسکے دیکھنے کے واسطے آنکھون کو احوال
مانناضرور رہو پس بالتخصیص مفہوم کر لینا چاہیے کہ اُسکو نہایت شیرین اور لطیف خواب آجاویگا ۔

دفعہ ۲۳ شناخت آثار عمل ۔ جس وقت یہ عمل اپنا آثار دکھلاتا ہی آنکھون کی پلکین پھپنے
لگتی ہین اور جھکی جاتی ہین اور اگر پلکین کھلی بھی رہین تو اکثر حالتون مین گویا آنکھون کے اوپر
ایک پردہ سا آجاتا ہی اور جس شخص پر عمل کیا جاتا ہی اُسکی نظر سے عامل کا چہرہ اور اور اشیا
چھپ جاتے ہین بعد اُسکے نیند سی آنے لگتی ہی اور تھوڑی دیر کے بعد غلبۂ نیند کامل ہوتا ہی
ازان بعد جب وہ جاگتا ہی گہری سانس لیکر اور ناگاہ اور اپنی شیرین خوابی کا مداح ہوکر عامل کا
شکرگزار ہوتا ہی اور اکثر وقت معلوم ہونے آثار مندرجہ دفعہ ۱۲ کے بعد فوراً خواب آجاتا ہی ۔

دفعہ ۲۴ ۔ اس علم کا نام مقناطیس حیوانی جو رکھا گیا ہی وجہ اس کی یہ ہی کہ روح دو قسم کی ہی
اول حیوانی اور دوم روحانی ہندی زبان مین پہلے کا نام جیو آتما اور دوسرے کا نام پرماتما
ہی کہ جسکو نفس ناطقہ اور روح زندگی بھی کہتے ہین ۲ ترکیب ہاے مندرجہ بالا سے جیو آتما تفریح
ہر سہ عالم کا کرتا ہی رفتہ رفتہ مشاقی سے اس مرتبہ جیو آتما سے گذر کر پرماتما کی تفریحات کے مدارج بھی

دیکھتا ہی اور جب معمول اس مرتبہ اعلےٰ کو پہونچتا ہی مجمع کمالات اور جامع ہر ایک صفات کا ہو جاتا ہی
کہ جس درجے کے پہونچنے کے لیے رکھیشر اور منیشر اور جوگیشر اور پیغمبر اور ولی مترصد اور خواہشی
رہتے ہین ۔

دفعہ ۲۵ ۔ ایک رمز نہایت تعجب انگیز اور اسرار غیب خیز کو بلا تحاشا لکھ دینے کے لیے الہام ہوتا ہی
کہ جسکے عمل سے شائق صاحب کشف اور کمال بن جاوے اور وقوع پیش بینی اور پیشین گوئی بحالت
بیداری خود بخود بلا عمل مقناطیسی ہو جاوے وہ یہ ہی کہ جب آدمی حالت فکر اور غور کامل مین
ہوتا ہی اور اُسی غور کے دریا مین خوب ڈوب جاتا ہی تو اُسکے دل پر ایک قسم کی کیفیت نادر
ایسی طاری ہو جاتی ہی کہ اُسکو واقعات آیندہ کی کیفیتین اُسکے تصفیہ قلب کے باعث سے
معلوم ہو جاتی ہین فقط اس سے متیقن ہوتا ہی کہ پرماتما نے غور اور سوچ کو جو غایت مرتبہ کو کیا جاے
کہ جس سے اجتماع دل اور حواس کا ہوتا رہتا ہے بڑا درجہ اور شرف عطا فرمایا ہی اور
حد درجہ کی طاعت بخشی ہی وجہ خاص یہ ہی کہ جب تعمق غور کا اخیر درجہ ہو جاتا ہی اُس
حالت مین دل منور ہو جاتا ہی اور باعث کمال محویت غور کے خودی اُسوقت اُسکے جسم اور
دل مین باقی نہین رہتی لہذا وہ اپنے جسم مین اور تخت گاہ دل پر کہ جو مقام اجلاس پرماتما ہی
وہ پرماتما کہ محیط ہر مقام اور ہر مقام کہ مشرف اور منور اُسکے نور سے ہی تمامی امر ملحوظ اور مرکوزہ کو
مثل آئینہ کے جو لوح محفوظ اور جوہر نفس ناطقہ کی وسعت مین معلق رہتا ہی اُسکو نظر آنے لگتا ہی
پس سمجھنے کی بات ہی کہ جوگیشرون کو اسی مرتبہ مین پہونچنے سے پرماتما کے نور منور کا درشن ملتا ہی
اور شائقین کو جو واقعات آیندہ کی کیفیتین اور حالات معلوم ہوے تو کیا عجب ہی گو آدمی کو ایسی امید
نہین رہتی ہی کہ اُسکو کیفیات غیر مترقبہ نظر اجاوینگے مگر وہ حالت پرمیشر کی کرپا اور اجتماع
دل کے نتیجے کا باعث ہی کیونکہ اُسکی بڑی شان ہی کسی نے انتہا نہین پائی اور اُس نے جماؤ
طبیعت کو نہایت مرتبہ کا اثر بخشا ہی ۔

دفعہ ۲۶ ۔ اس کتاب مین بہ نظر اختصار عمل مقناطیسی کی بالکل کیفیتین جیسا کہ طلسم فرنگ مین مفصل
درج ہین تشریح اُنکی نہین کی گئی مگر تھوڑا سا بیان وقوع کیفیات مذکورہ ذیل مین لکھتا ہون پہلے
یہ کہ ایک آدمی کا اثر دوسرے آدمی پر فاصلہ سے ہوتا ہی دوسرے یہ کہ ایک آدمی کو دوسرے

آدمی کے ارادے اور مرضی اور حواس اور حافظہ اور مدرکات اور حرکات اور سکنات پر
بحالت خواب بھی اس طرح پر حاصل ہوتا ہی کہ معمول ہوش مین رہے اور عامل کی تلقین کا
اسپر اثر ہو اور اس طرح پر بھی کہ معمول خواب مقناطیسی مین ہو اور عامل کی طرف سے تلقین
ہو خواہ نہو تیسرے یہ کہ حالت خواب مقناطیسی ایک خاص حالت ہی اور اسمین معمول کو ایک
خاص قسم کا وقوف حاصل ہوتا ہی۔ چوتھے یہ کہ اس حالت مین معمول کو ایک نئی قوت
ادراک حاصل ہوتی ہی اور اس قوت کے ذریعے سے وہ اشیاء قریب او دبعید کو بلا ذریعہ
حواس ظاہری کے دیکھ سکتا ہی پانچوین یہ کہ اکثر معمول کو ایک خاص شرکت اور آدمیون سے
ایسی ہو جاتی ہی کہ اُسکے ذریعے سے اُنکے خیالات اُسکو دریافت ہو جاتے ہین چھٹے یہ
کہ اس شرکت اور غائب بینی کی قوت کے سبب سے معمول فقط واقعات گذران نہین بلکہ
واقعات گذشتہ اور آیندہ معلوم کر لیتا ہی ساتوین یہ کہ معمول اپنے جسم کے اندر کا حال
اچھی طرح جان لیتا ہی اور بیان کر سکتا ہی آٹھوین یہ کہ اس عمل کے ذریعے سے حالت سکوت
اور حالت سکوت اعلی پیدا ہو سکتی ہی نوین یہ کہ یہ سب آثار بلا عمل مقناطیسی خود بخود بھی پیدا ہو جاتے ہین
اور یہ حالت عمل مقناطیسی کے تاثیر کی بنیاد ہی دسوین یہ کہ فقط انسان کے جسم کے ذریعہ سے ہی نہین
بلکہ غیر ذی روح اشیاء کے ذریعے سے بھی مثل مقناطیس مصنوعی اور کرسٹل اور ظروف وغیرہ کے کیفیت مقناطیسی
کی تاثیر پیدا ہوتی ہی اور پانی اور اشیا مین یہ کیفیت منتقل ہو سکتی ہی واضح ہو کہ اگر تلاش مزید کی جاوے
اور یہ علم مقناطیس فروغ پاوے تو انسان فرو بشریت سے گذر کر حضرات روحانیون مین گنا جاوے
اور دوزخ اور بہشت دیکھے اور مُردون کی ارواح سے باتین کرے اور انکا پیغام لادے اور دور
و نزدیک کی خبرین صحیح بتلاوے اور مال مسروقہ کی ٹھیک ٹھیک خبر پہنچاوے۔ اور قلب گردانی کی
کیفیت بھی نہایت خوبی سے دکھلادے۔

نمبر ۳۳ بیان اُس کیفیت نادر اور غیر مترقبہ کا کہ جس سے پرماتما فی الفور
ملجاوے اور لطف یہ کہ کوئی ریاضت شاقہ یا سہل الاصول ہمعیت
اوستادان قدیم بھی نکرے

وقعہ ۱ - اس کتاب مین بہت سے مقامات پر قسم قسم کی ترکیبین لکھی گئی ہین کہ جنکی تاثیر مدرکات اور عملیات سے وصل پر ماتما ہوا ور دوئی درمیان دل سے نکلجاوے مگر وہ ترکیب کہین نہین لکھی گئی کہ جسمین پر میشر نے الفور ملجاوے اور بلا تحاشا پردۂ دوئی دل سے اُٹھ جاوے اور کسی قسم کی ریاضت شاقہ یا سہل الاصول نہ کی جاوے اس کتاب کے بیانات پر کیا خاتمہ ہی فقرا ے زمانہ سابق نے بھی بہت سی کتابین تصنیف کی ہین مگر کسی تو تھی یا کتابون مین اس طریقے کی توضیحات نظر نہ آئین اور نہ کوئی فقیر یا گرہست یا برمہ گیانی یا عاقل یا عالم کسی مذہب اور فرقہ کا ایسا ہی کہ جو اس قسم کی توضیح کے لیے دم مارے یا اس بیان مجمل پر سر ہلاوے اس بحث کو عارف اگر سُنے سن ہو جائے اور اس رمز کو دنیادار اگر سُنے غش کھا جائے پرم ہنس کے کان مین اگر اُسکی دُھن پڑے سکتے مین آجاے برمہ گیانی کے کانون مین جو یہ شبد پہونچے بلا مبالغہ بیہوش ہو جائے -

وقعہ ۲ - راقم جب پہلی دفعہ لکھتا ہی تھا اور قلم اپنا رکتا نہ تھا تب تک نفس ناطقہ بول اُٹھا کہ اے منشی جے دیال سنگھ تمنے تو غضب کیا یہ بیان کیا ہوا گویا معمے کے بوجھانے کا خیمہ نصب کیا تحریر تمھاری چیستان کی مصری کی ڈلی ہی یا مسلم معما یا پہیلی ہی تب فقیر نے عرض کی کہ اے عقل کل میری آپ سے کیا چھپانا ہی جبکہ اپنا منشا اسرار غیب سے ہر ایک کو جتاتا ہی اس فقیر کے ذہن مین ایک شعر دیوان ناصر علی کا ولولہ کر رہا ہی اور بلاغت مضمونی اُسکی محویت پر ماتما ایسی دے رہی ہی کہ بندہ تو بیخود ہو رہا ہی عالم استغراق مین ہوش کھو رہا ہی کہان طاقت گفتار رہی جبکہ شراب محویت سے سرشار ہی یہان تک کہنے کی تو فرصت ملی پھر خمار نشہ نے مہلت ندی تو بے اختیار عالم بے ہوشی مین یہ شعر زبان سے نکل آیا گویا تقدیر عوام نے اُسکی کر یا سے نیا رنگ پایا شعر بکوشش سے رو دم چون برق در آغوش بے تابی ؛ دران ساعت کہ شوقش مے برد از کف عنانم را ؛ جب آتما رام نے اس شعر کو سن لیا تب مدہوش کو ہوش مین لاکر اُسکی توضیح مدعا کا ارشاد فرمایا اور کہا کہ جس سرور مین تو ڈوب رہا تھا اُس سے عوام کو مطلع کر کیونکہ مثل مشہور ہی سہ کہ حلوا بہ تنہا نہ بایست خورد ؛ لہذا بہ تعمیل ارشاد قالب امقلوب اس معاد غش افسزا کے عقدہ مالانحل کو حل کرتا ہون گویا آئینہ سخاوت کو اپنی اولوالعزمی سے

پیش شائقین بیدریغ دہرتا ہون۔

دفعہ ۳ توضیح شعر مذکورہ عشق مین بیخود ہوجاتا یعنے پریم آتما مین بیہبل اور جوش محبت پرماتما مین اپنے دل کو بالکلیہ مگن کرلینا وہ یہ حالت ہی کہ جسوقت وہ یکایک طاری ہوتی ہی انسان اپنی خودی سے بیخود اور اپنے ہوش و حواس سے بے خبر یعنے ایسا سرشار اور سرمست پریم پرماتما ہوجاتا ہی کہ دین اور دنیا کے جمیع افعالون اور امیدون اور خواہشون کی تمنا کی خبر کچھ اُسکو نہین ہوتی اور اس حالت مین بجز اپنی آتما کے دوسرے کی یاد اور سدھ بدھ بالکلیہ بھول جاتی ہی جب وہ حالت انسان پر طاری ہوتی ہی یہ ہمیشہ خود بخود ملجاتا ہی کیونکہ پرمیشر سے مل جانے کے واسطے ترک دوئی اور خودی ضرور ہی اور اُس حالت مین انسان دوئی اور خودی چھوڑ کر تمام مجسمہ سرشار پریم آتما ہوجاتا ہی تو قاعدہ یہ ہی کہ جسکے کمال خواہش این انسان بدرجۂ غایت محو ہوجاویگا اور دنیا و مافیہا کی کیفیات سے خبر کچھ بھی نہ رکھے گا اُس دم آتما اُسکو خود بخود مل جاویگا۔

دفعہ ۴ ۔ اس قسم کی نظیرین بہت سے قصہ جات پوتھی بھگت مال مین مندرج ہین دیکھو اس مقام پر لکھنا موجب طوالت عبارت ہی اور آرن کانڈ رامائن مین دیکھو کہ سربھنگ مُن اور ستیچھن مُن نے جس وقت سنا کہ مہاراج سری رامچندر جی سوامی واسطے درشن دینے کے تشریف لاتے ہین تو انھون نے غلبۂ شوق سے اپنے کو مہاراج دہراج کے حضور اس طرح پر حاضر کیا اشعار مندرجہ رامائن مصنفۂ منشی جگناتھ پرشاد صاحب سے ؎ جو آمد رام عابد نے کیا گوش ٭ رہا اُسکو نہ تن من کا ذرا ہوش ٭ بصد بیتابی و شوق تمنا ٭ ہوا پابوس شاہِ عالم آرا ٭ وفورِ عشق سے آخر تنِ زار ٭ بھڑک اٹھا برنگِ شعلۂ نار ٭ ۔

دفعہ ۵ ۔ اے عوام ہند اگر تمھاری قوت مدرکہ اپنی تاثیر کے ظہور مین لانے سے تمھارے ساتھ دریغ نہ کرے تو ایسا پریم ظہور مین لاؤ کہ اُسی کے ساتھ محویت بھی حاصل ہوجاوے اور جب پریم آتما مین مگن ہوکر محو اسکے دھیان اقدس مین ہوجاوگے تو تمکو خود ایسی کیفیت

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

دسرور حاصل ہوجاویگا کہ بار ثانی تعلیم ادستاد یا ہدایت مرشد کی چندان ضرورت نہوگی اپنے ہی
قصور مین تم خود ست رہا کروگے اور تمہارا چہرہ اور جسم ایسا منور ہوجاویگا کہ دیکھنے والے دیوانے
بنجاوینگے بقول شخصے مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔

نمبر ۳۴ بیان نظر آنے جسم لطیف کا آئینہ جسم انسانی مین مع توضیح کیفیت ہاے ہمزاد و معاینۂ بدیہی بیراٹ سروپ

دفعہ ۱ - اشتدلال کمل سے نفس ناطقہ الہام دیتا ہو کہ بہت سے مقامات مین اس کتاب کے
لکھا گیا ہو کہ اپنے کو آپ دیکھنا یہ اعلےٰ درجہ ریاضت کا ہو مگر کسی بیان مین توضیح اسکے دیکھنے کی نہین
کی گئی و نہ کسی صاحب کمالون نے اپنے اپنے گرنتھون مین اسکی تشریح کی ہے پس تمپر فرض ہے
کہ اس رمز مخفی سے عوام کو خبردار کرد و اور نقاب عدم ادراک کا جو اچھے اچھے بیگیانون کے دلپر
پڑا ہوا ہے اپنی فصاحت بیانی سے اوٹھا دو لہذا بہ تعمیل فرمان فرمان دہ غیب اس فقیر کو وہ رمز
مخفی کہ جسکی تشریح مین تمامی دیوتا اور رگھیشر عقد اللسان ہو گئے گو جانتے رہے ہون پر اظہار
نہ کرتے کے اظہار کرنا لازم آیا بدین نظر بصراحت تمام اون جمیع قواعد مجتجبہ کو ضبط تحریر مین در لاتا ہون
گویا آئینہ خاتمۂ کمالیت کا بہ پیش نظر شائقین رکھتا ہون کہ جسکے شرف مطالعہ اور استعمال سے جسم لطیف کو
اپنے جسم کثیف کے اندر شائقین دیکھ لیوین اور بیراٹ روپ نارائن کے بلا تکلف درشن سے مشرف
ہوویں اور ہمزاد جو ایک دوست اپنا ہمیشہ ساتھ رہتا ہو اور کوئی ناواقف اوسکے کوائف سے
آگاہ نہیں ہی فقیر آگاہ کردیتا ہے اونکی جگت یہ ہے۔

دفعہ ۲ - شائق کو چاہیے کہ صبح کے وقت میدان مین کھڑا ہوکر سورج کی طرف پشت اور پچھم جانب
رخ کرے اور اپنی گردن پر خوب نظر جماکر دیکھتا رہے قبل اسکے کہ پلک گرے اوسی نظرون سے آسمان
پر نظر کرے تب اوسکو مسلم اپنا جسم یا کمر سے اوپر آسمان پر نظر آویگا پہلے سیاہ یا سندلی رنگ نظر آئے گا
زان بعد کئی روز پر کئی قسم کا رنگ دیکھ پڑیگا یعنے مشاقی اور پوشش نوع بنوع سے رنگہائے
گوناگون نہایت صاف اور خوب نظر آوینگے اور غوامض قدرت نارائن کماحقہ دیکھ سکین گے مخفی

نر ہے کہ اسی سروپ آسمانی کو بیراٹ روپ نارائن کا شاستروں میں لکھا ہوا ہے۔

دفعہ ۳ ۔ حسب ترکیب بالا بجاے وسیع بمقابلہ سورج یا چراغ کے بیٹھ کے یا کھڑا ہو کر پشت اپنی کر کے معاینہ اپنی گردن عکس افتادہ کا کرے اور حسب قاعدہ مندرجہ دفعہ ۲ نظر جما کر دیکھے ازان بعد اپنی آنکھ اس سرعت سے بند کرے کہ اثناء بند کرنے میں پلکیں گرنے نپاویں پھر مطمئن ہو کر غور کرے کہ کیا شے نظر آتی ہے تو حالت غور میں اوسکو اپنا ہی جسم لطیف مسلم دیکھ پڑے گا رفتہ رفتہ مشاقی سے عامل کا جسم آئینہ کے مانند ہو جاویگا یعنے جس وقت اپنا چہرہ دیکھنا منظور ہو گا بفور بند کرنے آنکھوں کے دیکھ لیا کریگا جس طرح سے کہ آئینہ میں اپنی شکل دیکھ لیتا ہے اور آب ساکن تالاب میں اپنی شکل مجسم مع الروح دیکھ لیا کرتا ہے۔

دفعہ ۴ ۔ واضح کر دینا اس رمز کا بھی ضرور ہوا کہ اس عمل کی حالت مشق میں علے الدوام مشاقی چاہیے ناغہ ہونا موجب نقصان عمل ہے یعنے ایک روز کے ناغہ ہونے میں بھی تا حالیکہ کامل قدرت اور استعداد نہو وہ تاثیر باقی نرہیگی اور وہ اثر و کیفیت اصلی جاتی رہیگی ہر چند کہ وہ بھی بعد مشاقی کامل کچھ عکس دیکھ سکے گا مگر وہ خوبی باقی نرہیگی جو حالت مشاقی کامل بلا ناغگی میں ظاہر ہوتی ہے

دفعہ ۵ ۔ جب سایہ اپنا خوب نظر آنے لگے تو چاہیے کہ اوپر سے اوتارتے ہوے اپنے قریب مقابلے میں اوس سایہ کو لاوے جب چندے اس میں بھی مشاقی ہو جاوے تب اُس سے باتیں کرنا شروع کرے وہی سایہ ایسی ایسی لطافت امرار غیبی ظاہر کریگا کہ عامل کو پھر کسی ضرورت کے انجام کے لیے کچھ تردد کرنا نہ پڑیگا جب یہ درجہ مشاقی سے ہاتھ آجاتا ہے تب وہی سایہ ہمزاد موسوم ہوتا ہے

دفعہ ۶ ۔ یہ عکس جسم انسانی ہمزاد سے موسوم ہے قاعدہ اسکا یہ ہے کہ ہر فرد بشر کا خیر خواہ اور امان بخش دیا رہتا ہے اور ہر ایک مقام خوف جان میں نہایت معاون اور مددگار ہو کر جان بچاتا ہے اور ہمیشہ فرمانبرداری میں حاضر رہتا ہے اور ہر ایک حکم کو مثل خادم بجالاتا ہے۔

مختصر امتحان ہمزاد ایک چھوٹا سا امتحان اس ہمزاد کی فرمانبرداری کا یہ ہے کہ وقت خواب کے تعین گھنٹہ کا کر کے ہمزاد سے کہدیوے کہ اے ہمزاد شفیق حال میرے فلان وقت مجکو ضرور جگا دینا اس قدر کہکر خود سو رہے جب وہ وقت آویگا ہمزاد اس خوبی سے بلا تکلف جگا دیگا کہ اسکو

معلوم ہوویگا کہ مجھکو کسی نے جگا دیا ہے یعنی نیند ٹوٹی ہوئی معلوم ہوگی باقی اوٹھ بیٹھنے کا اختیار بدست مختار ہے۔

دفعہ ۷ - بعد تحریر دفعات بالا مجھکو ایک کتاب بڑے تردد اور کاوش سے دستیاب ہوئی کیفیت اوسکی یہ ہی کہ ایک مسمی پنڈت کہ جو نہایت مرتبہ کا چور علم تھا اور بار ہا اقرار کرتا تھا کہ اپنی پوتھی موجودہ کو لاؤنگا اور نہ ترجمہ اوسکا کراونگا مگر خوبی وقت سے اثنا درستی چھپنے کتاب ہذا کے وہ انجل رونہ گار ایک مقدمہ فوجداری مین ماخوذ ہوا اور میرے روبرو جب آیا نادم اپنی بدعہدیون کا ہوا قطع کلام بڑی ناچاری اور دقت اور تشدد مین آکر ایک پوتھی موسومہ کال گیان کو حاضر لایا اور دفعات ذیل کو لکھوایا پس اسی قرینے سے سمجھو کہ سابق زمانہ کے برہمن بھی اسی پرتو پر علم کو چراتے تھے کہ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ تمامی علم قدیم جو ہندوستان مین مروج تھے مفقود ہو گئے دیکھو دفعہ ابیان نمبری ۲۰ کو۔

دفعہ ۸ - جب کہ کسی شائق کو معائنہ کرنا اپنے سروپ کا شوق ہوا اور ولولہ اشتیاق سے بدل ذوق ہو اوسے چاہیے کہ آغاز مشق کا اپنی تاریخ پورنماشی کاتک کو بعد گذرنے پہر رات کے کرے جیسا کہ دفعہ ۲ مین لکھا ہوا ہی اور قبل اسکے کچھ استعمال اس معاینہ کا نہرے بعدہ چاہیے کہ چھ روز اپنا مسلم جسم اور سولہ روز اپنی ناک وزان بعد تین دن اپنا سایہ وبعدہ دو روز اپنے مسلم جسم کو بلا گرنے پلکون کے بلا ناغہ دیکھا کرے جب اس طرح پر مشاقی بہم پہونچالیوے تعمیل مراتبات دفعہ ۲ مین مشغول ہو اور جب سایہ فراغت سے نظر آنے لگے تو اپنے بدن کو لرزش دیکر دیکھے اگر باوصف لرزش معاینہ صورت خلکی مین قیام پایا جاوے اور کسی قدر نور پر ماتما بھی نظر آنے لگے تو سمجھے کہ میرا تصور درست ہوگیا

دفعہ ۹ - سبار اول سینہ وسر ورآن بعد جسم کلان نظر آویگا ہے بالکل جسم نظر آکر غائب ہو جاویگا۔

دفعہ ۱۰ - جب کوئی عضو مثل چشم وغیرہ حالت عمل مین نظر نہ آوے تو آئینہ مین نظر جما کر معاینہ صورت نیلگونی کا کرے عضو مفقودہ بلا شک دیکھ پڑیگا۔

دفعہ ۱۱ - جبکہ سر اور چشم اوس شکل مین نظر نہ آوے تو سمجھے کہ ناظر دو مہینے مین رحلت کر جاویگا اگر بائین بھوجا دیکھ نہ پڑے تو سمجھے کہ چھوٹا بھائی اوسکا بہت جلد راہی ملک بقا ہوگا و اگر دہنی بھوجا نظرون کی بصارت سے مفقود ہو جاوے تو تصور کرے کہ برادر کلان عنقریب ملک عدم کو چل دیگا۔

دفعہ ۱۲ - اگر چھاتی نہ دیکھ پڑے تو فرزند کا غم ہو اور اگر ران نظر نہ آوے زوجہ کے انتقال کا

ماتم و اشکبیر حال ہو۔

دفعہ ۱۳۔ کبھی کسی حالت مین جو اپنا سایہ نظر آکر غائب ہو جاوے اور پھر نظر آوے اور غائب ہو یعنے کئی مرتبہ جب ایسا ہی تماشا ہو یا جب کہ صبح کے وقت سورج کو دیکھکر اپنا سایہ دیکھے اور اس شکل آسمانی مین اندر سینہ یا جگر ایک سوراخ معلوم ہو اور اس سوراخ کے اندر ماہتاب نظر آوے تو سمجھنا چاہیے کہ رنج و ملال کا سامنا ہو یا نزول کسی آفت ناگہانی کی اوسکے خاندان مین ہی۔

دفعہ ۱۴۔ شکل آسمانی مین جو مسلم بدن اپنا دکھلائی دیوے تو مفہوم کرنا چاہیے کہ بر بشر کی کرپا سے ہر طرح کی آسایش اور مسرت اوسکو ہوئیگی۔

دفعہ ۱۵۔ اگر شکل فلکی موٹی و چھوٹی یا پتلی یا لمبی نظر آوے تو بالیقین سمجھنا چاہیے کہ گردش فلکی ہر ایک قسم کی ابتری اُسکے کامون مین ڈالیگی اور آٹھ مہینے گذرنے پر ناظر بیچارہ الفت دنیا سے دست کش ہو کر اپنے پرماتما کے ملک کو سدھاریگا یعنی اپنی اصل مین جا ملے گا۔

دفعہ ۱۶۔ عامل اس عمل کا بجز ایک دھوتی مختصر کے کوئی اور کسی قسم کی پوشاک نہ پہنے تو جس رنگ کی دھوتی وہ پہنے گا ویسا ہی صورت فلکی رنگین نظر آئیگی اور دونون پیر اور دونون ہاتھ کشادہ کرکے کھڑا ہو کر دیکھے مگر چند روز مقام محفوظ مین اپنا عمل کیا کرے۔

دفعہ ۱۷۔ کتاب اعجاز عیسوی مین لکھا ہوا ہی کہ جب اس قسم کے استعمال کا ذوق ہو تو چاہیے کہ بوقت طلوع آفتاب صحرا مین جاکر پچھم رخ سیدھا کھڑا ہو کہ بدن کو جنبش نہو بعدہ دونون ہاتھ زانون پر رکھے اور کوزہ پشت ہو کر اپنا سایہ دیکھکر آسمان پر نظر نے جاوے۔

نمبر ۳۵ بیان دریافت اوقات حیات اور ممات یعنے جنم اور مرن ہر ایک فرد مخلوقات

دفعہ ۱۔ بہت مشکل ہی کہ انسان کو اپنے مرنے کے اوقات سے اطلاع ہو اور اپنے اور دوسرون کی رحلت کے ایام سے واقفیت ہو جاے مگر اس دقیقۂ اہم کو بھی حل کر دینا بجُز آتما اپنا ہی کام ہی لہٰذا جس قدر اپنی معلومات مین اس قسم کے بیانات ہین بلا تکلف لکھتا ہون۔

دفعہ ۲ ۔ جب انسان بشق عمل معائنۂ ہیئت آسمانی مین اپنا سر نہ دیکھے سمجھ جاوے کہ دو مہینے گنتی کے دن منجملہ حیات مستعارہ کے باقی ہین۔

دفعہ ۳ ۔ جب شعاع شعلۂ خورشید نظرون سے دکھائی نہ دیوے اس روز سے اپنے سلسلہ حیات کے بقایا کو ایک ہی سال سمجھے۔

دفعہ ۴ ۔ جب آئینہ جلی مین اپنا منھ نظر نہ آوے پندرہ روز قیام اپنی زندگی کا تصور کرے پس دھیان پرماتما کا دھر کر اپنی عاقبت کو سودہ کرے۔

دفعہ ۵ ۔ جب اپنی ناک نظر نہ آوے اپنے کو اس دار فانی مین تین روز کا مہمان مفہوم کرے۔

دفعہ ۶ ۔ تیل اور پانی اور آئینہ وغیرہ اشیاء جلی مین جب چہرہ یا کوئی عضو چہرے کا دیکھ نہ پڑے تو پانچ روز کا اپنے کو مسافر سمجھے۔

دفعہ ۷ ۔ جبکہ خوشبو اور بدبو مین تمیز باقی نہ رہے بالیقین سمجھ لیوے کہ اپنی حیات مستعار مین تین روز اور باقی ہین۔

دفعہ ۸ ۔ جب دم دہن کی راہ سے برآمد ہونا شروع ہو چند ساعت کا قیام اپنی زندگی چند روزہ کو تصور کرے۔

دفعہ ۹ ۔ جب کسی روز برابر رات و دن دم راست جاری رہے تو بالیقین جانے کہ حیات بیشہ تین سال تک اور مژدہ زندگی غیب سے آتا ہو۔

دفعہ ۱۰ ۔ چار روز یا آٹھ روز یا اس سے زیادہ اگر دم چپ برابر رواں رہے تو یاد رکھے کہ اسکی حیات دیرپا مدار بلکہ المضاعف ہونے کے لیے یہ الہام ہی۔

دفعہ ۱۱ ۔ واضح ہو کہ باستثنائے دفعہ بیان ہذا کے اور سب بیان علم سرود ہاسے لکھے گئے ہین باقی ایک اور بیان دریافت وقت موت کا منشی کنہیالال صاحب الکھدھاری نے اپنی کتاب الکھ پرکاش مین بو ترجمہ چارون بیدون کا ہی کہ جسکے ترجمہ مین منشی صاحب موصوف نے نہایت محنت اور جانفشانی فرمائی ہی گویا دین ہنود کی اول کتاب جو غائب ہوگئی تھی اور جسکے اخفاے حقیقت واقعی منکشف نہین ہو سکتی تھی اور نہ کسی کو بھروسا اس امر کا تھا کہ کوئی شخص بیدون کو ترجمہ کریگا اور بلا اعانت غیرے اپنے زر مکسوبہ کو جو واجبی طریقے سے حاصل کیا ہی برادران ہند کے رفاہ اور

آگاہی کے لیے طبع کرنے مین صرف کریگا اسکو جناب ممدوح نے ظاہر کیا اور پردہ تاریکی ناواقفیت کا
عوام کے دلون سے اٹھادیا پرمیشر انکو عمر طبعی عطا فرماوے کیونکہ وہ اچارج عہد کلجگ کے ہین
کوئی یہ نہ سمجھے کہ مین نے جو اکثر مقام پر منشی صاحب موصوف کا تذکرہ لکھا ہی شاید کچھ واسطہ ہی حلفاً
کہتا ہون کہ مجھسے اور انجناب سے دیدار بھی نہین صرف انکی کتابہاے مترجمہ کے معائنہ سے انکے
کمالات ظاہر ہوتے ہین جیسا کہ مثل مشہور ہی۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید۔ ہر شخص کو
انصاف شرط ہی کون ایسا نالائق یا بیوقوف ہی کہ جو انکی کتابہاے مترجمہ کو دیکھے اور انکی لیاقت اور
ہمت کا مداح نہو حق تو یہ ہی کہ اگر اچارج صاحب ممدوح کسی ہند کے بادشاہون کے عہد مین ہوئے
ہوتے اور یہ تالیفات انکی ملاحظۂ قدردانان سے گذرتین تو محتشم الیہ کی قدر بیاس جی سے کم نہوتی
مگر آفرین صد آفرین ہی انپر کہ بعد بید ابیاس جی کے جنھون نے چارون کی توضیحات سے بلاتکلف
عوام ہند کو واقف بنایا اور برادران ہند کے حال پر کیسی مہربانی فرمائی ہی کہ اگر مرد احسان فراموش
نہو تو انکے احسان سے کبھی سبکدوش ہو نہین سکتا کیونکہ اچارج موصوف نے اُس درخت کو پانی
مہربانی کا دیکر تازہ کیا ہی کہ جو خشک مطلق ہو چلا تھا اگر برادران ہند انکا احسان نہ مانین تو یہ
احسان فراموشی ہی ۲ اس کتاب کی مرت لانگول پنکھد مین ایک منتر لکھا ہی وہ یہ ہی۔ اوم ستم
پرم برمھ۔ پرش۔ کرشن پنگل۔ اوروہ لنگ۔ پروچھم بشن روپ نمونمہ فقط جو کوئی اس منتر کو مفرر
صبح اور دوپہر اور شام کو پڑھے تو جسقدر اسکے گناہ کبیرہ وصغیرہ ہین سب معاف ہوجاوین اور جسکے
ورد مین یہ منتر رہیگا جب اسکی موت قریب آویگی بموجب تفصیل ذیل الفاظ منتر کے اسکی یاد سے جاتے ہونگے
لفظ اول ۶ مہینے پیشتر لفظ دوم ۵ مہینے پیشتر لفظ سوم چار ماہ پیشتر نمبر ۴ مین تین مہینے پیشتر نمبر ۵ مین
دو مہینے قبل نمبر ۶ مین ایک مہینے پیشتر نمبر ۷ مین ۱۵ یوم پیشتر نمبر ۸ مین تین روز پیشتر لفظ نہم دم واپسین
دفعہ ۱۲ ۔ کال گیان پوتھی مین لکھا ہی کہ اگر مریض کے قارورے کے شیشے مین روغن تلخ ملادے
اور وہ دونون ملکر زرد ہوجاوین تو یقین واثق کرنا چاہیے کہ وہ مریض دس مہینے کا مسافر دنیاے
فانی ہے۔

دفعہ ۱۳ ۔ اگر تیل یا گھی یا آئینہ مین چہرہ یا مسلم بدن نظر نہ آوے تو گیارہ مہینے دم واپسین کا شمار
جاننے اس بحث مین اختلاف بیان درمیان مصنف علم تنفس اور کال گیان کے ہی کہ دیکھنے والون کو

بمقابلہ دفعہ ۶ و دفعہ ۷ ہذا کے معلوم ہو جاویگا باقی ماندہ صحت کی گفتگو یہ عند التحقیق حضرات محقق کو خوب معلوم ہو جاویگا فقیر کو نوبت تصدیق اور تحقیق کی ہنوز نہین پہونچی ہی۔

دفعہ ۱۴ - اگر پانی مین منھ اپنا دیکھے و زبان سیاہ اور چہرہ سرخ نظر آوے تو عنقریب اپنے چراغ حیات نیم شبی کو چراغ سحری سمجھے۔

دفعہ ۱۵ - اگر زبان یا ناک یا ابرو نظر نہ آوے تو اپنے سدھارنے مین توقف نہ سمجھے۔

دفعہ ۱۶ - اگر ہالۂ ماہتاب نظر نہ آوے تو بلا تکلف پرماتما مین دھیان لگا کر اپنے کو اوسی نور مین ملنے کے لیے پرمیشر سے پراتھنا کرے۔

دفعہ ۱۷ - باقی ماندہ اور بیان اس قسم کا دفعات ۱۱ و ۱۲ و ۱۵ بیان نمبری ۲۴ مین قلمبند ہین وہی کافی ہین دیکھ لو۔

دفعہ ۱۸ - حاصل کلام اس بیان سے یہ ہی کہ جب آدمی کو خوف مرگ غالب ہو وے گا تو پرماتما کے دھیان مین بدل و بہمہ تن مصروف ہو گا یعنی گمراہ اور بغیر تمتع کافی اٹھانے کے نہ مریگا اور آتما کے پرتو جمال کے دیدار کے لیے کوشش کافی کریگا اب غور کر کے سمجھو کہ موت کو یاد رکھنا ایسا جوہر ہی کہ آدمی بدفعلی کی جانب متوجہ نہین ہوتا ہی اور پرماتما کے دھیان مین اپنے تصور کو خوب مستقل رکھتا ہی یعنی جو صاحبان ذی شعور اپنے ہر دم کو دم واپسین سمجھینگے وے ہرگز ہرگز متوجہ جانب اعمال قبیحہ کے نہو وینگے۔

ضرب المثل قصہ ہی کہ ایک فقیر کامل کے حضور مین بہت عورات حسین اپنے اپنے اظہار غرض کی نیت سے جایا کرتی تھین حضرات بدوضع بھی پہونچنے لگے زان جملہ ایک عورت نہایت جمیل پر ایک عیاش بدل فریفتہ ہو کر جہت اتصال اپنی غرض کو اوس مرد مرتاض سے ظاہر کیا قصہ مختصر فقیر نے اوسکے باپ کو طلب کر بعد فہمایش مناسبانہ دونون کے یکجا رہنے کی تمنا کو پورا کر کے اوس مغلوب الشہوۃ سے کہدیا کہ تم کل کچھ دن چڑھتے مر جاؤ گے جب وہ بدشعار اپنے گھر گیا اور فقیر کا کہنا اوسکو یاد آگیا تب اوسکو خوف مرگ اسقدر غالب ہوا کہ بالکل شہوت اوسکی غائب ہو گئی اور اپنے اعمال قبیحہ کو یاد کر کے کانپنے لگا اور حواس خمسہ نادرست ہو گئے ہر چند وہ عورت ہمراہ رفتہ اوس سے بناز و ادا متکلم اور مستدعی جماع ہوئی تاہم یہ مارے خوف مرگ کے باتین نہ کر سکا اور حظ ہمبستری کی کیا گفتگو ہی قصہ کوتاہ صبح ہوئی اور وقت معینہ مرد کامل آگیا بلکہ گذر بھی گیا تب یہ خوف زدہ و بخوف ہو کر مع اوس عورت کے

فقیر کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ واہ صاحب مین تو آپکو نہایت سچا جانتا تھا اور درویش کامل کر کے مانتا تھا کہ جس صدق بیانی کے تصور سے مجھے تمام رات ایک قیامت معلوم ہوئی فقیر نے کہا کہ تو نے سنا نہین ہی ایک شاعر کا قول ہی ؎ ٹھکانا کچھ نہین اس زندگی کا ؛ سنو یار و یہ دم آیا نہ آیا ؛ آدمی بلبلا ہی پانی کا ؛ کیا ٹھکانا ہی زندگانی کا ؛ اور اصلی غرض اپنی اس کہنے سے یہ تھی کہ صاحب ذی عقل اس رمز کو بغور سمجھینگے مرتکب بدافعالی نہو وینگے جیسا کہ تو بدفعلی سے بچ گیا فقط چنانچہ اسی قدر سمجھانا اُس فقیر کا اُس شخص کو ہدایت کامل ہو گئی اور وہ محترز بدافعالی او زناکاری کا ہو گیا فقط اسی طرح سے اے میرے دوستون تم سمجھو کہ مصرعہ ہی سر پر گھڑی اجل نہو نا غافل ؛ ایک اوستاد کا قول ہی شعر جان بجانان وہ وگرنہ از تو بستاند اجل ؛ خود تو منصف باش اے دل این نکو یا آن نکو ؛ یعنے ایک ہی جگہ لو کہ ایک دفعہ ہیضہ کی آمد مین شہر کا شہر غارت ہو جاتا ہی کیسے کیسے جوان پردہ زمین سے اُٹھ جاتے ہین پس کیسکو اسکا علم نہین ہی کہ وہ وقت کب آویگا بجز اسکے کہ جو ترکیبات مندرجہ سے دریافت کر لیوین پر یہ بھی لکھدینا ضروری ہی کہ پرمیشر کی مرضی پر آجتک کیسکو علم نہ ہوا۔

نمبر ۲ خاتمہ کتاب کمالات انتساب مع نصائح شائقین برمھ بدیا

دفعہ ا ۔ اب خاتمہ کتاب ہی جو کہ بید اور بیدانت کا لب لباب ہی بعد ختم ہونے کتاب ہذا کے نفس ناطقہ نے پڑھوا کر سن لیا اور نہایت بشاشت اور مسرت مین آکر تمام عالم کو محیط کر لیا اور دیئے ہی دعاے محیط نسبت کتب ہذا کے دی ۲ شکر صد شکر ہی کہ اس نالائق کی تحریر کو آتما نے پسند کیا اور دعاے ترقی مذہب ہند جو اصل اپنی غرض تصنیف سے ہی بو نور توجہ عطا فرما کر اس طرح پر فرمایا ۳ مدت دراز سے اس ملک ہند مین ظلمات بے علمی نے چھا لیا تھا اور رئیتان روزگار کو نالائقون نے باعث انقلاب زمانہ کے پابہ زنجیر کر کے بامشقت سخت قید کر رکھا تھا اور ہر ایک محبوس اس زندان سے رہائی غیر ممکن جانتا تھا کیونکہ برمھ بدیا یعنے تحصیل مضامین بید اور بیدانت بدرجہ غایت مشکل تھا اور پرماتما کے دھیان کے قواعد سے متمتع ہونا نہایت دشوار اور ہر شخص واسطے بندوبست رہائی کے اس زندان بلا سے اپنا استحقاق نہین سمجھتا تھا بدین وجہ اس طرف متوجہ نہین ہو سکتا تھا اور اپنے کو سخت جبر کردہ شدہ جانتا تھا ہم اور تیری آرزو در پردہ بہت روز دن سے

تھی کہ سورج برمھ بدیا جو تیرے ہردے مین تابان ہو آسمان گیان پر روشن کرے تاکہ تاریکی زمانہ دور ہو جاوے اور ایک پردۂ ظلمات جو عوام ہند کے دلون پر نا واقفیت برمھ بدیا کا پڑا ہوا ہی اُٹھ جاوے ٥ لہذا تیری خواہش سمجھکر مین نے ویسی ہی الہام اور ہدایتین کر کے تجھسے یہ کتاب تصنیف کرائی ہی اور تو نے مبادرت کی آفرین صد آفرین ہی تیری ہمت اور جرات پر کہ جو کام کسی سے ہونے کے قابل نہ تھا اُسکو تو نے نہایت خوبی سے کیا۔

دفعہ ۲ – اب مین حقیقت واقعی آغاز تصنیف کتب ہذا کی لکھتا ہون کہ اوائل تصنیف مین بندہ کو چند طرح کا پس و پیش اور نوع بنوع کی تشویش رہا کرتی تھی اور باعث رفاقت بعض جہلاے زمانہ طبیعت ششدر رہتی تھی کہ اسی مابین مین الکھ پرکاش اور الکھ امواج اور گیان پرکاش اور گیان ساگر اور بہار بندر ابن میرے معاینہ سے گذرین بدین نظر زیادہ نزول دل پر ہوا اور اس کتاب کی تحریر مین اشہب قلم اپنا بھی تیز ہوا ہرچند کہ احباب زمانہ کو اتنا شوق نہین ہی کہ اس فقیر کی ہمنشینی مین شریک یا تصنیف کتب ہذا مین معاون ہون مگر شکر صد شکر ہی کہ پرماتما کے حکم کی تعمیل اس عاصی سے اسقدر ہوئی کہ جنکے بیانات کی فہرست شروع کتاب ہذا مین لگائی گئی ہے –

دفعہ ۳ – ایک روز حالت تصفیہ قلب مین اسی امر کا تصفیہ ہوا کہ لیقان زمانہ کی ہمیشہ تو ادلو کرتا تھا کہ جس استعانت کے ماحصل کا نتیجہ یہ ہی کہ بہتیری کتابین عقلاے سابق نے تصنیف کین اور اس نالائق خلائق کو جو سر دفتر نالائقین ہی بے فائدہ کیون بخرۂ دیگیر ہی کہ جو از تکاب تصنیف نہین کر سکتا تب نفس ناطقہ بول اُٹھا کہ جس خلط اور مادہ و حسن ترکیب اور جس صورت اور شکل سے پہلے زمانے کے لوگ پیدا ہوتے تھے اور جیسے انتشارن اور کرم اور گیان کی اندریان اُنکی ہوتی تھین ویسی ہی تیری بھی ہین پس قاصر اور کاہل تصنیف کتب علم آتما سے ہو کیونکہ زنار کے رکھنے والے اور تھیلیون کو بغل مین دبانے والے اور نوع بنوع کے تلک اور چھاپا کے لگانے والے اور بھلی و بُری دسا اور جوگنی اور مہورت کے بتانے والے اور بیاہ اور جاترا کی دچھنا کے لینے والے اور مُردون کے کفن کے کھینچنے والے اور اُنکے دفن کے بالعوض کھانے والے اور مریدون کے بچون سے بھیکھ منگوا کے آپ غبن کرنے والے

اور چیلون کے گھر کی دولتون کو بلا تکلف اپنے تصرف مین کرنے والے اور مرغوب اور مخوف
باتون کے سنانے والے اور قوم اور خاندان کے فخر کے جتانے والے اور ہر ایک تھیل اور عناصر کو
پرمیشر قرار دینے والے اور دو وقتہ بھنگ کے پینے والے اور گانجہ کا لنبا دھوان اُڑانے والے
اور گیرو اور سیلی کے پہننے والے اور مرگ چھالا کو پیٹھ پر باندھ کر گھومنے والے اور قسم بقسم کے
کبت اور رس کھان کے پڑھنے والے اور مفت خوری پر کمر باندھنے والے اس زمانہ مین بہتیرے
پھیل گئے اور علم معقول کا ذکر اور برمھ بدیا کے ست سنگ کرنے والے اور بید بیدانت کے
مضمون کے جاننے والے بہت ہی کم ہین اور جتنے بھیک والے نظر آتے ہین اُنمین سے بکثرت
پاکھنڈی اور دہورت باز ہین برمھ کے لکھانے والے اور آتما کے دو بدو دکھانے والے
مفقود ہو گئے اور کاش جو آتما کے جاننے والے ہین وے بخیل اور نایاب ہین اور بہتیرے
مزاج مین سخاوت زیادہ ہے بس اپنی سخاوت محتاجان زمانہ کو غنی اور متمول برمھ بدیا بنا دے۔
دفعہ ۴۔ جب فقیر نے سبب الحکم پرماتما اس آئینہ کمالیت کو تصنیف کیا تو الہام ہوا کہ قبل پڑھنے
کتب ہاے متذکرہ دفعہ ۲ کے اس کتاب کو جو شائقین پڑھین گے غبار ظلمت سے جو اُنکا دل
مکدر ہو رہا ہے صفا اور روشن ہو جاویگا اور ہدایت مرشدان اور خوشامد خیلان زمانہ کے
محتاج نرہینگے ہرچند کہ ظاہری رفتار اور گفتار اور لباس اور وضع تمھاری اس قابل نہین ہین
کہ کوئی لسان یاوہ گو اس خدمت کے لائق تجھکو تصور کرے کیونکہ طریقہ تمھارا حسب قول شعرا
اور فقرا کے ہے سعدی حاجت بکلاہ برکی داشتنت نیست ٭ درویش صفت باش و کلاہ تتری
دار ٭ مقولہ گوبند صاحب ناگر ہست کوئی کہ سکے نا کوئی کہے فقیر ٭ جان ہارا جاے نہین جیون کو آے
ہین ہیر ٭ ۲ مقولہ دیگر گو نے کرم کرے بیدہ نانا ٭ من راکھے جہان کر باندھانا ٭ مگر مین تمکو
خوب جانتا ہون اور تمھارے ہمعصران زمانہ سے تمکو افضل سمجھتا ہون لہذا مکرر کہتا ہون کہ کچھ
تھوڑی سی باتین اور باقی رہی جاتی ہین اُنکو بھی اس خاتمہ کتاب مین لکھ دو کہ اُنکے استعمال سے
جاہل عاقل بنجاویگا اور گمراہ طریقہ و ہدایت براہ راست پر چل نکلے گا مین نے پوچھا کہ وے کون
سی باتین ہین جو ضبط تحریر مین آنے سے باقی رہگئی ہین تب نفس ناطقہ یون ناطق ہوا کہ حضرات
ہند سمجھتے ہین کہ ہنود کی عزت اور آسایش کو محمدی اور عیسائی سلاطین نے کھو دیا اور اُنکے دین

اور آئین کو برباد کیا لیکن صاحبان دانش اور باعقل کی راے ہی کہ یہ بظاہر دشمن ہین. مگر دشمن اصلی اور غارتگر دین اور ایمان وے بدخواہان ہند ہین کہ جنھون نے چھتیس[36] قوم کے مردوم سے پنتیس[35] قوم کے مرد اور عورت اور چھتیسون[36] قوم کی عورتون کو تحصیل علم اور ادب سے باتین مزخرفات اور لاابالی وحکایتین لن ترانی سنا کے باز رکھا اور مردون کو واسطے کثرت مناکحت ورتماش بینی کے مجاز کیا اور جاہل سنیاسیون اور ناخواندہ برہمنون اور بیراگیون کو سرجھکانا اور چیلا بننا اور بے علم آدمیون کو گرو اور پروہت بنانا رواج دیا اور نوع بنوع کے اشلوکین اور گیتین بناکر اور احمقان زمانہ کو سناکر اپنا مطیع بنایا اور بید اور بیدانت اور شاسترون کو چھپاکر اُسکے پڑھنے اور حصول معلومات سے اُنکے محروم اور غیر مستحق قرار دیا کہ جس بے علمی کے باعث ہندوستانیان ناواقف تجربات اور تنگ عقل اور از خود رفتہ ہوگئے اور سلطنت ہند برباد ہوگئی باین ہمہ ہمان بچگان افعی کس رسوخ کے ساتھ بغل مین بیٹھکر شیر وشکر باصد مکر کھاتے ہین۔

دفعہ ۵ - نہایت حیف ہی کہ صاحبان ہند طریقہ آبائی کے ایسے پابند ہین کہ سخن معقول باوجود سمجھ اعلے اور عقل اور دانش کے پسند نہین کرتے اور لیک لیک چلے جاتے ہین کیونکہ اندھے اگر آنکھ والے کا ہاتھ پکڑین تو زیبا ہی اور آنکھ والے جو اندھون کا پیر پکڑتے اور جھک کر نمشکار کرتے ہین یہ کیونکر مقتضاے عقل اور دانش ہی کیونکہ جن لوگون کے باعث اور اہلی فساد سے ہند کی سلطنت جاتی رہی اُنکو پھر شیر وشکر کی طرح ملا رکھنا ہرگز ہرگز مصلحت نہین اور اس قوم بدخواہ ہند کا مفصل حال نسخہ کاشف دقائق مذہب ہند اور گیان پرکاش مین لکھا ہوا ہی دیکھ لو۔

دفعہ ۶ - یہی وجہ خاص معلوم ہوتی ہی کہ جو جہلا بہشت کی نعمتون کی خواہش رکھتے اور دوزخ کے عذابون سے ڈرتے ہین اور مستحقون کا حق غیر مستحقون اور مفت خورون اور دم بازون کو دے کر اگلے جنم مین امید آسایش کی رکھتے ہین سخت خرد دشمنی کا غلبہ ہی کہ جو اس جنم کی نعمتون کی قدر نہ کر اگلے جنم کی امید پر دم بازون کے دم مین آجاتے ہین اور جب یہ امر یقین ہو چکا کہ دم بازون کی گفتگو اور اُنکے کلام کہ جو بنظر پرورش برادران اور ہم قومان اُنکے ہی اور بنظر مآل اندیشی پیشتر سے بنا رکھا ہی غیر ثبات اور واہیات ہی تو پس کس گواہی اور کس اعتبار پر وہان پر پانے کو بھروسا

رکھتے ہین جو لوگ بے دست اور پا ہین اُنکی پرورش متمول اور مالدارون پر بلا شبہہ لازم ہی
اور جو حضرات کہ اپنی جورو اور بچون کو تباہ اور خویش اور اقربا اور ہمسایون کے حق کو تلف کرکے خود رو
کو بامید موہوم اور خوف اور خواہش بے اصل کے دیتے ہین وہ بڑے بھاری دام حماقت مین
پھنسے ہین اور اس وقت کی آسایش کو شل راجہ ہرچند کے کھوتے ہین۔

دفعہ ۷۔ عوام سمجھتے ہین کہ اس وقت مین مکر اور فریب اور ٹھگی پیدا ہوئی ہی قدیم زمانے مین
نہ تھی مگر یہ مفہوم اُنکا غلط ہی کیونکہ جو درخت اب سرسبز اور شاداب ہی اُسکا تخم پہلے سے کاشتکار
گندم نما اور جو فروش نے بو رکھا ہی ہنوز ہنود کی قوم کے درخت کی جڑ ہری اور ہر سبز ہی گو
کہ ڈالی اور پتی مع پھل اور پھول کے خشک ہوگئی اگر کوئی شائق پانی دیوے جیسا کہ منشی کنھیالال صاحب
الکھدھاری و منشی گردھاری لال صاحب مؤلف گیان ساگر و منشی رائے بندرابن صاحب مؤلف
بہار بندرابن و مصنف کتاب ہذا نے دیا ہی یقین ہی کہ یہ درخت پھر ڈالیان نکالے اور پہلے پھولے اور
پہلے سے زیادہ سایہ دار و خوشنما دکھنے مین آوے۔

دفعہ ۸۔ پنڈت و سرداگی پیر شکارون کو کچھ زر نقد دے کر مرغان مبتلا سے دام بلا کو چھوڑا دیا
کرتے ہین اگر یہ لوگ اُنکے حرکات پر نظر نہ کرین تو وے تکلیف وہی چڑیونکی انکو دیجوڑ دیوین ایسے
ہی مفت خورون کو محنت کرنے والے مفت نہ دیوین تو وے بھی حرام خوری سے باز رہین اور
محنت او مشقت کرنے کا ارادہ رکھین اور ابلہ فریبی اور دم بازی او مفت خوری کا نام نہ لیوین اور
پرماتما کے دھیان مین مشغولی حاصل کرین تا کہ اُنکی قدر او منزلت صاحبان باعقل ہند کے نزدیک زیادہ
ہو اور جس فخر خاندانی کے اظہار سے اپنے کو مفتخر سمجھتے ہین اُن مین قائم ہو اور اُنکو اُسپر جو ر ہو اور
وہ صفت حلول کرے کہ جو غایت مرتبہ کو رونق بخشے۔

دفعہ ۹۔ چونکہ خیرات کرنا او بخشش دینا محتاجون اور بے علمون کو اپنا کام ہی لہذا ہدایات بالا
بطور بخشش اُن بے علمون اور جاہلون کے واسطے لکھ چکا ہون کافی اور بس ہی کہ جنکے ذکر دفعہ ۶ سے
لغایت دفعہ ۱۰ بیان نمبری ۲۰ کے لکھا ہوا ہی۔

دفعہ ۱۱۔ اس کتاب کی تصنیف سے اصلی غرض اپنی یہ ہی کہ برادران ہند اصول مذہب ہنود سے
واقف ہو جاوین اور سمجھین کہ آتما پرستی اور توحید جو کچھ ہی فقط مذہب ہنود مین ہی اور جن ترکیبون سے

پرمیشر ملجاتا ہی یا شائقین اُسمین پیوست ہو جاتے ہین اسی مذہب مین ہی اور دوسرے مذہب والے
اُن پیغمبرون کی شفاعت کے بھروسے پر ہین کہ جنکے دفن گاہون مین اگر تلاش کرو تو ایک ہڈی کا
نشان بھی نہ ملے گا اور اس مذہب مین سوائے پرمیشر کے جو ہر ایک شفاعت کنندگان مفہوم ذہنی کا
شفیع ہی اور کسی سے شفاعت چاہنا یا اپنا مالک سمجھنا نہین لکھا ہی پس ہر طرح سے ثابت ہی کہ یہ
مذہب ہنود قدیم اور نفیس ہی اور دوسرے مذہبون مین ہزارون نقص ہین کیونکہ دوسرے مذہب
دو ہزار پانچسو برس کے اندر جاری ہوئے ہین اور یہ مذہب اعلی ابتدا سے ظہور آفرینش سے ہی۔

دفعہ ۱۱۔ مجھکو اچھے اچھے لوگون کی صحبت بکثرت رہا کی فائدہ جسکو دیکھا بیان کرنے علم جوگ مین
نہایت بخیل پایا اور اس علم کی کتاب بہت کم نظر آئی اور جو دیکھنے مین آئی کمال غامض اور بزبان
مشکل دیکھی پڑی چونکہ ہر شخص لئیق پر فرض ہی کہ عوام کی بہتری اور خیر خواہی مین کوشش کرے اور قلم او قدم
اور درم سے دریغ نہ کرے بدین لحاظ جو کچھ کہ میرے خزانۂ دل مین جمع تھا اور علما کی صحبت و کتب بینی سے خزانہ
ہاتھ آیا تھا بے دریغ شائقین کے نذر کیا اور جو کچھ مین نے نوکری سے زر حاصل کیا تھا عوام کی بہبودی کی
نظر سے طبع کرانے کتاب ہذا مین بلا پس و پیش صرف کرتا ہون اگر حضرات باعقل اس کتاب کو بغور ملاحظہ کرینگے میری
محنت اور ہمت کے مداح ہونگے اور خود اُنکو شوق ہوگا کہ وہ بھی بندے کی طرح محنت اور ہمت کو گوارا کرین۔

دفعہ ۱۲۔ مخفی نرہے کہ اس کتاب کی کتابت مین عبارت آرائی نہین کی گئی کہ جو ہر شخص مثل فسانۂ عجائب کے
پڑھے مگر صاف صاف تحریر عاری سے یہ کتاب عاری ہی نرکھی گئی گو کہ جہلا اور عیب چینان روزگار بہت سے
عیبون سے مجھے یاد کرینگے پھر کیا پرواہ ہی کیونکہ اُنکی عادت جبلی ایسی ہی ہی باقی عقلا اور لئیقان زمانہ سے
دو امید رکھتا ہون پہلے یہ کہ جس مقام پر سہو اور خطا ملاحظہ فرماوین قلم انصاف سے اصلاح دیوین
کیونکہ تمامی فرد مخلوقات سہو اور خطا سے بھرا ہوا ہی صرف بے عیب ذات پرمیشر کی ہی دوسرے یہ
کہ صاحبان ذی عقل براقم پر زبان طعنہ نہ کھولین کیونکہ اسی خوف سے لئیقان روزگار ہزارون
برس سے گویائی کو خموشی پر فوقیت دیتے رہے اور اُسی تصور مین یہان سے ملک عدم کو جاتے
بھی رہے لیکن کوئی اپنی تالیف نہ چھوڑ گئے اور یہ فقیر حقیر محض بلا اعانت احدے اس کتاب کی تالیف
مین کمربستہ ہوا ہی پس لازمۂ بشریت ہی کہ ہر شخص داد میری تالیف کی دیوین تا کہ دوسرے صاحبان لئیق کی
بھی طبیعت بڑھے اور آئندہ وقتاً فوقتاً ترقی مذہب ہنود اور تشریح بڑھا کر رونق دیوین و رنہ

ہر شخص خواندہ قصد تصنیف کتب ہاے مذہبی کا رکھے گا پس کم ہمت اور پست حوصلہ ہوجاویگا اور اپنی اصل غرض یہ ہو کہ ہر شخص کا شوق روز بروز بڑھتا جاوے اور مذہب ہنود کہ جسکا مدار اوپر بید کے ہو مطابق طریقہ بید جاری ہو اور رونق پکڑے۔

دفعہ ۱۳ - فرض کیا کہ ہر قوم کے جاہلون کے گمان مین یہ جسم حقیر اور تحریر فقیر اسرا پا کاسہ عیب سے پر ہو مگر عقلا اور فقرا کے تصور مین ضرور یہ ہنر و پران ورہی گو آج کوئی قدر دان نہو مگر امید ہو کہ کل ضرور ہوگا کیونکہ قدر مردم بعد مردن مشہور ہو تم غور کرو کہ خالق ازل نے میرے دل کو جو اس کتاب کی تصنیف کی جانب متوجہ کیا وہ خالی از حکمت نہین اور یہ ممکن نہین کہ اُسکی کوئی حرکت لغو یا الہام اُسکا فضول یا کوئی فعل اُسکا خالی از مصلحت ہو۔

دفعہ ۱۴ - جب تمہید دفعات ملحقہ تصور کرو کہ پرماتما نے مجھکو صرف واسطے رفاہ برادران ہند کے پیدا کیا ہو کہ جسکے باعث ایسا بار عظیم یا محنت شاقہ اپنے پر اُٹھا کر اس زبدہ ریاضت اور مجموعہ کمالیت کی تالیف مین کہ جو بید اور بیدانت کا لب لباب اور تمامی شاسترون اور پرانون مختص جوگ شاستر کا عمدہ انتخاب ہو مصروف ہوا اور لطف تو یہ کہ اس کتاب مین اصول مذہب ہنود اور خوبی وحدانیت پرماتما کمال نفاست سے تشریح کی گئی ہو اور دوسرے یہ کہ مدار انسانیت اور خوبی پیدایش ہر فرد بشر اور پرآتما شناسی کے ہو اُسکی توضیحات بھی نہایت خوبی سے کی گئی ہو یعنی اپنی دانست مین کوئی بیان جو قابل تحریر اپنے معلومات مین تھا نہ اٹھا رکھا اور پھر چاہا تھا کہ اور بھی معلومات اپنی جو آیندہ ہو درج کتب ہذا کرون مگر یہ تصور آیا کہ حیات مستعارہ کا کچھ اعتبار نہین جسقدر لکھ چکا ہون اتنی ضخامت عقلا اور شائقین کے لیے کافی اور بس ہو اور جہلا کے واسطے ہزارون کتاب کافی نہین ہوتی ہین مقولہ سعدی نہ محقق بود نہ دانشمند ، چارپاے برو کتابے چند ، اور وجہ ثانی یہ ہوئی کہ اسی اثنا مین خطوط دوستون کے متواتر آنے لگے کہ کتب تصنیفی جلد چھپوایئے اور مجمع غفیر اگیا نیون کو اپنے نور فیض سے منور کیجیے بدین نظر قلم کو روک لیا اور انجام کا بوجھا پرماتما کو تفویض کیا کیونکہ اپنا مقولہ یہ ہو شعر بندہ نہین جادیگا کسی کام کے نزدیک ، ٹھیک ہو کہ یا بندہ سبھی کام کرین ٹھیک ، اور حسب قول نظامی اس مخزن گیان کو ختم کیا اور سجدہ شکر ادسکا بجا لا کر اس شعر کو پڑھ سنایا سے پر قرم

بتو مایۂ خویش را؛ تو دانی حساب کم و بیش را؛ اس شعر کو سنکر نفس ناطقہ باغ باغ مخلوظ اور مسرور ہوکر پھول اُٹھا اور کمال مسرت اور بشاشت مین اگر بول اُٹھا کہ جو کوئی بصدق دلی اور بعقیدہ تمام جن جن مطالب کے حصول کی غرض سے ایکسو پندرہ روز بلاناغہ دو مرتبہ روزانہ کے حساب سے پڑھیگا اپنے دامن مقصود کو گلہاے مراد سے پُر پاویگا اور پرماتما اُس سے ہمہ نوع راضی اور خوشنود رہیگا کیونکہ اس آئینۂ کمال کے ہر بیانات سے اُس کی اوکاری ہوتی ہی بدین نظر شائقین کی ہر مشکلات سے رستگاری ہوتی ہی فقط ازان بعد فقیر نے سلام کیا اور مابخیر و شما بسلامت کا جواب ملا اب خاتمہ کلام ہی دوستون کو یہ پیغام ہی شعر بو علی قلندر؛ تو مباش اصلا کمال این ست و بس؛ تو درو گم شو وصال اینست و بس؛ تا تو لی کے یار گردد یار تو؛ چون نباشی یار باش یار تو؛ فقط فقیر کہتا ہی اور تم لوگ بھی کہو۔

پرماتمانیمہ پرماتمانیمہ پرماتمانیمہ

تقریظ ریختۂ کلک جواہر سلک بلبل فصیح الصوت غصن فصاحت وبلاغت حاکم کشور معنی پروری شہسوار معرکۂ سخنوری شاعر بی نظیر و سہیم رشک فردوسی وکلیم منشی انوار حسین صاحب تسلیم

سپاس بیقیاس خدایرا از درست و منت بمنتہا کبریائی را نوشتر کہ مخترع بدائع عجیبہ است و مبدع صنائع غریبہ کارفرمای بلندی و پستی ست و چہرہ آرا ے نیستی و ہستی معبود تمام خلقت ست و مسجود مردم ہر ملت گاہی شمع انجمن ست و گہے گل چمن ست در ہر رنگ جلوہ طراز و بہر آہنگ نقش پرداز اگر مسجد ست یا دیر ست خالی از جلوۂ غیر ست اگرچہ رونق درون و برون ہمانست الا از بحث چند و چون برکران بے شریک و بے انباز و از حاجتمندی بے نیاز از آشوب تہمت نسل و فرزند مبرا و موجودگی او از آلودگی جسم نا آشنا از لوث اقسام آلایش پاک و با ہمہ چون نشاء در رگ تاک نہجدہ ہزار عالم از و پیدا او در مخلوق جلوہ پرد ہو یدا صفات ذاتش احد ست و ذات صفاتش بے والد و ولد ہر کرا در وحدانیت او شک ست انسان نیست مگر سگ ست صفات او بر ذات او عادل گواہ و کلمۂ توحید تر زبان رگ گیاہ نہ آغازش را ابتدا نہ انجامش را انتہا دریاے

مو نقش بیکران صحرائے کہش بپیایان صبا در باغ و راغ بهوائے او سرگردان آنجو در هجر او دیوانه وار کف برلب هر سو روان قمری در شوق و ذوق وصالش بزمزمه کوکو تر زبان و کبوتر در هوائے فضائے اتصالش ترانه یا هو رطب اللسان مرغ قبله نما در آشیانه بیتابانه تپیدن دارد و تیر از کعبه مقصود و بطرف غیر نے آرد و آئے بر حضرات انسان که خود را اشرف المخلوقات گوید و در قعر ضلالت و جهالت اوج افتخار و اقتدار جوید تبختر بر گه نماز ست و بر خوردن روزه ناز فتح در شکست و ضو ست صلوة رندانه گفتگو مسلمان را با عصیان و گبر را باکیه کار تف بران تسبیح و لعن دو بار بر زنار مسلمان از بودن مسلمانی در زبان مست بیش از بیش و گبر از مسلمان برغم زعم باطل یک قدم پیش هر دو ور دچون بطرف حساب شتافته اند بهشت را زشیب و کنشت را دلیل یافته کلمه گو بانگ را آسیب خواند بید خوانان ناقوس را هرزه دانند همه را از عبادت گریز ست چرا که آن هم عدو ستیز اگر این ناکسان آشوب دو زخ خوش رطوبت را بیک پله سنجند چه بعید و اگر بمقابله ایزد بے همتا احتمال آرند عجب نتوان فهمید ما را ازین قضیه کدام ثمره مائیم و طاعت خدا مائیم و اطاعت مصطفی هر که از غم جان گسل او شاد صاحب درد ست و کسیکه اسیر کمند وحدت اوست آزاد مرد است هر که بمهرش خود را مانند مهر همه تن سوخت تابش بر افق کمال تافت و هر که به محبت او بسان لاله داغ بر سینه دوخت آب و رنگ یافت هر که جدائی و رزید ذلت و خواری کشید همانا چون قطره از دریا پیوند گسیخت از آبرو افتاد و شرر چون از آتش بر جست خود را بباد داد از بے وجه مردم متصف این صفات درین عالم از عجائبات و نادرات اگر کسیست یکی از بس هست فی المثال منشی نجے دیال که در کیش خویش سخن پاکیزه گفته بلکه در نفس الامر در سفته قطره قطره چید البشاری ساخته و دانه آورده آبیاری دیده ورے آید و ملاحظه فرماید که چه عرق ریزے کرده و چه خون جگر خورده آں اصول کتاب یک است در فروع اختلاف ست المختصر آن کتاب فیضیاب در مطبع جناب معلی القاب عظیم الشان فخیم المرتبت صاحب خرد ذی شعور جناب منشی نولکشور واقع کانپور بماه فروری ۱۸۷۳ء بار نخستین حلیه طبع در بر گرفت و گل خوش رنگ و بوے شوق بر شاخ مراد شگفت مقابله نقل با اصل حسب فاحشه فا ساخته شده با صطلاح و تصرف نپرداخته شد الله بس باقی هوس